بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ القمر: 17

"اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بالکل آسان بنا دیا ہے (اس) قرآن کو سمجھنے کے لیے، تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا"

تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے
ترجمۂ قرآن کا جدید اور منفرد انداز

مصباح القرآن

قَالَ اَلَمْ 16

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN
بیت القرآن
لاہور - پاکستان
0092-321-8844845

جملہ حقوق بحق بیتُ القرآن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں
(A Company Registered U/S 42 of the Companies Act, 2017)

مِصباحُ القرآن
قَالَ اَلَمۡ 16

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر
فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاذ: انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ اسکالرز ٹیم

مولانا عبدالرحمٰن اطہر
فاضل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی و اسلامیات
سابق نائب مدیر تعلیم: مرکز ابن القاسم الاسلامی، ملتان

قاری محمد اکرم محمدی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
اُستاذ: جامعہ اسلامیہ، مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

ڈاکٹر حافظ سعید عمران
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D(ITC)UMT
لیکچرار: ICET، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مدثر بن یوسف حجازی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

محمد عابد رحمت
فاضل علوم اسلامیہ، M.Phil(ITC)UMT
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

حافظ محمد مستمر خان
فاضل علوم اسلامیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور
رجسٹرڈ پروف ریڈر، محکمہ اوقاف، پنجاب

ایڈیشن سوم، اشاعت اول .... جون 2023
ناشر .... بیتُ القرآن (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان
پرنٹر .... اعزاز الدین ٹی بی ایم پرنٹرز، لاہور، پاکستان

ادارہ "بیت القرآن" درحقیقت قرآن فہمی کی ایک عظیم تحریک ہے جس کا مقصد لوگوں تک اللہ کے کلام کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پہنچانا ہے۔ زیر نظر ترجمہ "مصباح القرآن" تمام مسالک میں مقبولِ عام ہے جبکہ ادارہ "بیت القرآن" نصاب سازی کیلیے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" میں بطور "Book Developer" رجسٹرڈ ہے۔ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات امپورٹڈ کاغذ پر، انتہائی اعلیٰ اور دیدہ زیب پرنٹنگ کروا کر صرف اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے، الحمدللہ۔ 2001ء سے تاحال قرآن فہمی کے لیے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام جاری و ساری ہے، اللہ کی توفیق سے "مصباح القرآن" کی تکمیل کے بعد اب اس مشن کو منظم انداز میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں پھیلانے کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے آپ کا ہر ممکن تعاون درکار ہے، جزاکم اللہ خیراً۔

Account Title : Bait-ul-Quran, IBAN Account # PK65MUCB 0075 9525 6100 0334
MCB Bank, Upper Mall Branch, Lahore, Pakistan.

بیتُ القرآن
1-C سکندر علی روڈ، گلبرگ 2، لاہور
موبائل: 0092-321-8844845
آفس: 0092-322-8844700 ایکسٹینشن: 115
ویب سائیٹ: www.bait-ul-quran.org
ای میل: info@bait-ul-quran.org

برائے رابطہ: ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور	0321-4163595
ادارہ صدائے اسلام اُردو بازار، لاہور	0335-1143822
البلاغ، مرکز G10، اسلام آباد	0300-5511552
دارالسلام، مرکز F8، اسلام آباد	051-2281513
دارالسلام، مین طارق روڈ، کراچی	0321-7796655
فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی	021-32212991
مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد	0300-0997826
مکتبہ اُمّ القریٰ، جناح پارک، رحیم یار خان	0303-2696753
البلاغ، چنگی نمبر 6، بوسن روڈ، ملتان	0300-6112240

حرفِ اوّل

قرآن مجید وحی الٰہی کا واحد نسخہ اور نمونہ ہے جو آج انسانیت کے پاس اسی زبان میں اور اسی متن کے ساتھ محفوظ ہے جو لوح محفوظ سے جبریل علیہ السلام کے ذریعے محمد ﷺ کو عطا کیا گیا۔ یہ کتاب ہدایت ہے جو صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے تزکیہ نفس، طمانیتِ قلب اور تطہیر دماغ کا فریضہ سر انجام دیتی ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اسے آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے تاکہ اس میں غور و فکر آسان ہو اور راہ عمل ہر ایک طالب ہدایت پر واضح ہو جائے۔

قرآن فہمی کے معلمِ اوّل تو خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مگر آپ کے درسِ قرآن کے فیض یافتگان نے پھر اس علم الوحی کو چہار دانگ عالم میں اس طرح پھیلا دیا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام تک قرآن مجید کے فہم و تدبر کے متعدد مراکز 65 لاکھ مربع میل کے ممالک اور خطوں کے باسیوں میں اپنی خدمات پیش کر رہے تھے۔ قرآنی علوم و فنون کا ایک ارتقائی سلسلہ ہے جو کہ گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے اور ان کی جوئے رواں دلوں اور دماغوں کی سرزمین کو سیراب کرتی ہوئی ایمان و عمل کے گل و گلزار کی شادابیاں پیش کر رہی ہے۔

پاکستان کی سرزمین بھی کتاب و سنت کی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ایک عملی ماڈل کے طور پر حاصل کی گئی، مگر یہاں قرآن فہمی کے لئے وہ تگ و دو نہ ہو سکی جس کی عملاً ضرورت تھی، اس صورت حال کے پیش نظر یہاں ترجمہ قرآن اور قرآن فہمی کے مختلف مراکز قائم ہوئے، جن میں سے ایک موقر اور موثر ادارہ "بیت القرآن" بھی ہے۔ اس ادارے کے روح رواں محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان اور سائنٹیفک انداز میں سکھانے اور پڑھانے کا ایک خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی اس کوشش کے دو رنگ اور پیرائے ہمارے سامنے ہیں: ایک "مفتاح القرآن" کی شکل میں جب کہ دوسرا "مصباح القرآن" کے رنگ میں موجود ہے۔ فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کے لحاظ سے ایک اسلوب مختلف الفاظ کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے پھر انہی رنگوں میں ان کے معانی اور مطالب کو بیان کرنے کا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی مہارت اور علمی چابک دستی سے ان رنگوں کا سائنٹیفک استعمال کیا ہے۔ مجھے ان کے اس تجزیے سے اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے 65 فیصد الفاظ کو ہم اپنی روز مرّہ زبان اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ 20 فیصد وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بہت تکرار سے استعمال ہوئے ہیں، یوں صرف 15 فیصد الفاظ ایسے رہ جاتے ہیں، جن پر خصوصی غور و فکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے "مفتاح القرآن" والے منصوبے میں ان الفاظ کو بالترتیب مختلف رنگوں میں پیش کر کے ان کو سمجھنے میں آسانی کی راہ پیدا کی ہے۔ "مصباح القرآن" ترجمہ قرآن یقیناً ایک نئے اور مفید اسلوب سے آراستہ ہے یہ کوشش قرآنی مطالب کو عام کرنے اور ایک طالب قرآن کو اس کے معانی و مفہوم سے آشنا کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ "مصباح القرآن" میں ترجمہ قرآن کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس میں تین رنگوں میں تقسیم الفاظ قرآن کے معانی کو بھی "مفتاح القرآن" کے اصولوں کے مطابق انہی رنگوں میں قواعد کی تقسیم اور جوڑ توڑ کے پیرائے میں یوں درج کیا گیا ہے کہ کسی آیت شریفہ کا کوئی لفظ یا اِن لفظوں کے مزید کسی گرامر میں منقسم حصے کی تعیین، تشریح اور تفہیم بہت واضح، آسان، عام فہم اور دلچسپ ہو گئی ہے۔

اس صفحے کے مقابل صفحہ پر روز مرّہ زندگی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے 65 فیصد الفاظ کو سیاہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے، تکرار کے ساتھ استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کو نیلا رنگ اور 15 فیصد دوسرے اہم الفاظ کو سرخ رنگ میں پیش کر کے ان کے فہم کے الگ الگ دائرے متعین کر دیئے ہیں تاکہ ایک اُستاد یا طالب قرآن ان کی مدد سے ان کا خصوصی فہم حاصل کر لے، میرے نزدیک انسانی ذہن کو گرامر کی گراں بار اصطلاحات میں اُلجھانے اور ان کی تعلیم کے ادق اور پیچیدہ اسلوب کی بجائے یہ ایک آسان اور سلیس طریق ہے جسے انسانی نفسیات کے مطلوبہ اسلوب کے مطابق پیش کر دیا گیا ہے۔

میں برادر عزیز پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی اس قرآنی کاوش کو ایک مفید اور انقلابی کوشش سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ "مصباح القرآن" کے اس نظام اور پروگرام کے ذریعے اردو خواں دنیا میں فہم قرآن کی ایک ایسی تحریک پیدا ہو گی جو عامۃ المسلمین میں عمل و تقویٰ اور صلاح و فلاح کا ایک نیا زاویہ فکر پیدا کرے گی۔ اہل خیر سے توقع ہے کہ اس علمی اور قرآنی اسلوب کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور دین و دنیا کی حسنات کو حاصل کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کی حفاظت فرمائے اور اس کی قبولیت اور افادیت کی راہیں ہموار فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر (مرحوم)

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر: الدعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تقریظ

رسول اکرم ﷺ حکم الٰہی ”يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ“ کے اولین مخاطب اور مصداق تھے۔ بعدازاں فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ نبوی تلقین کو محبان رسول ﷺ نے ہر دور میں جاری رکھا اسی نبوی روایت کو جاری وساری رکھتے ہوئے عامۃ الناس میں قرآنی فہم عام کرنے، عمل کا جذبہ اُبھارنے کے لیے ذوق وشوق اور جہدِ مسلسل الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی کا خاصہ ہے۔ ”مصباح القرآن“ پہلے ایک ایک پارے کی صورت میں اور اب پانچ پاروں کی شکل میں ان کی محنت، لگن اور اخلاص کا ثمر ہے۔ یقیناً ہزاروں لوگ قرآن مجید کے اس آسان طریقِ تفہیم سے قرآنی تعلیمات کو سمجھ رہے ہیں۔

قرآنِ عظیم ربِ کریم کی ایسی کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے ہدایت، قیامت تک کے لیے موجود اور محفوظ۔ ہدایت کے ہر طلب گار کے لیے آسان فہم ہے جسے خالق کائنات نے کثافتوں اور ملاوٹوں سے پاک رکھا۔ جس کی تازگی اور شفافیت ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ قیامت تک اس چشمۂ صافی سے پیاسوں نے سیراب ہونا ہے۔ گم کردہ راہ مسافروں نے نورِ ہدایت حاصل کر کے منزل کو پانا ہے۔

کتابِ ہدایت کے لیے حفاظت کا الٰہی بندوبست کچھ ایسا ہوا کہ نزول کے آغاز سے ہی اوراق میں محفوظ، سینوں میں محفوظ، ہر آیت اور ہر سورۃ محفوظ، اور یوں پورا قرآن محفوظ ”ایک مثالی زندگی“ کے شب وروز اور ماہ وسال میں آپ کی رفیقۂ حیات، یارغارِ رسول ﷺ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی گواہی ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ“ کی صورت جس پر ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ کی خدائی مہر تصدیق ثبت ہو چکی۔ مزید براں لاکھوں منوّر چہروں اور معطّر قلوب سے متصف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل ایمان افروز معاشرہ ”آیاتِ قرآنیہ“ کے موجود اور محفوظ ہونے کا عملی گواہ ہے۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پہلے قرآنی سبق کے نزول کے ساتھ روزِ اول سے فلاحِ دارین کے لیے قرآنی تعلیمات کا فہم لازم اور عمل واجب قرار پایا۔ چنانچہ قرآنی تحفیظ وتعلیم، تفسیر وتفہیم اور تیسیر وتسہیل کا عمل ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اور اس سارے عمل نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی، تفسیریں لکھی گئیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کیے گئے۔ برصغیر پاک وہند میں فارسی اور اردو ترجمہ کی روایت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں نے ڈالی۔ بعدہٗ اللہ کے بیسیوں بندوں نے لوگوں میں قرآن فہمی کے لیے عربی دانی کا ذوق وشوق پیدا کیا تاکہ اللہ کی کتاب کو براہ راست سمجھا جا سکے۔ گلی گلی، شہر شہر، قرآن وحدیث کی مبارک محفلیں برپا ہوئیں۔ عالم اسلام میں خاص طور پر اور کرۂ ارض پر عام طور پر جگہ جگہ یہ سلسلہ نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزون ہے۔

اُردو جاننے اور بولنے والے قرآن فہمی کے لاکھوں شائقین کے لیے فہمِ قرآن کی ایک ”طرح“ جناب پروفیسر عبدالرحمن طاہر مدنی صاحب نے ڈالی ہے۔ ”مصباح القرآن“ میں اردو ترجمہ کو قرآن کے عربی متون کے بالمقابل تین رنگوں میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کا فہم آسان تر ہو جاتا ہے۔ اردو خواں قاری قرآن اور عربی الفاظ سے کچھ یوں مانوس ہو جاتا ہے کہ عربی زبان سے اس کی ”نفسیاتی وحشت“ دور ہوتی جاتی ہے اور تسہیل کے رنگین اشاراتی اسلوب سے قرآن سینے میں اترنے لگتا ہے۔ موصوف کے ہاں قرآن کی تدریس وتفہیم کے لیے سفر وحضر، صبح وشام وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جبکہ مسجدوں، کھلے پارکوں، تفریح گاہوں اور تعلیمی اداروں میں ان سے قرآن سیکھنے والے خواتین وحضرات سب ان کے شیدائی اور انکے حضور قرآن فہمی کے لیے ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ عام طور پر طباعت واشاعت کوئی آسان کام نہیں ہوتا، جبکہ ”مصباح القرآن“ جیسا مبارک کتابی سلسلہ اپنے اندر طباعت کے لحاظ سے بہت نزاکت رکھتا ہے۔ مہارت اور احتیاط کا متقاضی بھی ہے لیکن پروفیسر صاحب کے معاونین نے فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ اس ہدف کو ممکن الحصول بنا دیا ہے۔ ”مصباح القرآن“ کی طباعت واشاعت، فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ ”مصباح القرآن“ کے اس سلسلۂ اشاعت کو آسان بنانے والے یقیناً امت کے محسن اور سعید لوگ ہیں۔ اللہ کے حضور ان کی زندگیوں اور مالوں میں برکت کے لیے بے شمار دعائیں۔ بجا طور پر ریسرچ سکالرز کی ٹیم جناب محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران، مدثر بن یوسف حجازی، تمام معاونین اور طباعتی واشاعتی ادارہ ”بیت القرآن“ اس صدقہ جاریہ کا معتبر ذریعہ ہیں۔ یقیناً محترم الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی اس قرآنی قافلے کے سالار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور یہ سلسلہ کروڑوں اُردو خواں حضرات وخواتین کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

پروفیسر مسند سیرت (ر) شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

تقریظ

زیرِنظر کتاب ”مصباح القرآن“ جو کہ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر مدنی سلمہ اللہ نے مرتب کی ہے، چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔
موصوف نے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کو رنگوں کی مدد سے سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں ترجمے کیے گئے ہیں، نیز حاشیہ پر قرآنی الفاظ کی وضاحت اور ان کے اردو میں استعمال کا طریقہ، عربی گرامر کے نکات و مسائل کو بھی خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل شانہ موصوف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام الناس، علماء اور طلباء کے لیے اسے نافع بنائے اور موصوف کو اسی طرح قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محتاجِ دعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی

مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور، پاکستان

تقریظ

پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب حفظہ اللہ اُن فضلائے مدینہ یونیورسٹی میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ”الجامعۃ الاسلامیہ“ سے فراغت اور سعودی حکومت کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنے ملک پاکستان میں دینی خدمت کی خصوصی توفیق سے نوازا۔ فاضل موصوف نے قرآن کریم کے معانی ومطالب کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنانے کے لیے عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ نئے تجربے کیے جس کی تفصیل آپ ”عرضِ مرتب“ میں ملاحظہ فرمائیں۔
پڑھنے والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طریقہ تعلیم کو کتابی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا دائرہ استفادہ محدود نہ رہے، بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے اور ملک کے اطراف واکناف میں ہر جگہ قرآن فہمی کا سلسلہ اس کے ذریعے سے عام ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصوف حفظہ اللہ نے اس کے لیے پہلے دو کتابیں مرتب کیں، ”مفتاح القرآن“ اور ”مصباح القرآن“ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ کے شرف سے نوازا۔
”مفتاح القرآن“ میں عربی گرامر کو آسان انداز میں پیش کیا اور ”مصباح القرآن“ میں اس کے مطابق قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور دیگر وہ جدتیں شامل کیں جو قرآن کریم کے فہم کو آسان سے آسان تر کر دے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ القمر 17
ایک صفحے پر خانوں میں لفظی ترجمہ اور حاشیے میں مشکل الفاظ کی وضاحت، حل لغات اور صرفی تعلیل۔ اور دوسرے صفحے پر بامحاورہ ترجمہ ہے اور اس کے حاشیے میں قرآنی الفاظ کی اُردو میں استعمال کی وضاحت دی گئی ہے۔
اس طرح ”مصباح القرآن“ دو ترجموں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، لفظی بھی اور بامحاورہ بھی اور دونوں صفحے الگ الگ فوائد کے حامل ہیں۔
اب پروفیسر صاحب نے اس کا نیا ایڈیشن تیار کیا ہے، اُمید ہے کہ وہ بہت پسند کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
پروفیسر صاحب موصوف کی یہ عظیم قرآنی خدمت جس طرح عندالناس مقبول ہوئی ہے، اُمید ہے عنداللہ بھی درجہ قبولیت سے سرفرازی جائے گی اور ان کے لیے اور ان کے تمام معاونین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

حافظ صلاح الدین یوسف

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عرض مرتب

جنوری 1998ء کی بات ہے کہ مجھے "قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی" کے زیر اہتمام گلبرگ لاہور میں قرآن فہمی کی کلاسز لینے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے گرامر کے ساتھ ساتھ علامتوں کی مدد سے ترجمۂ قرآن پڑھانے کا ایک سلسلہ شروع کیا، میں وائٹ بورڈ پر قرآنی آیت تحریر کر کے اس کے الفاظ میں موجود گرامر کی علامتوں کی وضاحت کرتا اور الفاظ کو جوڑ توڑ کے ذریعے خوب واضح کر دیتا کہ قرآن کے الفاظ تین اقسام پر مشتمل ہیں: اکثر الفاظ ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ الفاظ بار بار استعمال ہو کر خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اور بہت کم الفاظ ہیں جو نئے اور خالص عربی زبان کے الفاظ ہیں اور انہیں یاد کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے قرآنی الفاظ کی شناخت کراتا، الحمدللہ اس طریقہ تدریس میں طلبہ نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔

2001ء کے وسط میں انہی طلبہ میں سے ایک صاحب خیر طالب علم کے مشورے سے قرآن حکیم کی اشاعت اور خدمت کی غرض سے ادارہ "بیت القرآن" کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

میں نے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے گرامر کی علامتوں کے گروپ بنا کر 36 اسباق پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع کی، اس کے بعد "مصباح القرآن" کے نام سے ایک ایسا ترجمۂ قرآن ترتیب دینا شروع کیا جس میں ان علامات کا عملی انطباق موجود ہو۔

"مصباح القرآن" کا یہ عظیم الشان پروجیکٹ 14 سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں 31 دسمبر 2014 کو پایۂ تکمیل تک پہنچا جو کہ الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

"مصباح القرآن" کی پروف ریڈنگ کے کئی مراحل طے کیے گئے ہیں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہنے پائے، تاہم انسان غلطیوں سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ کوتاہیوں سے مبرا ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

آئندہ صفحہ پر "مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے، اگر اس طریقہ کو پیش نظر رکھ کر استفادہ کیا جائے تو ان شاءاللہ نتائج حوصلہ افزا نکلیں گے۔

میرے خیال میں "مصباح القرآن" اپنے منفرد اسلوب کی وجہ سے برصغیر پاک وہند میں شائع ہونے والے تمام تراجم میں سے آسان ترین اور عام فہم ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُمتِ اسلامیہ کے لیے نافع اور مقبول عام فرمائے۔ آمین۔

میں تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور خاص طور پر "بیت القرآن ریسرچ ٹیم" کا کہ جن کی ہر مرحلے میں میرے ساتھ معاونت رہی ہے اور یہ عظیم کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ آخر میں میری استفادہ کرنے والے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لیے، میرے والدین، میرے اساتذہ، اہل خانہ، بیت القرآن ریسرچ ٹیم اور اس کار خیر میں معاونت کرنے والے تمام افراد کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجر و مغفرت سے نوازے، آمین۔

عبد الرحمٰن طاہر

فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس لاہور، پاکستان

"مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر "مصباح القرآن" میں ترجمۂ قرآن سکھانے کے دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

1. دائیں طرف پہلے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو الگ الگ (Break up) کر کے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہر لفظ کے اجزاء کو الگ الگ رنگ دے کر ترجمہ واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے، بعض الفاظ کی ضروری وضاحت بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے، اس صفحہ پر استعمال ہونے والی علامات کی تفصیلات "مفتاح القرآن" (لانگ کورس) اور "معلم القرآن" (شارٹ کورس) میں بیان کی جا چکی ہیں، اگر "مصباح القرآن" کے مطالعہ سے قبل "مفتاح القرآن" اور "معلم القرآن" کی ان علامات کو سمجھ لیا جائے تو قرآن فہمی میں بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

2. بائیں طرف دوسرے صفحے پر قرآنی الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اُردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ کم و بیش 65 فیصد ہیں۔ اِن الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اِن کے اُردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیے پر کر دی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے البتہ کثرتِ استعمال کے باعث خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں بہت فکرمندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً 20 فیصد ہیں اور اِنہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی زبان کے ہیں اور بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً 15 فیصد ہیں اور ان کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس صفحہ کا ترجمہ بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں، البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اگر سیاہ الفاظ کے اُردو میں استعمال پر غور کر لیا جائے، نیلے الفاظ جو کہ بار بار استعمال ہو کر خود بخود ہی یاد ہو جاتے ہیں اور صرف سرخ الفاظ یاد کر لیے جائیں تو یقیناً قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور اس طریقہ سے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

قَالَ	اَلَمۡ	اَقُلۡ [1]	لَّكَ	اِنَّكَ
اس نے کہا	کیا نہیں	میں نے کہا تھا	تجھ سے	بے شک تو

لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ [2]	مَعِيَ	صَبۡرًا ﴿75﴾	قَالَ
ہرگز نہیں تو استطاعت رکھے گا	میرے ساتھ	صبر (کی)	کہا (موسیٰ نے)

اِنۡ	سَاَلۡتُكَ	عَنۡ شَيۡءٍۢ [3]	بَعۡدَهَا
اگر	میں پوچھوں آپ سے	کسی چیز کے بارے میں	اس کے بعد

فَلَا [4]	تُصٰحِبۡنِيۡ ۚ	قَدۡ	بَلَغۡتَ	مِنۡ لَّدُنِّيۡ
تو نہ	تو ساتھ رکھنا مجھے	یقیناً	تو پہنچ چکا ہے	میری طرف سے

عُذۡرًا ﴿76﴾	فَانۡطَلَقَا ۫ وقفة [4][5]	حَتّٰۤى	اِذَاۤ
عذر (قبول کرنے میں غایت) کو	پھر وہ دونوں چل پڑے	یہاں تک کہ	جب

اَتَيَاۤ [5]	اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۣ [6]	اسۡتَطۡعَمَاۤ [7][5]	اَهۡلَهَا
وہ دونوں آئے	ایک بستی والوں کے پاس	ان دونوں نے کھانا مانگا	اس کے رہنے والوں سے

فَاَبَوۡا	اَنۡ	يُّضَيِّفُوۡهُمَا [9][8]	فَوَجَدَا [5][4]
تو انہوں نے انکار کر دیا	کہ	وہ سب مہمان نوازی کریں ان دونوں کی	پھر ان دونوں نے پائی

فِيۡهَا	جِدَارًا [3]	يُّرِيۡدُ	اَنۡ	يَّنۡقَضَّ
اس (بستی) میں	ایک دیوار	وہ چاہتی تھی	کہ	وہ گر جائے

فَاَقَامَهٗ ؕ [4]	قَالَ	لَوۡ	شِئۡتَ	لَتَّخَذۡتَ [10]
تو اس نے سیدھا کر دیا اس کو	کہا	اگر	آپ چاہتے	ضرور لے لیتے آپ

عَلَيۡهِ	اَجۡرًا [3] ﴿77﴾	قَالَ	هٰذَا	فِرَاقُ	بَيۡنِيۡ
اس پر	کوئی اجرت	اس نے کہا	یہ	جدائی	میرے درمیان

وَبَيۡنِكَ ۚ	سَاُنَبِّئُكَ [12][11]	بِتَاۡوِيۡلِ	مَا	لَمۡ تَسۡتَطِعۡ [1]
اور تیرے درمیان	عنقریب میں بتاؤں گا تجھے	(اس) کی حقیقت	جو	نہیں تو کر سکا

عَّلَيۡهِ	صَبۡرًا ﴿78﴾	اَمَّا السَّفِيۡنَةُ [13][6]	فَكَانَتۡ [14][4]	لِمَسٰكِيۡنَ [15]
اس پر	صبر	رہی کشتی	تو وہ تھی	چند مسکینوں کی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَمۡ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[2] فعل سے پہلے اگر لَنۡ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی ہوتی ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، ترجمہ کسی، ایک، کوئی کیا جاتا ہے

[4] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے آخر میں "ا" میں تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] فعل کے شروع میں اِسۡتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[9] هُمَا کسی لفظ کے آخر میں تعداد میں دو ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا ترجمہ ان دونوں کیا جاتا ہے۔

[10] لَتَّخَذۡتَ دراصل لَ+اِتَّخَذۡتَ تھا، قرآنی کتابت میں "اِ" کو حذف کیا گیا ہے۔

[11] فعل کے شروع میں "سَ" میں عنقریب ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] فعل کے آخر میں كَ کا ترجمہ تجھے کیا جاتا ہے۔

[13] اَمَّا اس علامت کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ کیا جاتا ہے۔

[14] تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[15] اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ	اس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا (کہ) بیشک تو
لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿75﴾	میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا۔ ﴿75﴾
قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ	(موسیٰ نے) کہا اگر میں آپ سے پوچھوں
عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا	اس کے بعد کسی چیز کے بارے میں
فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ	تو تو مجھے ساتھ نہ رکھنا، یقیناً تو پہنچ چکا ہے
مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ﴿76﴾	میری طرف سے عذر (قبول کرنے میں غایت) کو۔ ﴿76﴾
فَانْطَلَقَا ۗ حَتّٰٓى	پھر وہ دونوں چل پڑے، یہاں تک کہ
اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ	جب وہ دونوں ایک بستی والوں کے پاس آئے
اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا	ان دونوں نے اس کے رہنے والوں سے کھانا مانگا
فَاَبَوۡا	تو انہوں نے انکار کر دیا
اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا	کہ وہ ان دونوں کی مہمان نوازی کریں
فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا	پھر ان دونوں نے اس (بستی) میں ایک دیوار پائی
يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ	کہ وہ گرا ہی چاہتی تھی تو اس نے اس کو سیدھا کر دیا
قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ	(موسیٰ نے) کہا اگر آپ چاہتے آپ ضرور لے لیتے
عَلَيۡهِ اَجۡرًا ﴿77﴾ قَالَ	اس پر کچھ اُجرت۔ ﴿77﴾ اس نے کہا
هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ۚ	یہ میرے درمیان اور تیرے درمیان جدائی کا (وقت) ہے
سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ	عنقریب میں تجھے اس کی حقیقت بتاؤں گا
مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿78﴾	جس پر تو صبر نہیں کر سکا۔ ﴿78﴾
اَمَّا السَّفِيۡنَةُ	رہی کشتی
فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ	تو وہ چند مسکینوں کی تھی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- تَسۡتَطِيۡعَ : استطاعت، حسب استطاعت۔
- مَعِىَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
- صَبۡرًا : صبر، صابر، صبر و تحمل۔
- سَاَلۡتُكَ : سوال، سائل، مسؤل۔
- شَىۡءٍۢ : شے، اشیا، اشیائے خورد ونوش۔
- بَعۡدَهَا : بعد از طعام، بعد از کلام۔
- فَلَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
- تُصٰحِبۡنِىۡ : صاحب، صحابی، صحابہ۔
- بَلَغۡتَ : بالغ نظری، بلوغت، ذرائع ابلاغ۔
- مِنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
- عُذۡرًا : عذر، معذرت، معذور۔
- حَتّٰٓى : حتی الامکان، حتی الوسع، حتی کہ۔
- اَهۡلَ : اہل وعیال، اہل خانہ، اہلیہ۔
- قَرۡيَةِ : قریہ قریہ بستی بستی، اُمّ القریٰ۔
- فَوَجَدَا : وجود، موجود۔
- فِيۡهَا : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- يُّرِيۡدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
- فَاَقَامَهٗ : قائم، قیام، مقیم، قیامت۔
- شِئۡتَ : ماشاءاللہ، مشیت الٰہی۔
- لَتَّخَذۡتَ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- عَلَيۡهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- اَجۡرًا : اجر، اجرت، عنداللہ ماجور ہوں۔
- هٰذَا : مسجد ہٰذا، لہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
- فِرَاقُ : فرق، تفریق، فراق۔
- بَيۡنِىۡ : بین بین، بین الاقوامی، مابین۔
- سَاُنَبِّئُكَ : نبی، انبیائے کرام۔
- بِتَاۡوِيۡلِ : تاویل، تاویلات۔
- السَّفِيۡنَةُ : سفینۂ نوح، سفینۂ نجات۔
- لِمَسٰكِيۡنَ : مسکین، مساکین۔

يَعْمَلُوْنَ	فِي الْبَحْرِ	فَاَرَدْتُّ	اَنْ
وہ سب کام کرتے تھے	سمندر میں	تو میں نے ارادہ کیا	کہ

اَعِيْبَهَا [1]	وَكَانَ	وَرَآءَهُمْ [2]	مَّلِكٌ [3]	يَّاْخُذُ
میں عیب دار کردوں اسے	اور تھا	ان کے آگے	ایک بادشاہ	وہ لے لیتا (تھا)

كُلَّ سَفِيْنَةٍ [4]	غَصْبًا (79)	وَاَمَّا [5]	الْغُلٰمُ	فَكَانَ	اَبَوٰهُ [7] [6]
ہر (صحیح سالم) کشتی	زبردستی	اور رہا	لڑکا	تو تھے	اسکے ماں باپ

مُؤْمِنَيْنِ	فَخَشِيْنَآ	اَنْ	يُّرْهِقَهُمَا [8]	طُغْيَانًا
دونوں مومن	تو ہم ڈرے	کہ	وہ پھنسادے گا ان دونوں کو	سرکشی

وَّكُفْرًا (80) ج	فَاَرَدْنَآ	اَنْ	يُّبْدِلَهُمَا [8]	رَبُّهُمَا [8]
اور کفر (میں)	تو ہم نے چاہا	کہ	وہ بدلے میں دے دونوں کو	ان دونوں کا رب

خَيْرًا	مِّنْهُ	زَكٰوةً [4]	وَّاَقْرَبَ [9]	رُحْمًا (81)	وَاَمَّا [5]
بہتر	اس سے	پاکیزگی (میں)	اور زیادہ قریب	شفقت (میں)	اور رہی

الْجِدَارُ	فَكَانَ	لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ [11] [10]	فِي الْمَدِيْنَةِ [4]
دیوار	تو تھی	دو یتیم لڑکوں کی	شہر میں

وَ	كَانَ	تَحْتَهٗ [7]	كَنْزٌ [3]	لَّهُمَا [8]	وَ	كَانَ
اور	تھا	اس کے نیچے	ایک خزانہ	ان دونوں کا	اور	تھا

اَبُوْهُمَا [8]	صَالِحًا ج	فَاَرَادَ	رَبُّكَ	اَنْ	يَّبْلُغَآ [12]
ان دونوں کا باپ	نیک	تو ارادہ کیا	تیرے رب نے	کہ	وہ دونوں پہنچ جائیں

اَشُدَّهُمَا [8]	وَ	يَسْتَخْرِجَا [12]	كَنْزَهُمَا [8] صلے	رَحْمَةً [4]
اپنی جوانی کو	اور	وہ دونوں نکال لیں	اپنا خزانہ	رحمت

مِّنْ رَّبِّكَ ج	وَمَا [13]	فَعَلْتُهٗ [7]	عَنْ اَمْرِيْ ط
تیرے رب کی طرف سے	اور نہیں	میں نے کیا اسے	اپنی مرضی سے

ذٰلِكَ	تَاْوِيْلُ	مَا [13]	لَمْ تَسْطِعْ [15] [14]	عَّلَيْهِ	صَبْرًا (82) ط
یہ	حقیقت (ہے)	جو	نہیں تم کرسکے	اس پر	صبر

ع 10 12 1

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] هَا واحد مؤنث کی علامت ہے اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

[2] وَرَآءَهُمْ کا ترجمہ اکثر علمائے لغت کے نزدیک پیچھے اور آگے دونوں ہوتا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] اَمَّا اس علامت کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ کیا جاتا ہے۔

[6] اَبَوٰهُ دراصل اَبَوَانِ + هٗ تھا، گرامر کے مطابق نِ کو حذف کیا گیا ہے اور ''ا'' کو کھڑی زبر سے ظاہر کیا گیا ہے۔

[7] هٗ یا هٖ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

[8] هُمَا کسی لفظ کے آخر میں تعداد میں دو ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا ترجمہ ان دونوں اور کبھی اپنا، اپنی بھی کیا جاتا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں علامت ''أ'' میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[10] اسم کے شروع میں ''لِ'' کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[11] دونوں يْنِ کا ملا کر ترجمہ دو کیا گیا ہے۔

[12] ''ا'' میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[14] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[15] لَمْ تَسْطِعْ دراصل لَمْ تَسْتَطِعْ تھا تخفیف کے لیے تَ کو حذف کردیا گیا ہے۔

يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ	(جو) سمندر میں کام کرتے تھے
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا	تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے عیب دار کردوں
وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ	اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا
يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿79﴾	(جو) ہر (صحیح سالم) کشتی زبردستی لے لیتا تھا۔ ﴿79﴾
وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ	اور رہا لڑکا تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے
فَخَشِيْنَآ اَنْ	تو ہم ڈرے کہ
يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿80﴾ ج	وہ ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا۔ ﴿80﴾
فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا	تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کو بدلے میں دے
رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً	ان دونوں کا رب (ایسا بچہ جو) پاکیزگی میں اس سے بہتر
وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿81﴾	اور شفقت میں زیادہ قریب ہو۔ ﴿81﴾
وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ	اور رہی دیوار (جو گرنے ہی والی تھی) تو وہ
لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ	(اس) شہر میں دو یتیم لڑکوں کی تھی
وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا	اور اس کے نیچے ان دونوں کے لیے ایک خزانہ تھا
وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ج فَاَرَادَ	اور ان دونوں کا باپ نیک تھا تو ارادہ کیا
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا	تیرے رب نے کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں
وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا صلے	اور وہ دونوں اپنا خزانہ نکال لیں
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ج	(یہ) تیرے رب کی رحمت کی وجہ سے ہے
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ط	اور میں نے اسے اپنی مرضی سے نہیں کیا
ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ	یہ (ان باتوں کی) اصل حقیقت ہے
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿82﴾ ط ع	جن پر تو صبر نہیں کرسکا۔ ﴿82﴾

ع 10 12 1

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، عملیات۔
فِي : فی الحال، فی سبیل اللہ، فی الفور۔
الْبَحْرِ : بحر قلزم، بحیرۂ عرب، بحر الکاہل۔
فَاَرَدْتُّ : ارادہ، مرید، مراد۔
اَعِيْبَهَا : عیب دار، معیوب۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
مَلِكٌ : ملک فہد، ملوکیت، مملکت۔
يَاْخُذُ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
كُلَّ : کل نمبر، کل کائنات، کلی طور پر
سَفِيْنَةٍ : سفینۂ نوح، سفینۂ نجات۔
غَصْبًا : غاصب، غاصبانہ قبضہ۔
اَبَوٰهُ : آباء اجداد، آبائی علاقہ۔
مُؤْمِنَيْنِ : امن، ایمان، مؤمن۔
فَخَشِيْنَآ : خشیت الٰہی۔
طُغْيَانًا : طغیانی، طاغوت، طاغوتی نظام۔
كُفْرًا : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
يُّبْدِلَهُمَا : بدل، بدلہ، نعم البدل، متبادل۔
خَيْرًا : خیر وعافیت، خیریت۔
مِّنْهُ : منجانب، من حیث القوم۔
اَقْرَبَ : قُرب، قریب، قریبی تعلق۔
رُحْمًا : رحم، رحیم، رحمت، مرحوم۔
يَتِيْمَيْنِ : یتیم، یتیم خانہ، یتیمی۔
تَحْتَهٗ : تحت الثریٰ، تحت العرش۔
صَالِحًا : صالح، صلح، مصلح، اعمال صالحہ۔
يَبْلُغَآ : بالغ، بلوغت، ذرائع ابلاغ۔
يَسْتَخْرِجَا : خارج، اخراج، وزیر خارجہ۔
فَعَلْتُهٗ : فعل، فاعل، مفعول۔
اَمْرِيْ : امر، آمر، مامور، امارت۔
تَاْوِيْلُ : تاویل، تاویلات۔
صَبْرًا : صبر، صابر، صابر وشاکر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ط [1]	قُلْ
اور	وہ سب سوال کرتے ہیں آپ سے	ذوالقرنین کے بارے میں	آپ کہہ دیں

سَاَتْلُوْا [2]	عَلَيْكُمْ	مِّنْهُ	ذِكْرًا ط (83) [3]	اِنَّا [4]	مَكَّنَّا [5][6]
عنقریب میں پڑھوں گا	تم پر	اس سے	کچھ ذکر	بیشک ہم	ہم نے اقتدار دیا

لَهٗ	فِي الْاَرْضِ	وَ	اٰتَيْنٰهُ [6]	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
اس کو	زمین میں	اور	ہم نے دیا اسے	ہر چیز سے

سَبَبًا لا (84) [3][7]	فَاَتْبَعَ	سَبَبًا (85) [3][7]	حَتّٰى	اِذَا	بَلَغَ
کچھ سازوسامان	پھر وہ چلا	ایک راہ پر	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا

مَغْرِبَ الشَّمْسِ	وَجَدَهَا	تَغْرُبُ [8]	فِيْ عَيْنٍ [3]	حَمِئَةٍ
سورج کے غروب ہونے کی جگہ	اس نے پایا اسے	وہ غروب ہورہا ہے	ایک چشمے میں	سیاہ کیچڑ والے

وَّ	وَجَدَ	عِنْدَهَا	قَوْمًا ط [3]	قُلْنَا [6]	يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اور	اس نے پایا	اسکے پاس	ایک قوم (کو)	ہم نے کہا	اے ذوالقرنین!

اِمَّآ اَنْ [9]	تُعَذِّبَ	وَاِمَّآ [9]	اَنْ	تَتَّخِذَ
یا (یہ) کہ	تو سزا دے	اور یا	(یہ) کہ	تو اختیار کرے

فِيْهِمْ	حُسْنًا (86)	قَالَ	اَمَّا [10]	مَنْ	ظَلَمَ
انکے (بارے) میں	بھلائی	کہا (ذوالقرنین نے)	رہا	جس نے	ظلم کیا

فَسَوْفَ	نُعَذِّبُهٗ	ثُمَّ	يُرَدُّ [11]	اِلٰى رَبِّهٖ
تو عنقریب	ہم سزا دیں گے اسے	پھر	وہ لوٹایا جائے گا	اپنے رب کی طرف

فَيُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا	نُّكْرًا (87)	وَاَمَّا [10]	مَنْ	اٰمَنَ
تو وہ عذاب دے گا اسے	عذاب	بہت بُرا	اور رہا	جو	ایمان لایا

وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهٗ	جَزَآءَ ۨ	الْحُسْنٰى ج [8]
اور	اس نے عمل کیا	نیک	تو اس کے لیے	بدلا ہے	اچھا

وَ	سَنَقُوْلُ	لَهٗ	مِنْ اَمْرِنَا	يُسْرًا ط (88)
اور	عنقریب ہم کہیں گے	اس کو	اپنے کام میں	آسانی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ذوالقرنین موحد اور اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان کا حامل بادشاہ تھا جس نے شرق وغرب کے ممالک کو فتح کیا، قرن کنارے کو کہتے ہیں اور اس نے مشرق ومغرب دونوں کناروں کی مسافت طے کی تھی اس لیے ان کو ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔

[2] فعل کے آخر میں "وا" جمع مذکر کی علامت نہیں بلکہ "و" اصل لفظ کا حصہ ہے اور "ا" قرآنی کتابت میں زائد لکھا ہوا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

[5] مَكَّنَّا دراصل مَكَّنْنَا تھا دو نون کی بجائے ایک نون کو شد دی گئی ہے۔

[6] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[7] سَبَبًا کا ترجمہ "رسی" ہے، عموماً مراد وسیلہ اور ذریعہ ہوتا ہے یہاں سازوسامان کے وسائل مراد ہیں اس کا ایک معنی رستہ بھی ہوتا ہے۔

[8] تـ فعل کے شروع میں اور ـۃ ی اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] اِمَّا یہ علامت دو کاموں کے درمیان اختیار دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور ترجمہ عموماً خواہ یا یا کیا جاتا ہے۔

[10] اَمَّا اس علامت کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ کیا جاتا ہے۔

[11] يُرَدُّ دراصل يُرْدَدُ تھا، علامت يُ پر پیش اور آخری حرف سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے یہاں دو د کی بجائے ایک د پر شد دی گئی ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ	اور وہ آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں
قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ	آپ کہہ دیجیے! عنقریب میں تم پر ضرور پڑھوں گا
مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ (83)	اس کا کچھ ذکر۔ (83)
اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ	بے شک ہم نے اس کو زمین میں اقتدار دیا
وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ (84)	اور ہم نے اسے ہر چیز سے کچھ ساز وسامان دیا۔ (84)
فَاَتْبَعَ سَبَبًا (85) حَتّٰٓى	پھر وہ ایک راہ پر چلا۔ (85) یہاں تک کہ
اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ	جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پر پہنچا
وَجَدَهَا	اس نے اسے پایا (کہ)
تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ	وہ ایک سیاہ کیچڑ والے چشمے میں غروب ہو رہا ہے
وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا	اور اس نے اسکے پاس ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ	اے ذوالقرنین! یا (یہ ہے) کہ تو (انہیں) سزا دے
وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا (86)	اور یا (یہ) کہ تو انکے بارے میں بھلائی اختیار کرے (86)
قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ	(ذوالقرنین نے) کہا (کہ) رہا وہ جس نے ظلم کیا
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ	تو عنقریب ہم اسے سزا دیں گے
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ	پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا
فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا (87)	تو وہ اسے عذاب دے گا بہت برا عذاب۔ (87)
وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	اور رہا وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا
فَلَهٗ جَزَآءَ الْحُسْنٰى ۚ	تو اس کے لیے اچھا بدلا ہے
وَسَنَقُوْلُ لَهٗ	اور عنقریب ہم اس کو کہیں (حکم دیں) گے
مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ (88)	اپنے کام میں سے آسانی کا۔ (88)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ : سوال، سائل، مسئول۔
ذِي : ذیشان، ذی شعور، ذی روح۔
قُلْ : قول، اقوال، مقولہ اقوال زریں۔
سَاَتْلُوْا : تلاوت، وحی متلو۔
ذِكْرًا : ذکر، اذکار مذکور، تذکرہ۔
مَكَّنَّا : مکان، تمکین، متمکن، مکین۔
فِي : فی الفور، فی سبیل اللہ، فی الحال۔
الْاَرْضِ : ارض وسما، قطعہ اراضی۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
كُلِّ : کل نمبر، کل تعداد، کلی طور پر۔
شَيْءٍ : شے، اشیا، اشیائے خورد نوش۔
سَبَبًا : سبب، مسبب الاسباب۔
فَاَتْبَعَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
حَتّٰٓى : حتی کہ، حتی الامکان۔
بَلَغَ : بالغ، بلوغت، ذرائع ابلاغ۔
مَغْرِبَ : غروب آفتاب، مشرق ومغرب۔
الشَّمْسِ : شمس وقمر، شمسی توانائی۔
وَجَدَهَا : وجود، موجود، وجد۔
عِنْدَهَا : عند الطلب، عند اللہ ماجور ہوں۔
قَوْمًا : قوم، قومیت، اقوام متحدہ۔
تَتَّخِذَ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
حُسْنًا : حسنِ معاملہ، احسان۔
يُرَدُّ : رد، مردود، تردید، مرتد۔
اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
اٰمَنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
عَمِلَ : عمل، عامل، تعمیل، معمولات۔
جَزَآءَ : جزا وسزا، جزائے خیر۔
اَمْرِنَا : امر، آمر، مامور، امارت۔
يُسْرًا : میسر، تیسیر القرآن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ثُمَّ	اَتْبَعَ	سَبَبًا [1] (89)	حَتّٰٓى	اِذَا	بَلَغَ
پھر	وہ چلا	ایک (اور) راہ پر	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا

مَطْلِعَ الشَّمْسِ	وَجَدَهَا [2]	تَطْلُعُ [3]	عَلٰى قَوْمٍ [1]
سورج نکلنے کے مقام پر	اس نے پایا اُسے	وہ طلوع ہو رہا ہے	ایک (ایسی) قوم پر

لَّمْ نَجْعَلْ [4]	لَّهُمْ	مِّنْ دُوْنِهَا [5]	سِتْرًا [1][6] لا (90)	كَذٰلِكَ [7] ط
(کہ) نہیں ہم نے بنایا	ان کے لیے	اس کے آگے	کوئی پردہ	اسی طرح

وَقَدْ	اَحَطْنَا [8]	بِمَا [9]	لَدَيْهِ	خُبْرًا (91)
اور یقیناً	ہم نے احاطہ کر رکھا تھا	(اس) کا جو	اسکے پاس تھا	علم کے اعتبار سے

ثُمَّ	اَتْبَعَ	سَبَبًا [1] (92)	حَتّٰٓى	اِذَا	بَلَغَ
پھر	وہ چلا	ایک (اور) راہ پر	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ [10]	وَجَدَ	مِنْ دُوْنِهِمَا [5]	قَوْمًا [1] لا
دو دیواروں کے درمیان	اس نے پایا	ان دونوں کے علاوہ	ایک قوم کو

لَّا	يَكَادُوْنَ	يَفْقَهُوْنَ	قَوْلًا [1] (93)	قَالُوْا
نہیں	وہ سب قریب تھے کہ	وہ سب سمجھ سکتے	کوئی بات	ان سب نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ	اِنَّ	يَاْجُوْجَ [11]	وَ	مَاْجُوْجَ [11]
اے ذوالقرنین	بیشک	یاجوج	اور	ماجوج

مُفْسِدُوْنَ [12]	فِي الْاَرْضِ	فَهَلْ	نَجْعَلُ	لَكَ
سب فساد کرنیوالے (ہیں)	زمین میں	تو کیا	ہم کر دیں	تیرے لیے

خَرْجًا [1]	عَلٰٓى	اَنْ	تَجْعَلَ	بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَهُمْ
کچھ مال	(اس شرط) پر	کہ	تو بنا دے	ہمارے درمیان	اور	ان کے درمیان

سَدًّا [1] (94)	قَالَ	مَا	مَكَّنِّيْ [13]	فِيْهِ	رَبِّيْ
ایک دیوار	اس نے کہا	جو	قدرت دی ہے مجھے	اس میں	میرے رب نے

خَيْرٌ	فَاَعِيْنُوْنِيْ [14]	بِقُوَّةٍ [9]	اَجْعَلْ	بَيْنَكُمْ
بہتر (ہے)	پس تم سب مدد کرو میری	قوت کے ساتھ	میں بنا دوں گا	تمہارے درمیان

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

2 ھا فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسے کیا جاتا ہے۔

3 تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

5 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

6 یہ قوم مشرق کے بالکل آخر میں آباد تھی کوئی پردہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مکانوں کی بجائے میدانوں میں آباد تھے اور سورج کی تپش سے بچنے کے لیے ان کے پاس کوئی پردہ، نہ مکان، نہ لباس تھا۔

7 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

8 نا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

9 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

10 اسم کے آخر میں يْنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 یاجوج اور ماجوج دو قومیں ہیں جو آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو مخفی رکھا ہوا ہے، قیامت کے نزدیک ان کا خروج ہو گا۔ واللہ اعلم۔

12 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

13 یہ دراصل مَكَّنَنِيْ تھا ایک ن اصلی ہے اور دوسرا فعل کے بعد جب یْ آئے تو درمیان میں آتا ہے ایک کو شد دی گئی ہے۔

14 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿89﴾ حَتّٰٓى	پھر وہ ایک (اور) راہ پر چلا۔ ﴿89﴾ یہاں تک کہ
اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ	جب وہ سورج نکلنے کے مقام پر پہنچا
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ	اس نے اسے پایا (کہ) وہ ایک (ایسی) قوم پر طلوع ہو رہا ہے
لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿90﴾	(کہ) ہم نے انکے لیے اسکے آگے کوئی پردہ نہیں بنایا ﴿90﴾
كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا	اسی طرح (تھا) اور یقیناً ہم نے احاطہ کر رکھا تھا
بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿91﴾	اس کا جو اس کے پاس تھا علم کے اعتبار سے۔ ﴿91﴾
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿92﴾	پھر وہ ایک (اور) راہ پر چلا۔ ﴿92﴾
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ	یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا
وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ	(تو) اس نے ان دونوں کے اس طرف ایک قوم کو پایا
لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿93﴾	قریب نہیں تھے کہ وہ کوئی بات سمجھ سکتے۔ ﴿93﴾
قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ	انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین!
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ	بے شک یاجوج اور ماجوج
مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	زمین میں فساد کرنے والے ہیں
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا	تو کیا ہم تیرے لیے کچھ مال (جمع) کر دیں
عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ	اس (شرط) پر کہ تو بنا دے
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿94﴾	ہمارے درمیان اور انکے درمیان ایک دیوار۔ ﴿94﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ	اس نے کہا اس (سلسلے) میں جو مجھے قدرت دی ہے
رَبِّيْ خَيْرٌ	میرے رب نے وہ بہت بہتر ہے
فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ	پس تم (افرادی) قوت کے ساتھ میری مدد کرو
اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ	میں بنا دوں گا تمہارے درمیان

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَتْبَعَ: اتباع، تابع، متبع سنت۔
سَبَبًا: سبب، مسبب الاسباب۔
حَتّٰٓى: حتی کہ، حتی الامکان۔
بَلَغَ: بالغ، بلوغت، ذرائع ابلاغ۔
مَطْلِعَ: طلوع آفتاب، طلوع وغروب۔
الشَّمْسِ: شمس وقمر، شمسی توانائی۔
وَجَدَهَا: وجود، موجود۔
عَلٰى: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
قَوْمٍ: قوم، اقوام، قومیت، اقوام عالم۔
مِّنْ: منجانب، من حیث القوم۔
سِتْرًا: ستر، مستورات، مستور، سترہ۔
كَذٰلِكَ: کالعدم، کماحقہ، کالانعام۔
وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
اَحَطْنَا: احاطہ، محیط۔
بِمَا: ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
خُبْرًا: خبر، اخبار، مخبر، خبردار، باخبر۔
لَّا: لاتعداد، لاعلم، لاجواب۔
يَفْقَهُوْنَ: فقہ، فقیہ، فقاہت۔
قَالُوْا: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
مُفْسِدُوْنَ: فساد، فسادی، مفسد، فاسد مادہ۔
فِيْ: فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
الْاَرْضِ: ارض وسما، ارض مقدس۔
خَرْجًا: خراج وصول کرنا۔
بَيْنَنَا: بین بین، بین السطور، مابین۔
سَدًّا: تمام راستے مسدود ہونا، سدباب
مَكَّنِّيْ: تمکین، متمکن، مکان۔
رَبِّيْ: ربوبیت، رب العالمین۔
خَيْرٌ: خیر، خیریت۔
فَاَعِيْنُوْنِيْ: اعانت، معاون، تعاون۔
بِقُوَّةٍ: قوت، قوی، مقوی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

وَ	بَيْنَهُمْ	رَدْمًا ﴿95﴾ لا [1]	اٰتُوْنِىْ [2][3]	زُبَرَ الْحَدِيْدِ ط
اور	انکے درمیان	ایک بند	تم سب لا دو مجھے	لوہے کے تختے
حَتّٰٓى	اِذَا	سَاوٰى	بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ [4]	قَالَ
یہاں تک کہ	جب	اس نے برابر کر دیا	دو پہاڑوں کے درمیان	اس نے کہا
انْفُخُوْا ط	حَتّٰٓى	اِذَا	جَعَلَهٗ [5]	نَارًا لا
تم سب پھونکو (دھونکو)	یہاں تک کہ	جب	اس نے بنا دیا اسے	آگ
قَالَ	اٰتُوْنِىْٓ [2][3]	اُفْرِغْ	عَلَيْهِ	قِطْرًا ﴿96﴾ ط [1]
اس نے کہا	تم سب لاؤ میرے پاس	میں ڈال دوں	اس پر	کچھ پگھلا ہوا تانبا
فَمَا [6]	اسْطَاعُوْٓا [7]	اَنْ	يَّظْهَرُوْهُ [2]	وَمَا
پھر نہ	انہوں نے استطاعت رکھی	کہ	وہ سب چڑھ سکیں اس پر	اور نہ
اسْتَطَاعُوْا	لَهٗ [8]	نَقْبًا ﴿97﴾	قَالَ	هٰذَا
انہوں نے استطاعت رکھی	اس کو	نقب لگانے (کی)	اس نے کہا	یہ
رَحْمَةٌ [9]	مِّنْ رَّبِّىْ ج [10]	فَاِذَا [6]	جَآءَ [11]	وَعْدُ رَبِّىْ [10]
رحمت (ہے)	میرے رب (کی طرف) سے	پھر جب	آ جائے گا	میرے رب کا وعدہ
جَعَلَهٗ [5]	دَكَّآءَ ج	وَ	كَانَ	وَعْدُ رَبِّىْ [10]
وہ کر دے گا اسے	ہموار	اور	ہے	میرے رب کا وعدہ
حَقًّا ﴿98﴾ ط	وَ	تَرَكْنَا [11][12]	بَعْضَهُمْ	يَوْمَئِذٍ
سچا	اور	ہم چھوڑ دیں گے	ان کے بعض کو	اس دن
يَّمُوْجُ	فِىْ بَعْضٍ	وَّ	نُفِخَ [11][13]	
وہ گھس جائیں گے	بعض میں	اور	پھونکا جائے گا	
فِى الصُّوْرِ	فَجَمَعْنٰهُمْ [6]	جَمْعًا ﴿99﴾ لا	وَّ	
صور میں	پھر ہم جمع کریں گے ان کو	اکٹھے	اور	
عَرَضْنَا	جَهَنَّمَ [14]	يَوْمَئِذٍ	لِّلْكٰفِرِيْنَ [15]	عَرْضَا ﴿100﴾ لا
ہم سامنے لے آئیں گے	جہنم کو	اس دن	کافروں کے	روبرو

[1] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] وا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[3] اگر فعل کے آخر میں یٓ آئے تو فعل اور اس یٓ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے

[4] یْنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] ہٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

[6] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[7] اسْطَاعُوْا دراصل اسْتَطَاعُوْا تھا، تخفیف کے لیے تَ حذف کر دی گئی ہے۔

[8] لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" ہو جاتا ہے۔

[9] ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[11] یہ فعل ماضی ہے، ضرورتاً ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔

[12] نا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[13] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[15] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿95﴾	اور ان کے درمیان ایک بند۔ ﴿95﴾
اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى	تم مجھے لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لادو، یہاں تک کہ
اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ	جب اس نے دو پہاڑوں کے درمیان (خلا کو) برابر کر دیا
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى	اس نے کہا پھونکو (دھونکو) یہاں تک کہ
اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ	جب اس نے اسے آگ بنادیا، (تو) کہا
اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ﴿96﴾	میرے پاس لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں ﴿96﴾
فَمَا اسْطَاعُوْٓا	پھر نہ (تو) انہوں نے استطاعت رکھی
اَنْ يَّظْهَرُوْهُ	کہ وہ اس پر چڑھ سکیں
وَمَا اسْتَطَاعُوْا	اور نہ انہوں نے استطاعت رکھی
لَهٗ نَقْبًا ﴿97﴾	اس کو نقب لگانے کی۔ ﴿97﴾
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ	اس نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ	پھر جب میرے رب کا وعدہ آگیا
جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ	(تو) وہ اسے (گراکر) ہموار کردے گا
وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ؕ ﴿98﴾	اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ ﴿98﴾
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ	اور (جب) ہم اس دن ان کے بعض کو چھوڑ دیں گے
يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ	وہ بعض میں (یعنی ایک دوسرے میں) گھس جائیں گے
وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ	اور صور میں پھونکا جائے گا
فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ ﴿99﴾	پھر ہم ان سب کو اکٹھے جمع کرلیں گے۔ ﴿99﴾
وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ	اور ہم اس دن جہنم کو سامنے لے آئیں گے
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ ﴿100﴾	کافروں کے روبرو۔ ﴿100﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان وشوکت، عدل وانصاف۔
بَيْنَهُمْ : بین الاقوامی، مابین فریقین۔
حَتّٰٓى : حتی کہ، حتی الوسعت۔
سَاوٰى : مساوی، مساوات۔
بَيْنَ : بین الاقوامی، بین المذاہب۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
انْفُخُوْا : نفخہ اولیٰ، نفخہ ثانیہ۔
حَتّٰٓى : حتی الامکان، حتی الوسعت۔
نَارًا : نوری ناری مخلوق۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اسْطَاعُوْٓا : استطاعت، حسب استطاعت۔
يَّظْهَرُوْهُ : ظاہر ہونا، ظہور، ظاہراً۔
نَقْبًا : نقب، نقب زنی۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
هٰذَا : لہٰذا، حامل رقعہ ہذا، مسجد ہٰذا۔
رَحْمَةٌ : رحمت، رحم، مرحوم۔
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
رَبِّيْ : ربوبیت، رب العالمین۔
وَعْدُ : وعدہ، وعید، وعدہ وفا کرنا۔
حَقًّا : حق وباطل، حقیقت، حقیقی بھائی
تَرَكْنَا : ترک، ترکہ، مال متروکہ۔
بَعْضَهُمْ : بعض اوقات، بعض دفعہ۔
يَوْمَئِذٍ : یوم آخرت، چند یوم۔
يَّمُوْجُ : موج در موج، موجزن، موجیں۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
الصُّوْرِ : صور پھونکنا، صور اسرافیل۔
فَجَمَعْنٰهُمْ : جمع، جامع، مجمع، اجتماع۔
عَرَضْنَا : عرض، عرضی نویس۔
لِّلْكٰفِرِيْنَ : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
عَرْضًا : عرض، عرضی نویس۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

الَّذِيْنَ	كَانَتْ [1]	اَعْيُنُهُمْ [2]	فِيْ غِطَآءٍ	عَنْ ذِكْرِيْ [3]
(وہ لوگ کہ) جو	تھیں	ان کی آنکھیں	پردے میں	میری یاد سے

ع 11 19 2

وَ	كَانُوْا	لَا	يَسْتَطِيْعُوْنَ [4]	سَمْعًا (101)
اور	وہ سب تھے	نہ	وہ سب استطاعت رکھتے (تھے)	سننے کی

اَفَحَسِبَ [5]	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَنْ	يَّتَّخِذُوْا
تو کیا گمان کرلیا ہے	(ان لوگوں نے) جن	سب نے کفر کیا	کہ	وہ سب بنالیں گے

عِبَادِيْ [3]	مِنْ دُوْنِيْٓ [6]	اَوْلِيَآءَ ط	اِنَّآ [7]	اَعْتَدْنَا [8]
میرے بندوں کو	میرے سوا	(اپنا) کارساز	بیشک ہم	ہم نے تیار کر رکھا ہے

جَهَنَّمَ [9]	لِلْكٰفِرِيْنَ	نُزُلًا (102)	قُلْ [10]	هَلْ
جہنم کو	کافروں کے لیے	بطور مہمانی	کہہ دیجیے	کیا

نُنَبِّئُكُمْ	بِالْاَخْسَرِيْنَ [11][12]	اَعْمَالًا ط (103)	اَلَّذِيْنَ	ضَلَّ
ہم خبر دیں تمہیں	زیادہ خسارے والوں کی	اعمال (کے اعتبار سے)	(وہ لوگ) جو (کہ)	ضائع ہوگئی

سَعْيُهُمْ [2]	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا [1]	وَهُمْ [13][14]	يَحْسَبُوْنَ
ان کی کوشش	دنیوی زندگی میں	حالانکہ وہ سب	وہ سب گمان کرتے ہیں

اَنَّهُمْ	يُحْسِنُوْنَ	صُنْعًا (104)	اُولٰٓئِكَ [15]	الَّذِيْنَ
کہ بیشک وہ	وہ سب اچھا کر رہے ہیں	کام	یہی	(وہ لوگ ہیں) جن

كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ [11][2]	وَ	لِقَآئِهٖ	فَحَبِطَتْ [1]
سب نے انکار کیا	اپنے رب کی آیات کا	اور	اس کی ملاقات (کا)	تو ضائع ہوگئے

اَعْمَالُهُمْ [2]	فَلَا نُقِيْمُ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [1]	وَزْنًا [16] (105)
ان کے اعمال	سو ہم قائم نہیں کریں گے	ان کے لیے	قیامت کے دن	کوئی وزن

ذٰلِكَ [15]	جَزَآؤُهُمْ [2]	جَهَنَّمُ	بِمَا [11]	كَفَرُوْا	وَ
یہ	ان کی سزا (ہے)	جہنم	اس وجہ سے کہ	اُنھوں نے کفر کیا	اور

اتَّخَذُوْٓا	اٰيٰتِيْ [3]	وَ	رُسُلِيْ [3]	هُزُوًا (106)
اُنھوں نے بنایا	میری آیات	اور	میرے رسولوں (کا)	مذاق

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فعل کے آخر میں تْ ساکن اور اسم کے آخر میں ۃ واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

2 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

3 یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

4 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

5 جب "أ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

7 اِنَّا در اصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

8 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

9 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

10 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "وَ" حذف ہے۔

11 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

12 اسم کے شروع میں "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

13 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

14 هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

15 اُولٰٓئِكَ، ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

16 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ	وہ (لوگ) جن کی آنکھیں پردے میں تھیں
عَنْ ذِكْرِيْ	میری یاد سے
ع 11 19 2 وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿101﴾	اور وہ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ ﴿101﴾
اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	تو کیا جنہوں نے کفر کیا انہوں نے گمان کر لیا ہے
اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ	کہ وہ میرے بندوں کو بنالیں گے
مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ	میرے سوا (اپنا) کارساز (تو ہم انہیں کچھ نہیں کہیں گے)
اِنَّآ اَعْتَدْنَا	بیشک ہم نے (تو) تیار کر رکھا ہے
جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿102﴾	(ایسے) کافروں کے لیے جہنم کو بطور مہمانی۔ ﴿102﴾
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ	آپ کہہ دیجیے کیا ہم تمہیں خبر دیں
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ﴿103﴾	اعمال کے اعتبار سے زیادہ خسارہ والوں کی۔ ﴿103﴾
اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ	وہ (لوگ کہ) جن کی کوشش ضائع ہوگئی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ	دُنیوی زندگی میں جبکہ وہ گمان کرتے ہیں
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿104﴾	کہ بے شک وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔ ﴿104﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	یہی (وہ لوگ ہیں) جنہوں نے انکار کیا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ	اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا
فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	تو ان کے اعمال ضائع ہو گئے
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	سو ہم انکے لیے قیامت کے دن قائم نہیں کریں گے
وَزْنًا ﴿105﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ	کوئی وزن۔ ﴿105﴾ یہ ان کی سزا ہے (یعنی) جہنم
بِمَا كَفَرُوْا	اس وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿106﴾	اور انہوں نے میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق بنایا ﴿106﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اَعْيُنُهُمْ: عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
- فِيْ: فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- ذِكْرِيْ: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذکور۔
- وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- يَسْتَطِيْعُوْنَ: استطاعت، حسب استطاعت۔
- فَحَسِبَ: حسب عادت، حسب حال۔
- كَفَرُوْٓا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
- عِبَادِيْ: عبد، عبودیت، عابد۔
- مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
- يَّتَّخِذُوْا: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- اَوْلِيَآءَ: ولی، اولیائے کرام، ولایت۔
- قُلْ: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- نُنَبِّئُكُمْ: نبی، نبوت، انبیائے کرام۔
- بِالْاَخْسَرِيْنَ: خسارہ، خائب وخاسر۔
- اَعْمَالًا: عمل، اعمال صالحہ، عامل، معمول۔
- ضَلَّ: ضلالت وگمراہی۔
- سَعْيُهُمْ: سعی کرنا، سعی لاحاصل۔
- يُحْسِنُوْنَ: احسان، محسن، اعمال حسنہ۔
- صُنْعًا: صنعت وتجارت، صنعتی شہر۔
- كَفَرُوْا: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
- لِقَآئِهٖ: ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
- اَعْمَالُهُمْ: عمل، اعمال صالحہ، عامل، معمول۔
- فَلَا: لاتعداد، لاعلاج، لاعلم، لامحدود۔
- نُقِيْمُ: قائم، قیام، مقیم، قیامت۔
- يَوْمَ: یوم، ایام، یوم آخرت۔
- وَزْنًا: وزن، میزان، وزنی، موزون۔
- جَزَآؤُهُمْ: جزاوسزا، جزاک اللہ۔
- اتَّخَذُوْٓا: اخذ، ماخوذ، مواخذہ، ماخذ۔
- رُسُلِيْ: رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
- هُزُوًا: استہزا۔

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
بے شک	(وہ لوگ) جو	سب ایمان لائے	اور	اُنھوں نے عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ [1]	كَانَتْ [1]	لَهُمْ [2]	جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ [1]	نُزُلًا (107) لا
نیک	ہونگے	ان کے لیے	فردوس کے باغات	بطور مہمانی
خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	لَا يَبْغُوْنَ [3]	عَنْهَا	حِوَلًا (108)
سب ہمیشہ رہنے والے	اس میں	نہیں وہ سب چاہیں گے	اس سے	جگہ بدلنا
قُلْ [4]	لَّوْ	كَانَ	الْبَحْرُ	مِدَادًا
آپ کہ دیجیے	اگر	ہو (جائے)	سمندر (کا پانی)	روشنائی
لِّكَلِمٰتِ [1][5]	رَبِّيْ [6]	لَنَفِدَ [7]	الْبَحْرُ	قَبْلَ
باتوں (کو لکھنے) کے لیے	میرے رب کی	(تو) یقیناً ختم ہو جائے	سمندر	(اس سے) پہلے
اَنْ	تَنْفَدَ	كَلِمٰتُ [1]	رَبِّيْ [6]	وَلَوْ
کہ	ختم ہوں	باتیں	میرے رب کی	اور اگرچہ
جِئْنَا [8]	بِمِثْلِهٖ	مَدَدًا (109)	قُلْ [4]	اِنَّمَا [9]
ہم لے آئیں	اس کی مثل	مدد کے طور پر	آپ کہہ دیجیے	یقیناً
اَنَا	بَشَرٌ [10]	مِّثْلُكُمْ	يُوْحٰٓى [11]	اِلَيَّ [12]
میں	ایک انسان (ہوں)	تمہاری (ہی) طرح	وحی کی جاتی ہے	میری طرف
اَنَّمَآ [9]	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج	فَمَنْ	
کہ بلاشبہ صرف	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	پس جو	
كَانَ	يَرْجُوْا [13]	لِقَآءَ	رَبِّهٖ	
ہو	وہ اُمید رکھتا	ملاقات کی	اپنے رب (سے)	
فَلْيَعْمَلْ [14]	عَمَلًا	صَالِحًا	وَّلَا	
تو چاہیے کہ وہ عمل کرے	عمل	نیک	اور نہ	
يُشْرِكْ	بِعِبَادَةِ [15]	رَبِّهٖٓ	اَحَدًا (110) ع 10	
وہ شریک بنائے	عبادت میں	اپنے رب کی	کسی ایک کو	

ع 12 9 3

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ات اسم کے آخر میں جمع مؤنث کی اور تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے

[3] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[4] قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

[5] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[6] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[7] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[8] جِئْنَا کا ترجمہ ہم آئے ہے اگر اس کے بعد بِ ہو تو ترجمہ ہم لائے ہوتا ہے۔

[9] اِنَّ یا اَنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[11] یُوْحٰی دراصل یُوْحَیُ تھا علامت یٗ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] اِلَيَّ دراصل اِلٰی + یَ کا مجموعہ ہے، اسی "یَ" کا ترجمہ میری کیا گیا ہے۔

[13] يَرْجُوْا کے آخر میں "وا" جمع کے لیے نہیں بلکہ یہ اصل لفظ کا حصہ ہے اور "ا" قرآنی کتابت میں زائد لکھا ہوا ہے۔

[14] وَ یا فَ کے بعد "لْ" کا ترجمہ چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[15] یہاں بِ کا ترجمہ میں ضرورتاً کیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بے شک وہ (لوگ) جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور انہوں نے نیک عمل کیے
كَانَتْ لَهُمْ	ان کے لیے ہوں گے
جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿107﴾	فردوس کے باغات بطور مہمانی۔ ﴿107﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	(وہ) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿108﴾	وہ اس سے جگہ بدلنا نہیں چاہیں گے۔ ﴿108﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا	آپ کہہ دیجیے اگر سمندر (کا پانی) روشنائی ہو جائے
لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ	میرے رب کی باتوں (کو لکھنے) کے لیے
لَنَفِدَ الْبَحْرُ	(تو) یقیناً سمندر ختم ہو جائے
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ	اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں
وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ	اور اگرچہ ہم اس کی مثل (اور سمندر یا روشنائی) لے آئیں
مَدَدًا ﴿109﴾ قُلْ	مدد کے طور پر۔ ﴿109﴾ آپ کہہ دیجیے
اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	یقیناً میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں
يُوْحٰٓى اِلَيَّ	میری طرف وحی کی جاتی ہے
اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	کہ بلاشبہ تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ	پس جو (شخص) اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا	تو چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے
وَّلَا يُشْرِكْ	اور نہ وہ شریک بنائے
بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ	اپنے رب کی عبادت میں
اَحَدًا ﴿110﴾ ع	کسی ایک کو۔ ﴿110﴾

ع 12 9 3

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اٰمَنُوْا : ایمان، مؤمن، امن۔
- وَ : لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
- عَمِلُوا : عمل، اعمال، معمول۔
- الصّٰلِحٰتِ: صالح، صلاحیت، اعمال صالحہ۔
- جَنّٰتُ : جنت الفردوس، جنت البقیع۔
- خٰلِدِيْنَ : خالد، خلد بریں۔
- فِيْهَا : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاجواب۔
- حِوَلًا : تحویل قبلہ۔
- قُلْ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- الْبَحْرُ : بحر قلزم، بحر الکاہل، بحر ہند۔
- لِّكَلِمٰتِ : کلمہ، کلمات، کلام۔
- قَبْلَ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
- بِمِثْلِهٖ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
- مَدَدًا : مدد، امداد، مدد گار، ممد ومعاون۔
- بَشَرٌ : بشر، بشریت، بشری تقاضا۔
- مِّثْلُكُمْ : مثل، مثال، امثلہ۔
- يُوْحٰٓى : وحی، وحی متلو، وحی جلی وخفی۔
- اِلَيَّ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- اِلٰهُكُمْ : الٰہ، الوہیت، الٰہ العالمین۔
- وَّاحِدٌ : احد، توحید، موحّد، وحدانیت۔
- يَرْجُوْا : امید ورجا، بیم ورجا، رجائیت۔
- لِقَآءَ : ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
- فَلْيَعْمَلْ : عمل، اعمال صالحہ، اعمال سیّئہ۔
- صَالِحًا : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- لَا : لامحدود، لاعلم، لاجواب، لاریب۔
- يُشْرِكْ : شرک، شریک، مشرک، شراکت۔
- بِعِبَادَةِ : عابد، عبادت، معبود۔
- رَبِّهٖٓ : رب، ربوبیت، مربی۔
- اَحَدًا : احد، توحید، موحد، وحدانیت۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

اٰيَاتُهَا: 98 | 19 سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ 44 | رُكُوْعَاتُهَا: 6

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ (1) قف [1]	ذِكْرُ	رَحْمَتِ رَبِّكَ [2]	عَبْدَهٗ [3]	زَكَرِيَّا (2) ج
كٓهٰيٰعٓصٓ	ذکر ہے	آپ کے رب کی رحمت کا	اپنے بندے	زکریا (پر)

اِذْ	نَادٰى	رَبَّهٗ [3]	نِدَآءً خَفِيًّا (3)	قَالَ	رَبِّ [4]
جب	اس نے پکارا	اپنے رب کو	آہستہ آواز سے پکارنا	کہا	(اے میرے) رب

اِنِّىْ	وَهَنَ	الْعَظْمُ [5]	مِنِّىْ	وَاشْتَعَلَ	الرَّاْسُ [5]
بیشک میں	کمزور ہوگئیں	ہڈیاں	مجھ سے (میری)	اور شعلے مارنے لگا	(میرا) سر

شَيْبًا	وَّلَمْ	اَكُنْۢ [6]	بِدُعَآئِكَ	رَبِّ [4]	شَقِيًّا (4)
بڑھاپے سے	اور نہیں	میں ہوا	تجھے پکارنے پر	(اے میرے) رب	(کبھی) محروم

وَاِنِّىْ	خِفْتُ [7]	الْمَوَالِىَ	مِنْ وَّرَآءِىْ [8]	وَكَانَتِ
اور بیشک میں	میں ڈرتا ہوں	اپنے قرابت داروں سے	اپنے پیچھے	اور ہے

امْرَاَتِىْ	عَاقِرًا	فَهَبْ	لِىْ	مِنْ لَّدُنْكَ	وَلِيًّا (5) لا [10] [9]
میری بیوی	بانجھ	پس تو عطا کر	مجھ کو	اپنی طرف سے	ایک وارث

يَّرِثُنِىْ [11]	وَ	يَرِثُ	مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ [12] صلے	وَ	اجْعَلْهُ
وہ وارث بنے میرا	اور	وہ وارث بنے	آلِ یعقوب کا	اور	بنا دے اسے

رَبِّ [4]	رَضِيًّا (6)	يٰزَكَرِيَّآ	اِنَّا [13]	نُبَشِّرُكَ	بِغُلٰمِ [14]
(اے میرے) رب	پسندیدہ	اے زکریا!	بیشک ہم	ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے	ایک لڑکے کی

اسْمُهٗ [3]	يَحْيٰى لا [15]	لَمْ	نَجْعَلْ [6]	لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ [8]	سَمِيًّا (7) [11]
اس کا نام	یحییٰ (ہے)	نہیں	ہم نے بنایا	اس کا	(اس سے) پہلے	کوئی ہم نام

قَالَ	رَبِّ [4]	اَنّٰى	يَكُوْنُ [16]	لِىْ	غُلٰمٌ [10]	وَّكَانَتِ [17]
کہا	(اے میرے) رب	کیسے	ہوگا	میرے لیے	کوئی لڑکا	جبکہ ہے

امْرَاَتِىْ	عَاقِرًا	وَّقَدْ	بَلَغْتُ	مِنَ الْكِبَرِ	عِتِيًّا (8)
میری بیوی	بانجھ	اور یقیناً	میں پہنچ چکا ہوں	بڑھاپے سے	انتہا کو

[1] یہ حروف مقطعات میں سے ہے اور اس کا معنی و مفہوم اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

[2] رَحْمَتِ دراصل رَحْمَةِ تھا قرآنی کتابت میں اسے کبھی اسی طرح بھی لکھا جاتا ہے۔

[3] ہٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[4] یہ دراصل یَارَبِّیْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے حذف ہیں

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[6] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[7] خِفْتُ فعل ماضی ہے، ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا گیا ہے۔

[8] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[9] وَلِیّ کا معنٰی دوست، مدد گار، حمایتی اور کارساز ہوتا ہے، یہاں وارث (فرزند) مراد ہے جو مسندِ وعظ و نصیحت کا وارث ہو۔

[10] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[11] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے

[12] یہاں مِنْ کا ترجمہ ضرورتاً کا کیا گیا ہے۔

[13] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

[14] یہاں اگلے لفظ سے ملانے کے لیے ڈبل حرکت کی بجائے ایک حرکت دے کر نِ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

[15] سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی دو فضیلتیں بیان ہوئی ہیں، اللہ نے اُن کا نام خود رکھا ہے اور اس سے قبل کوئی ان کا ہم نام نہ تھا۔

[16] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[17] وَ کا ترجمہ کبھی جبکہ بھی ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اٰيَاتُهَا: 98 — 19 سُوۡرَةُ مَرۡيَمَ مَكِّيَّةٌ 44 — رُكُوۡعَاتُهَا: 6

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿1﴾ ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ	كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿1﴾ (یہ) آپکے رب کی رحمت کا ذکر ہے
عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿2﴾	اپنے بندے زکریا پر۔ ﴿2﴾
اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿3﴾	جب اس نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا ﴿3﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّيۡ	اس نے کہا اے میرے رب بیشک میں ہوں (کہ)
وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّيۡ	میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں
وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا	اور (میرا) سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا
وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿4﴾	اور میرے رب میں تجھے پکارنے پر کبھی محروم نہیں ہوا ﴿4﴾
وَاِنِّيۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِيَ مِنۡ وَّرَآءِيۡ	اور بیشک میں اپنے پیچھے قرابت داروں سے ڈرتا ہوں
وَكَانَتِ امۡرَاَتِيۡ عَاقِرًا	اور میری بیوی بانجھ ہے
فَهَبۡ لِيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ﴿5﴾	پس مجھے اپنی طرف سے ایک وارث عطا کر۔ ﴿5﴾
يَّرِثُنِيۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ	(جو) میرا وارث بنے اور آلِ یعقوب کا وارث بنے
وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿6﴾	اور اے میرے رب اسے پسندیدہ بنادے۔ ﴿6﴾
يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِۨ	اے زکریا بیشک ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں
اسۡمُهٗ يَحۡيٰى	(کہ) جس کا نام یحیٰی ہے
لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ﴿7﴾	ہم نے اس سے پہلے اسکا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ ﴿7﴾
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلٰمٌ	(زکریا نے) کہا اے میرے رب میرے لیے لڑکا کیسے ہوگا
وَّكَانَتِ امۡرَاَتِيۡ عَاقِرًا	جبکہ میری بیوی بانجھ ہے
وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ﴿8﴾	اور یقیناً میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ ﴿8﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

ذِكۡرُ	ذکر، اذکار، تذکرہ، مذکور۔
رَحۡمَتِ	رحمت، رحم، مرحوم۔
رَبِّكَ	رب، ربوبیت، رب العالمین۔
عَبۡدَهٗ	عبد، عابد، معبود، عبادت۔
نَادٰى	ندا، منادی، ندائے ملت۔
رَبَّهٗ	رب، ربوبیت، رب العالمین۔
نِدَآءً	ندا، منادی، ندائے ملت۔
خَفِيًّا	خفیہ، مخفی، اخفاء۔
قَالَ	قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
مِنِّيۡ	منجانب، من حیث القوم۔
وَ	لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
اشۡتَعَلَ	اشتعال انگیز، مشتعل افراد، شعلہ۔
الرَّاۡسُ	راس المال، رئیس۔
بِدُعَآئِكَ	دعا، دعوت، مدعو، الداعی الی الخیر۔
خِفۡتُ	خوف، خائف، خوف وہراس۔
وَّرَآءِيۡ	ماورائے عدالت، ماورائے آئین۔
فَهَبۡ	ہبہ کرنا، وہبی۔
وَلِيًّا	ولی، اولیائے کرام، ولایت۔
يَّرِثُنِيۡ	وارث، وراثت، ورثا، ورثہ، موروثی۔
وَ	لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
يَرِثُ	وارث، وراثت، ورثا، ورثہ، موروثی۔
اٰلِ	آل واولاد، آل رسول۔
رَضِيًّا	راضی، رضا، مرضی، رضائے الٰہی۔
نُبَشِّرُكَ	بشارت، مبشر، بشیر۔
اسۡمُهٗ	اسم، اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
قَبۡلُ	قبل از وقت، قبل الکلام۔
سَمِيًّا	اسم، اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
قَالَ	قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
بَلَغۡتُ	بالغ، بلوغت، ذرائع ابلاغ۔
الۡكِبَرِ	کبر، کبار، کبر سنی، اکبر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَ	كَذٰلِكَ ج [1][2]	قَالَ	رَبُّكَ [3]	هُوَ	عَلَيَّ [4]
کہا	اسی طرح (ہوگا)	کہا (ہے)	تیرے رب نے	وہ	مجھ پر
هَيِّنٌ	وَّقَدْ	خَلَقْتُكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ [5]	لَمْ تَكُ [6]
آسان ہے	اور یقیناً	میں پیدا کر چکا ہوں تجھے	(اس) سے قبل	جبکہ	نہیں تھا تو
شَيْـًٔا (9) [7]	قَالَ	رَبِّ [8]	اجْعَلْ	لِّيْٓ	اٰيَةً ط [7][9]
کوئی چیز	کہا	(اے میرے) رب	مقرر فرما	میرے لیے	کوئی نشانی
قَالَ	اٰيَتُكَ [3]	اَلَّا [10]	تُكَلِّمَ	النَّاسَ [11]	ثَلٰثَ
فرمایا	تیری نشانی	(یہ ہے) کہ نہیں	تو بات کر سکے گا	لوگوں سے	تین
لَيَالٍ	سَوِيًّا (10)	فَخَرَجَ [12]	عَلٰى قَوْمِهٖ	مِنَ الْمِحْرَابِ [13]	
راتیں	تندرست ہوتے ہوئے	پھر وہ نکلا	اپنی قوم پر	حجرے سے	
فَاَوْحٰٓى [12]	اِلَيْهِمْ	اَنْ	سَبِّحُوْا	بُكْرَةً [9]	وَّ
تو اس نے اشارہ کیا	ان کی طرف	یہ کہ	تم سب تسبیح بیان کرو	صبح	اور
عَشِيًّا (11)	يٰيَحْيٰى	خُذِ الْكِتٰبَ	بِقُوَّةٍ ط [9][14]	وَ	اٰتَيْنٰهُ
شام	اے یحییٰ!	پکڑے رہو کتاب	قوت کے ساتھ	اور	ہم نے عطا کی اسے
الْحُكْمَ	صَبِيًّا (12) لا	وَّ	حَنَانًا	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
دانائی	بچپن (میں)	اور	شفقت	اپنی طرف سے	اور
زَكٰوةً ط [9]					
پاکیزگی					
وَ	كَانَ	تَقِيًّا (13) لا	وَّ	بَرًّا	بِوَالِدَيْهِ [14]
اور	وہ تھا	نہایت پرہیزگار	اور	نیک سلوک کرنے والا	اپنے والدین کے ساتھ
وَلَمْ	يَكُنْ	جَبَّارًا	عَصِيًّا (14)	وَ	سَلٰمٌ
اور نہ	وہ تھا	سرکش	نافرمان	اور	سلام
عَلَيْهِ					
اس پر					
يَوْمَ	وُلِدَ [15]	وَ	يَوْمَ	يَمُوْتُ	وَ
(جس) دن	وہ جنا گیا	اور	(جس) دن	وہ فوت ہوگا	اور
يَوْمَ					
(جس) دن					
يُبْعَثُ [16]	حَيًّا (15) ع	وَاذْكُرْ	فِى الْكِتٰبِ	مَرْيَمَ	
وہ اٹھایا جائے گا	زندہ کر کے	اور ذکر کیجیے	کتاب میں	مریم کا	

وقف لازم — ع 1 15 4

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

[2] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[3] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[4] عَلَيَّ دراصل عَلٰى + ىْ کا مجموعہ ہے۔

[5] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[6] لَمْ تَكُ دراصل لَمْ تَكُنْ تھا، تخفیف کے لیے یہاں ن کو حذف کیا گیا ہے۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[8] یہ دراصل يَارَبِّىْ تھا، شروع سے يَا اور آخر سے ىْ تخفیف کے لیے محذوف ہیں۔

[9] ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

[11] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[12] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[13] محراب سے مراد نماز کی جگہ یعنی جس میں وہ عبادت کیا کرتے تھے، کیونکہ بنی اسرائیل کی مساجد کو محاریب کہا جاتا تھا۔

[14] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[15] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[16] يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ	کہا اسی طرح ہوگا
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ	تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے
وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ	اور یقیناً میں تجھے اس سے پہلے پیدا کر چکا ہوں
وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿9﴾ قَالَ	جبکہ تو کوئی چیز نہیں تھا۔ ﴿9﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا
رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ	اے میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما دیجیے
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ	فرمایا تیری نشانی (یہ ہے) کہ تو لوگوں سے بات نہیں کر سکے گا
ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿10﴾	تین (دن) رات تک تندرست ہوتے ہوئے۔ ﴿10﴾
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ	پھر وہ اپنی قوم پر حجرے سے نکلا (اور بات نہ کر سکا)
فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ	تو اس نے ان کی طرف اشارہ کیا
اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿11﴾	یہ کہ تم صبح اور شام (اللہ کی) تسبیح بیان کرو۔ ﴿11﴾
يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ	اے یحییٰ! (ہماری) کتاب قوت کیساتھ پکڑے رہو
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿12﴾	اور ہم نے اسے بچپن ہی میں دانائی عطا کی۔ ﴿12﴾
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ	اور (ہم نے) اپنی طرف سے شفقت اور پاکیزگی (دی تھی)
وَكَانَ تَقِيًّا ﴿13﴾	اور وہ نہایت پرہیز گار تھا۔ ﴿13﴾
وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ	اور اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا تھا
وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿14﴾	اور وہ سرکش (اور) نافرمان نہ تھا۔ ﴿14﴾
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ	اور اُس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا
وَيَوْمَ يَمُوْتُ	اور جس دن وہ فوت ہو گا
وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿15﴾	اور جس دن وہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا۔ ﴿15﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ	اور کتاب میں مریم کا (بھی) ذکر کیجیے

ع 15 1/4 — وقف لازم

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- كَذٰلِكَ : کماحقہ، کالعدم۔
- عَلَيَّ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- خَلَقْتُكَ : خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔
- شَيْـًٔا : شے، اشیا، اشیائے صرف۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- اٰيَةً : آیات قرآنی، آیات بینات۔
- تُكَلِّمَ : کلام، متکلم، انداز تکلم، ہم کلام۔
- النَّاسَ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- ثَلٰثَ : ثلث، مثلث، ثالث مقرر کرنا۔
- لَيَالٍ : لیل و نہار، لیلۃ القدر۔
- فَخَرَجَ : خارج، خروج، اخراج، وزیر خارجہ۔
- قَوْمِهٖ : قوم، اقوام، قومیت۔
- الْمِحْرَابِ : محراب و منبر، مسجد و محراب۔
- فَاَوْحٰى : وحی متلو، وحی جلی و خفی۔
- سَبِّحُوْا : تسبیح، تسبیحات۔
- عَشِيًّا : نماز عشاء، عشائیہ۔
- خُذِ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- الْحُكْمَ : حکم، حاکم، حکمت۔
- تَقِيًّا : تقویٰ، متقی۔
- بَرًّا : بِرّ، برّ الوالدین، ابرار۔
- جَبَّارًا : جبر، جابر، جبّار، جابرانہ۔
- عَصِيًّا : معصیت، عصیاں۔
- وُلِدَ : یوم ولادت، ولد، اولاد، مولود۔
- يَمُوْتُ : موت و حیات، سماع موتیٰ، میت۔
- يُبْعَثُ : بعثت، مبعوث۔
- حَيًّا : حیات، احیائے سنت۔
- اذْكُرْ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذکور۔
- فِي : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- الْكِتٰبِ : کتاب، کتب، مکتوب۔

اِذِ [1]	انْتَبَذَتْ [2]	مِنْ اَهْلِهَا	مَكَانًا [3]	شَرْقِيًّا (16)
جب	وہ الگ ہوئی	اپنے گھر والوں سے	ایک جگہ (میں)	مشرق کی جانب

فَاتَّخَذَتْ	مِنْ دُوْنِهِمْ	حِجَابًا [3]	فَاَرْسَلْنَآ [4]	اِلَيْهَا
پھر اس نے بنالیا	ان سے ایک طرف ہوکر	ایک پردہ	پھر ہم نے بھیجا	اس کی طرف

رُوْحَنَا [5]	فَتَمَثَّلَ [6]	لَهَا [7]	بَشَرًا [3]	سَوِيًّا (17)	قَالَتْ [2]
اپنی روح کو	تو اس نے شکل اختیار کی	اس کے لیے	ایک انسان کی	کامل	(مریم نے) کہا

اِنِّيْٓ	اَعُوْذُ	بِالرَّحْمٰنِ [8]	مِنْكَ	اِنْ	كُنْتَ
بیشک میں	میں پناہ چاہتی ہوں	رحمان کی	تجھ سے	اگر	ہے تو

تَقِيًّا (18) [3]	قَالَ	اِنَّمَآ [9]	اَنَا	رَسُوْلُ	رَبِّكِ
کوئی ڈر رکھنے والا	کہا	بیشک صرف	میں (ہوں)	بھیجا ہوا	تیرے رب کا

لِاَهَبَ	لَكِ	غُلٰمًا [3]	زَكِيًّا (19)	قَالَتْ [2]	اَنّٰى
تاکہ میں عطا کروں	تجھ کو	ایک لڑکا	پاکیزہ	(مریم نے) کہا	کیسے

يَكُوْنُ	لِيْ	غُلٰمٌ [3]	وَّ [10]	لَمْ يَمْسَسْنِيْ [11]
وہ ہوگا	میرے لیے	کوئی لڑکا	جبکہ	نہیں چھوا مجھے

الربع

بَشَرٌ [3]	وَّ	لَمْ	اَكُ [12]	بَغِيًّا (20)	قَالَ
کسی انسان نے	اور	نہیں	ہوں میں	بدکار	(فرشتے نے) کہا

كَذٰلِكِ [13][14]	قَالَ	رَبُّكِ	هُوَ	عَلَيَّ [15]	هَيِّنٌ	وَ
اسی طرح (ہی ہوگا)	کہا ہے	تیرے رب نے	وہ	مجھ پر	آسان (ہے)	اور

لِنَجْعَلَهٗٓ	اٰيَةً [3]	لِّلنَّاسِ	وَ	رَحْمَةً	مِّنَّا
تاکہ ہم بنادیں اسے	ایک نشانی	لوگوں کے لیے	اور	رحمت	اپنی طرف سے

وَكَانَ	اَمْرًا مَّقْضِيًّا (21)	فَحَمَلَتْهُ [2]	فَانْتَبَذَتْ [2]	بِهٖ [8]
اور ہے	(یہ) معاملہ طے شدہ	تو وہ حاملہ ہوگئی اس سے	پھر وہ الگ ہوگئی	اس کے ساتھ

مَكَانًا [3]	قَصِيًّا (22)	فَاَجَآءَهَا	الْمَخَاضُ	اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ
ایک جگہ (میں)	دور	پھر لے آیا اسے	دردِ زہ	کھجور کے تنے کی طرف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یہ دراصل اِذْ ہے اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں۔

2 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

4 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

5 یہاں روح سے مراد سیدنا جبرائیل علیہ السلام ہیں جیسا کہ سورۃ الشعرآء 193 اور سورۃ القدر میں روح کا لفظ آیا ہے، اگرچہ ہر روح کا مالک اللہ ہی ہے مگر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو خاص طور پر اپنا قرار دینے میں ان کی شان کی بلندی کا اظہار ہے۔

6 علامت "تَ" اور شد میں عموماً کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

7 یعنی سیدہ مریم کے سامنے۔

8 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

9 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں عموماً صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

10 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

11 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

12 لَمْ اَكُ دراصل لَمْ اَكُنْ تھا، تخفیف کے لیے یہاں ن کو حذف کیا گیا ہے۔

13 "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

14 ذٰلِكَ سے جن کے لیے اشارہ کیا جارہا ہو وہ مونث ہو تو یہ ذٰلِكَ سے ذٰلِكِ ہو جاتا ہے۔

15 عَلَيَّ دراصل عَلٰى + يْ کا مجموعہ ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا	جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوئی
مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿16﴾	مشرق کی جانب ایک جگہ میں۔ ﴿16﴾
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا	پھر اس نے ان کی طرف سے ایک پردہ بنالیا
فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا	پھر ہم نے اس کی طرف اپنی روح (فرشتے) کو بھیجا
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾	تو اس نے اسکے سامنے ایک کامل انسان کی شکل اختیار کی ﴿17﴾
قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ	(مریم نے) کہا بیشک میں رحمان کی پناہ چاہتی ہوں
مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿18﴾	تجھ سے اگر تو کوئی ڈر رکھنے والا ہے۔ ﴿18﴾
قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ	(فرشتے نے) کہا بیشک میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾	تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ ﴿19﴾
قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ	(مریم نے) کہا میرے ہاں کوئی لڑکا کیسے ہوگا
وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ	جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں
الربع وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿20﴾	اور میں بدکار (بھی) نہیں ہوں۔ ﴿20﴾
قَالَ كَذٰلِكِ	(فرشتے نے) کہا اسی طرح ہی ہوگا (کہ تو بچہ جنے گی)
قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ	تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھ پر آسان ہے،
وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ	اور تاکہ ہم لوگوں کے لیے اسے ایک نشانی بنادیں
وَرَحْمَةً مِّنَّا	اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں)
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿21﴾	اور (یہ) معاملہ طے شدہ ہے۔ ﴿21﴾
فَحَمَلَتْهُ	تو وہ اس (بچے) سے حاملہ ہوگئی
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿22﴾	پھر وہ اس کیساتھ ایک دور جگہ میں الگ ہوگئی۔ ﴿22﴾
فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ	پھر اُسے دردِزہ کھجور کے تنے کی طرف لے آیا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- اَهْلِهَا : اہل و عیال، اہلیہ۔
- مَكَانًا : کون و مکان، مکانات۔
- فَاتَّخَذَتْ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- حِجَابًا : حجاب، محجوب۔
- فَاَرْسَلْنَآ : رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
- رُوْحَنَا : روح، ارواح، روحانیت۔
- فَتَمَثَّلَ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
- بَشَرًا : بشر، بشری تقاضا، نور و بشر۔
- قَالَتْ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- اَعُوْذُ : تعوذ، تعویز، معوذتین۔
- مِنْكَ : منجانب، من حیث القوم۔
- تَقِيًّا : تقویٰ، متقی۔
- رَسُوْلُ : رسول، رسالت، مرسل۔
- لِاَهَبَ : ہبہ کرنا، وہبی۔
- زَكِيًّا : تزکیہ نفس، زکوٰۃ۔
- يَمْسَسْنِيْ : مس، مساس۔
- بَغِيًّا : باغی، بغاوت، باغیانہ رویہ۔
- كَذٰلِكِ : کماحقہ، کالعدم۔
- عَلَيَّ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- اٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
- لِلنَّاسِ : لہٰذا، الحمد للہ۔
- لِّلنَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- رَحْمَةً : رحمت، رحم، مرحوم۔
- اَمْرًا : امر ربی، آمر، مامور، امارت۔
- مَّقْضِيًّا : قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
- فَحَمَلَتْهُ : حمل، محمول، حاملہ عورت۔
- مَكَانًا : کون و مکان، مکانات۔
- اِلٰى : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
- النَّخْلَةِ : نخل، نخلستان۔

قَالَتْ [1]	يٰلَيْتَنِيْ	مِتُّ	قَبْلَ هٰذَا	وَ	كُنْتُ
(مریم نے) کہا	اے کاش کہ میں	میں مرجاتی	اس سے پہلے	اور	میں ہو جاتی

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝23	فَنَادٰىهَا [2]	مِنْ تَحْتِهَآ [2]	اَلَّا [3]	تَحْزَنِيْ [1][4]
بھولی بسری (بے نام ونشان)	پھر اسے (فرشتے نے) پکارا	اس کے نیچے سے	کہ نہ	تو غم کر

قَدْ جَعَلَ	رَبُّكِ [5]	تَحْتَكِ [5]	سَرِيًّا ۝24 [6]	وَهُزِّيْٓ	اِلَيْكِ [4]
یقیناً کر دیا ہے	تیرے رب نے	تیرے نیچے	ایک چشمہ	اور تو ہلا	اپنی طرف

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ [7][1]	تُسٰقِطْ [1]	عَلَيْكِ	رُطَبًا [6]	جَنِيًّا ۝25 ز
کھجور کے تنے کو	وہ گرائے گی	تجھ پر	کچھ پکی ہوئی کھجوریں	تازہ

فَكُلِيْ [4]	وَاشْرَبِيْ [4]	وَقَرِّيْ [4]	عَيْنًا ج	فَاِمَّا [8]
پس تو کھا	اور تو پی	اور تو ٹھنڈی کر	(اپنی) آنکھ	پھر اگر

تَرَيِنَّ [9]	مِنَ الْبَشَرِ	اَحَدًا لا [6]	فَقُوْلِيْٓ [4]	اِنِّيْ
تو ضرور دیکھے	آدمیوں میں سے	کسی ایک کو	تو کہہ دے	بیشک میں

نَذَرْتُ	لِلرَّحْمٰنِ	صَوْمًا	فَلَنْ [10]	اُكَلِّمَ	الْيَوْمَ
میں نے نذر مانی ہے	رحمان کے لیے	روزے کی	سو ہرگز نہیں	میں بات کروں گی	آج

اِنْسِيًّا ۝26 ج [6]	فَاَتَتْ [1]	بِهٖ [7]	قَوْمَهَا [2]	تَحْمِلُهٗ ط [1]
کسی انسان سے	پھر لے کر آئی	اس کو	اپنی قوم کے پاس	وہ اُٹھائے ہوئے تھی اُسے

قَالُوْا	يٰمَرْيَمُ	لَقَدْ [11]	جِئْتِ	شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝27
اُنھوں نے کہا	اے مریم!	بلاشبہ یقیناً	تو آئی ہے	بہت بُرے کام (پر)

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ [12]	مَا [13]	كَانَ [14]	اَبُوْكِ [5]	امْرَاَ سَوْءٍ	وَّمَا [13]
اے ہارون کی بہن!	نہیں	تھا	تیرا باپ	بُرا آدمی	اور نہیں

كَانَتْ [1]	اُمُّكِ [5]	بَغِيًّا ۝28 ج	فَاَشَارَتْ [1]	اِلَيْهِ ط	قَالُوْا
تھی	تیری ماں	بدکار	تو اس نے اشارہ کیا	اس کی طرف	وہ سب کہنے لگے

كَيْفَ	نُكَلِّمُ	مَنْ	كَانَ [14]	فِي الْمَهْدِ	صَبِيًّا ۝29
کیسے	ہم کلام کریں	جو	ہے	(ابھی) گود میں	بچہ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

☐ تْ، تَ اور ةَ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

2 هَا واحد مؤنث کی علامت ہے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے اور اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

3 اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

4 آخر میں یْ واحد مؤنث کی علامت ہے الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 كِ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

6 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک، کوئی، کچھ کیا جاتا ہے۔

7 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

8 اِمَّا دراصل اِنْ + مَا کا مجموعہ ہے اور یہاں مَا زائد ہے۔

9 نَّ فعل کے آخر میں تاکید کی علامت ہے اسی لیے ترجمہ ضرور کیا گیا ہے۔

10 فعل سے پہلے اگر لَنْ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی ہوتی ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

11 لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

12 یہاں ہارون سے مراد سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ انکا زمانہ بہت پہلے کا ہے یا تو سیدہ مریم کے کسی بھائی کا نام تھا یا پھر حضرت ہارون کی نیکی سے تشبیہ کے طور پر اخت ہارون کہا گیا ہے۔

13 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

14 كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا	(مریم نے) کہا اے کاش کہ میں اس سے پہلے مر جاتی
وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿23﴾	اور میں بھولی بسری ہو جاتی (کوئی میرا ذکر نہ کرتا)۔ ﴿23﴾
فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ	پھر (فرشتے نے) اسے اس کے نیچے سے پکارا
اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ	کہ تو غم نہ کر یقیناً تیرے رب نے (جاری) کر دیا ہے
تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿24﴾	تیرے نیچے ایک چشمہ۔ ﴿24﴾
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ	اور تو کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا
تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿25﴾	وہ تجھ پر پکی تازہ کھجوریں گرائے گی۔ ﴿25﴾
فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ج	تو تو کھا اور پی اور (اپنی) آنکھ ٹھنڈی کر
فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا لا	پھر اگر تو ضرور دیکھے آدمیوں میں سے کسی ایک کو
فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا	تو کہہ بیشک میں نے رحمان کیلیے روزے کی نذر مانی ہے
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿26﴾ ج	سو آج میں کسی انسان سے ہرگز بات نہیں کرونگی۔ ﴿26﴾
فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط	پھر وہ اسکو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس لے کر آئی
قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ	انہوں نے کہا اے مریم! بلاشبہ یقیناً
جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿27﴾ ج	تو نے بہت برا کام کیا ہے۔ ﴿27﴾
يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ	اے ہارون کی بہن!
مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ	تیرا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا
وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿28﴾ صلے	اور نہ تیری ماں کوئی بدکار تھی۔ ﴿28﴾
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ط	تو اس نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا
قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ	وہ کہنے لگے ہم (اس سے) کیسے کلام کریں
مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿29﴾	جو (ابھی) گود میں بچہ ہے۔ ﴿29﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِتُّ : میت، اموات، موت وحیات۔
قَبْلَ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
هٰذَا : مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا، الہٰذا۔
نَسْيًا : نسیان، نسیاً منسیاً۔
فَنَادٰىهَا : ندا، منادی، ندائے ملت۔
تَحْتِهَا : ماتحت، تحت الثریٰ، تحت الشعور۔
تَحْزَنِيْ : حزن وملال، عام الحزن۔
وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
النَّخْلَةِ : نخل، نخلستان۔
تُسٰقِطْ : ساقط، سقوط ڈھاکہ، اسقاط حمل۔
رُطَبًا : رطب ویابس، رطب اللسان۔
فَكُلِيْ : اکل وشرب، ماکولات ومشروبات۔
اشْرَبِيْ : شربت، مشروب، اکل وشرب۔
عَيْنًا : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
تَرَيِنَّ : رؤیت ہلال، رؤیت باری تعالیٰ۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم، من وعن
الْبَشَرِ : بشر، بشریت، سید البشر۔
اَحَدًا : واحد، احد، توحید، موحّد، وحدانیت۔
فَقُوْلِيْ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
نَذَرْتُ : نذر ماننا، نذر ونیاز۔
صَوْمًا : صوم، صیام، ماہ صیام، صوم وصلوٰۃ۔
اُكَلِّمَ : کلام، متکلم، انداز تکلم۔
الْيَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
اِنْسِيًّا : انسان، انسانیت، جن وانس۔
تَحْمِلُهٗ : حمل، حامل رقعہ ہذا، حاملہ۔
سَوْءٍ : علماء سوء، اعمال سیّئہ، ظن سوء۔
فَاَشَارَتْ : اشارہ کرنا، اشارے سے سمجھانا۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
نُكَلِّمُ : کلام، متکلم، انداز تکلم۔
فِيْ : فی الفور، فی الحال، فی سبیل اللہ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَ [1]	اِنِّيْ	عَبْدُ اللّٰهِ ۣ	اٰتٰنِيَ [2]	الْكِتٰبَ [3]	وَ
کہا	بیشک میں	اللہ کا بندہ (ہوں)	اس نے دی ہے مجھے	کتاب	اور

جَعَلَنِيْ [2]	نَبِيًّا ۙ [3][4] (30)	وَّ	جَعَلَنِيْ [2]	مُبٰرَكًا [3]	اَيْنَ مَا [5]
بنایا ہے مجھے	نبی	اور	بنایا ہے مجھے	بابرکت	جہاں کہیں

كُنْتُ ۠	وَاَوْصٰنِيْ [2]	بِالصَّلٰوةِ [6][7]	وَالزَّكٰوةِ [7]	مَا دُمْتُ [8]
میں ہوں	اور اس نے مجھے وصیت کی ہے	نماز کی	اور زکوٰۃ (کی)	جب تک میں رہوں

حَيًّا ۖ (31)	وَّ	بَرًّۢا	بِوَالِدَتِيْ ۡ [6]	وَ	لَمْ يَجْعَلْنِيْ [2]
زندہ	اور	نیکی کرنے والا	اپنی والدہ کے ساتھ	اور	نہیں اس نے بنایا مجھے

جَبَّارًا [3]	شَقِيًّا (32)	وَ	السَّلٰمُ	عَلَيَّ [8]	يَوْمَ	وُلِدْتُّ
سرکش	بدبخت	اور	سلام (ہو)	مجھ پر	(جس) دن	میں جنا گیا

وَ	يَوْمَ	اَمُوْتُ	وَ	يَوْمَ	اُبْعَثُ [10]
اور	(جس) دن	میں فوت ہوں گا	اور	(جس) دن	میں اُٹھایا جاؤں گا

حَيًّا (33)	ذٰلِكَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ	قَوْلَ الْحَقِّ	الَّذِيْ	فِيْهِ
زندہ (کرکے)	یہ	عیسیٰ بن مریم (ہیں)	حق کی بات	جو	اس میں

يَمْتَرُوْنَ (34)	مَا	كَانَ	لِلّٰهِ	اَنْ	يَّتَّخِذَ
وہ سب شک کرتے ہیں	نہیں	ہے (لائق)	اللہ کیلیے	کہ	وہ بنائے

مِنْ وَّلَدٍ ۙ [11][12]	سُبْحٰنَهٗ ۭ	اِذَا	قَضٰٓى	اَمْرًا [12]	فَاِنَّمَا [13]
کوئی اولاد	وہ پاک ہے	جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام کا	تو بیشک صرف

يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ۭ (35)	وَاِنَّ اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَ
وہ کہتا ہے	اس کو	تُو ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے	اور بیشک اللہ	میرا رب (ہے)	اور

رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْهُ ۭ [14][15]	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (36)	فَاخْتَلَفَ [15]
تمہارا رب	سو تم سب اس کی عبادت کرو	یہی	سیدھا راستہ ہے	پھر اختلاف کیا

الْاَحْزَابُ	مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ [11]	فَوَيْلٌ [15]	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
گروہوں (نے)	اپنے درمیان	پس ہلاکت ہے	(ان) کیلیے جن	سب نے کفر کیا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے "وَ" کو "ا" سے بدلا گیا ہے۔

[2] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[4] یعنی قضا اور قدر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دینے اور نبی بنانے کا فیصلہ کیا ہوا ہے

[5] اَيْنَ کے ساتھ جب مَا ہو تو دونوں کو ملا کر ترجمہ جہاں کہیں کیا جاتا ہے۔

[6] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[7] ةِ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[8] یہاں مَا کا ترجمہ دُمْتُ فعل کے ساتھ ملا کر جب تک رہوں کیا گیا ہے۔

[9] عَلَيَّ دراصل عَلٰی + یْ کا مجموعہ ہے۔

[10] فعل کے شروع میں اُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جاسکتا ہے۔

[13] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[15] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ۟ؕ (بچے نے) کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں

اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿30﴾ۙ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ ﴿30﴾

وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ اور میں جہاں کہیں (بھی) ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے

وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ اور اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کی وصیت کی ہے

مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿31﴾ ۪ۖ جب تک میں زندہ رہوں۔ ﴿31﴾

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ اور اپنی والدہ کے ساتھ (مجھے) نیکی کرنے والا بنایا

وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿32﴾ اور اس نے مجھے سرکش بدبخت نہیں بنایا۔ ﴿32﴾

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں جنا گیا

وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ اور جس دن میں فوت ہوں گا

وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿33﴾ اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ ﴿33﴾

ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں

قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿34﴾ (اور یہ) سچی بات ہے جس میں وہ شک کرتے ہیں۔ ﴿34﴾

مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ اللہ کے لیے (لائق) نہیں ہے کہ وہ کوئی اولاد بنائے

سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا وہ پاک ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے

فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ تو یقیناً صرف وہ اسکو (یہی) کہتا ہے (کہ)

کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿35﴾ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ ﴿35﴾ اور بیشک اللہ ہی

رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ میرا رب اور تمہارا رب ہے سو تم اسی کی عبادت کرو

ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿36﴾ یہی سیدھا راستہ ہے۔ ﴿36﴾

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ پھر ان گروہوں نے اپنے درمیان اختلاف کیا

فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا پس ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جنہوں نے کفر کیا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ	: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
الۡکِتٰبَ	: کتاب، کتب، کتابیں۔
نَبِیًّا	: نبی، نبوت، انبیاء۔
مُبٰرَکًا	: برکت، برکات، مبارک، تبرک۔
اَوۡصٰنِیۡ	: وصیت، وصی، آخری وصیت۔
بِالصَّلٰوۃِ	: صوم وصلاۃ، مصلیٰ۔
دُمۡتُ	: قائم ودائم، دوام، مداومت۔
حَیًّا	: حیات، حیات جاوداں۔
بَرًّا	: برّ، برّالوالدین، ابرار۔
بِوَالِدَتِیۡ	: بالکل، بالمقابل، بلاوجہ۔
بِوَالِدَتِیۡ	: والد، ولدیت، نومولود، والدہ۔
وَ	: شان وشوکت، رحم وکرم۔
جَبَّارًا	: جبر، جابر، جبّار، جابرانہ۔
شَقِیًّا	: شقی القلب، شقاوت قلبی۔
السَّلٰمُ	: سلام، سلامتی، سلامت۔
عَلَیَّ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
یَوۡمَ	: یوم، ایام، یوم آخرت۔
اَمُوۡتُ	: موت وحیات، سماع موتی، میت۔
اُبۡعَثُ	: بعثت، مبعوث۔
ابۡنُ	: ابن عمر، ابنائے جامعہ، ابن الوقت
قَوۡلَ	: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
فِیۡہِ	: فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
مِنۡ	: منجانب، من حیث القوم۔
سُبۡحٰنَہٗ	: سبحان تیری قدرت، سبحان اللہ۔
قَضٰۤی	: قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
اَمۡرًا	: امر ربی، آمر، مامور، امارت۔
ہٰذَا	: حامل رقعہ ہذا، ہذا من فضل ربی۔
صِرَاطٌ	: صراط مستقیم، پل صراط۔
فَاخۡتَلَفَ	: خلاف، مخالف، اختلاف، مختلف۔
الۡاَحۡزَابُ	: حزب اللہ، حزب اختلاف۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

مِنْ مَّشْهَدِ	يَوْمٍ عَظِيْمٍ (37) [1]	اَسْمِعْ بِهِمْ [2]
حاضری سے	بڑے دن کی	کس قدر وہ سب سننے والے ہوں گے

وَاَبْصِرْ [2] لا	يَوْمَ	يَاْتُوْنَنَا	لٰكِنِ
اور کس قدر دیکھنے والے ہوں گے	(جس) دن	وہ سب آئیں گے ہمارے پاس	لیکن

الظّٰلِمُوْنَ	الْيَوْمَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (38)	وَ	اَنْذِرْهُمْ [3]
سب ظالم	آج	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور	آپ ڈرائیں انہیں

يَوْمَ الْحَسْرَةِ	اِذْ	قُضِيَ [4] [5]	الْاَمْرُ
حسرت (پچھتاوے) کے دن سے	جب	فیصلہ کیا جائے گا	معاملے (کا)

وَهُمْ [6]	فِيْ غَفْلَةٍ	وَّهُمْ [6]	لَا يُؤْمِنُوْنَ (39) [7]
اور وہ سب	غفلت میں (ہیں)	اور وہ سب	نہیں وہ سب ایمان لاتے

اِنَّا [8]	نَحْنُ	نَرِثُ	الْاَرْضَ [9]	وَمَنْ
بیشک ہم	ہم	ہم ہی وارث ہوں گے	زمین کے	اور جو

عَلَيْهَا	وَ	اِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ (40) ع [10]	وَ
اس پر (ہے)	اور	ہماری طرف	وہ سب لوٹائے جائیں گے	اور

اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	اِبْرٰهِيْمَ ط	اِنَّهٗ	كَانَ
آپ ذکر کیجیے	کتاب میں	ابراہیم کا	بیشک وہ	تھا

صِدِّيْقًا	نَّبِيًّا (41)	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ [11]
نہایت سچا	نبی	جب	اس نے کہا	اپنے باپ سے

يٰٓاَبَتِ [12]	لِمَ	تَعْبُدُ	مَا	لَا يَسْمَعُ
اے میرے ابا جان!	کس لیے	تم عبادت کرتے ہو	جو	نہ وہ سنتا ہے

وَ	لَا يُبْصِرُ	وَ	لَا يُغْنِيْ	عَنْكَ	شَيْـًٔا (42)
اور	نہ وہ دیکھتا ہے	اور	نہ وہ کام آسکتا ہے	تجھ سے	کچھ بھی

يٰٓاَبَتِ [12]	اِنِّيْ	قَدْ	جَآءَنِيْ [13]	مِنَ الْعِلْمِ [14]
اے میرے ابا جان!	بیشک میں	یقیناً	آیا میرے پاس	علم

وقف لازم

ع 2 25 5

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 يَوْمٍ عَظِيْمٍ سے مراد قیامت کا دن ہے جو طوالت اور ہولناکی کی شدت کی وجہ سے بہت عظیم ہے۔

2 اَفْعِلْ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے فعل کے بعد بِ آجائے تو اس میں عموماً تعجب کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے ترجمہ کس قدر کیا گیا ہے۔

3 هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں یا اُن کو کیا جاتا ہے۔

4 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

5 یہ فعل ماضی ہے، یہاں ترجمہ ضرورتاً مستقبل میں کیا گیا ہے۔

6 علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

7 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

8 اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

9 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

10 فعل کے شروع میں علامت يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

12 يٰٓاَبَتِ دراصل يٰٓاَبِيْ تھا ی کے بدلے ت لائی گئی ہے، عموماً اپنے والد کو پیار سے پکارتے ہوئے يٰٓاَبِيْ کی بجائے يٰٓاَبَتِ کہا جاتا ہے۔

13 اگر فعل کے آخر میں يْ آئے تو فعل اور اس يْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

14 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

آیت	ترجمہ
مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿37﴾	بڑے (سخت) دن (قیامت) کی حاضری (کی وجہ) سے ﴿37﴾
اَسۡمِعۡ بِهِمۡ	کس قدر سننے والے ہوں گے وہ
وَاَبۡصِرۡ ۙ	اور کس قدر دیکھنے والے ہوں گے
يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا	جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے
لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ	لیکن ظالم لوگ آج
فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿38﴾	کھلی گمراہی میں ہیں۔ ﴿38﴾
وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ	اور آپ انہیں حسرت (پچھتاوے) کے دن سے ڈرائیں
اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ (وقف لازم)	جب (ہر) معاملے کا فیصلہ کیا جائے گا
وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿39﴾	اور وہ (اب) غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے ﴿39﴾
اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ	بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے
وَمَنۡ عَلَيۡهَا	اور (ان کے بھی) جو اس پر ہیں
وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿40﴾ ع (2 25 5)	اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔ ﴿40﴾
وَاذۡكُرۡ فِى الۡـكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ	اور (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے
اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿41﴾	بے شک وہ نہایت سچا نبی تھا۔ ﴿41﴾
اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ	جب اس نے اپنے باپ سے کہا
يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ	اے میرے ابا جان! تم (اس کی) عبادت کیوں کرتے ہو
مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ	جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے
وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا ﴿42﴾	اور نہ تیرے کچھ بھی کام آسکتا ہے۔ ﴿42﴾
يٰۤاَبَتِ	اے میرے ابا جان!
اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ	بیشک یقیناً میرے پاس وہ علم آیا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَّشۡهَدِ : شاہد، شہید، شہادت، مشہود۔
عَظِيۡمٍ : عظیم، عظمت، معظم، تعظیم۔
اَسۡمِعۡ : سمع و بصر، آلۂ سماعت، محفل سماع۔
اَبۡصِرۡ : سمع و بصر، بصارت، بصیرت۔
الظّٰلِمُوۡنَ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
ضَلٰلٍ : ضلالت و گمراہی۔
مُّبِيۡنٍ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
اَنۡذِرۡهُمۡ : بشارت و انذار، نذیر۔
الۡحَسۡرَةِ : حسرت۔
قُضِىَ : قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
الۡاَمۡرُ : امر ربی، آمر، مامور، امارت۔
وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
فِىۡ : فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
غَفۡلَةٍ : غافل، غفلت، تغافل۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
يُؤۡمِنُوۡنَ : امن، ایمان، مومن۔
نَرِثُ : وارث، وراثت، ورثاء۔
الۡاَرۡضَ : ارض و سما، قطعہ اراضی۔
عَلَيۡهَا : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اِلَيۡنَا : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
يُرۡجَعُوۡنَ : رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
اذۡكُرۡ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
الۡكِتٰبِ : کتاب، کاتب، مکتوب، کتابت۔
صِدِّيۡقًا : صداقت، صدیق اکبر، صادق۔
نَّبِيًّا : نبی، انبیاء، نبوت، خاتم النبیین۔
مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
يَسۡمَعُ : سمع و بصر، آلۂ سماعت، محفل سماع۔
يُبۡصِرُ : سمع و بصر، بصارت، بصیرت۔
شَيۡـًٔا : شے، اشیاء، اشیائے خورد و نوش۔
يٰۤاَبَتِ : ابا جان، ابو، اباجی۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

مَالَمْ	يَاْتِكَ [1]	فَاتَّبِعْنِيْٓ [2]	اَهْدِكَ	صِرَاطًا سَوِيًّا (43)
جو نہیں	وہ آیا آپ کے پاس	تو تُو پیروی کر میری	میں بتلاؤں گا تجھے	سیدھا راستہ

يٰٓاَبَتِ [3]	لَا تَعْبُدِ	الشَّيْطٰنَ ؕ [4]	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ
اے میرے ابا جان!	نہ تُو عبادت کر	شیطان کی	بیشک	شیطان

كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ [5]	عَصِيًّا (44)	يٰٓاَبَتِ [3]	اِنِّيْٓ
ہے	رحمان کا	بہت بڑا نافرمان	اے میرے ابا جان!	بے شک میں

اَخَافُ	اَنْ	يَّمَسَّكَ [6]	عَذَابٌ [7]	مِّنَ الرَّحْمٰنِ
میں ڈرتا ہوں	کہ	چھوئے تجھے	کوئی عذاب	رحمٰن (کی طرف) سے

فَتَكُوْنَ	لِلشَّيْطٰنِ [5]	وَلِيًّا (45)	قَالَ	اَ
پھر تو ہو جائے	شیطان کا	دوست	کہا (آزر نے)	کیا

رَاغِبٌ [8]	اَنْتَ	عَنْ اٰلِهَتِيْ	يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ	لَئِنْ
بے رغبتی کرنیوالا ہے	تو	میرے معبودوں سے	اے ابراہیم!	یقیناً اگر

لَّمْ تَنْتَهِ	لَاَرْجُمَنَّكَ [9]	وَاهْجُرْنِيْ [2]	مَلِيًّا (46)
تو باز نہ آیا	ضرور بالضرور میں سنگسار کر دوں گا تجھے	اور تو چھوڑ جا مجھے	ہمیشہ کے لیے

قَالَ	سَلٰمٌ	عَلَيْكَ ۚ	سَاَسْتَغْفِرُ [10] [11]	لَكَ
کہا (ابراہیم نے)	سلام (ہو)	تجھ پر	عنقریب ضرور میں بخشش مانگوں گا	تیرے لیے

رَبِّيْ ؕ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِيْ [12]	حَفِيًّا (47)	وَ
اپنے رب سے	بے شک وہ	ہے	مجھ پر	بہت مہربان	اور

اَعْتَزِلُكُمْ	وَمَا	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [13]
میں کنارہ کرتا ہوں تم سے	اور جنہیں	تم سب پکارتے ہو	اللہ کے سوا

وَ	اَدْعُوْا [14]	رَبِّيْ ۖ	عَسٰٓى	اَلَّآ [15]	اَكُوْنَ
اور	میں پکارتا ہوں	اپنے رب کو	امید ہے	کہ نہیں	میں ہوں گا

بِدُعَآءِ رَبِّيْ [12]	شَقِيًّا (48)	فَلَمَّا [16]	اعْتَزَلَهُمْ
اپنے رب کو پکارنے سے	بے نصیب	پھر جب	وہ کنارہ کر گیا ان سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[2] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[3] يٰٓاَبَتِ دراصل يَآ اَبِيْ تھا ی کے بدلے ت لائی گئی ہے، عموماً اپنے والد کو پیار سے پکارتے ہوئے يَآ اَبِيْ کی بجائے يٰٓاَبَتِ کہا جاتا ہے ۔

[4] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[5] اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[6] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[8] رَاغِبٌ کے بعد جب اسی جملے میں عَنْ آرہا ہو تو ترجمہ بے رغبتی کیا جاتا ہے۔

[9] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[10] سَ میں عموماً مستقبل قریب کے لیے اور ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب کیا جاتا ہے۔

[13] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] اَدْعُوْا کے آخر میں وْا جمع کی علامت نہیں بلکہ وْ اصل لفظ کا حصہ اور "ا" قرآنی کتابت میں زائد ہے۔

[15] اَلَّآ دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

[16] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ	جو تیرے پاس نہیں آیا، تو تو میری پیروی کر
اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (43)	میں تجھے سیدھا راستہ بتلاؤں گا۔ (43)
يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ	اے میرے ابا جان! تو شیطان کی عبادت نہ کر
اِنَّ الشَّيْطٰنَ	بیشک شیطان
كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا (44)	رحمان کا بہت بڑا نافرمان ہے۔ (44)
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ	اے میرے ابا جان بے شک میں ڈرتا ہوں کہ
يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ	تجھے رحمٰن (کی طرف) سے کوئی عذاب چھوئے
فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا (45) قَالَ	پھر تو شیطان کا دوست ہو جائے۔ (45) (باپ نے) کہا
اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ	کیا تو میرے معبودوں سے بے رغبتی کرنے والا ہے
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ	اے ابراہیم؟ یقیناً اگر تو باز نہ آیا
لَاَرْجُمَنَّكَ	(تو) ضرور بالضرور میں تجھے سنگسار کر دوں گا
وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا (46)	اور تو مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ جا۔ (46)
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ	(ابراہیم نے) کہا تجھ پر سلام ہو
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ	عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا
اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا (47)	بیشک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے۔ (47)
وَاَعْتَزِلُكُمْ	اور میں تم سے کنارہ کرتا ہوں
وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور (ان سے بھی) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو
وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى	اور میں اپنے رب کو پکارتا ہوں، اُمید ہے کہ
اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا (48)	میں اپنے رب کو پکار کر بے نصیب نہیں ہوں گا۔ (48)
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ	پھر جب وہ ان سے کنارہ کر گیا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
فَاتَّبِعْنِيْٓ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
اَهْدِكَ : ہدایت، ہادیٔ کائنات۔
صِرَاطًا : صراط مستقیم، پل صراط۔
سَوِيًّا : مساوی، مساوات۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَعْبُدِ : عبد، عابد، معبود، عبادت۔
عَصِيًّا : معصیت، عصیاں۔
اَخَافُ : خوف، خائف۔
يَّمَسَّكَ : مس، مساس۔
عَذَابٌ : عذاب۔
مِّنَ : منجانب، منجملہ، من وعن۔
وَلِيًّا : ولی، اولیاءِ کرام، ولایت۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
رَاغِبٌ : راغب، رغبت، بے رغبتی، مرغوب
اٰلِهَتِيْ : الٰہ، الٰہی، الٰہ العالمین۔
تَنْتَهِ : انتہا، منتہی طالب علم، انتہائی۔
لَاَرْجُمَنَّكَ : رجم، حدِ رجم، رجیم۔
وَ : لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
اهْجُرْنِيْ : ہجر ووصال، ہجر کی راتیں۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
سَلٰمٌ : سلام، سلامتی، سلامت۔
عَلَيْكَ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
سَاَسْتَغْفِرُ : مغفرت، استغفار، استغفر اللہ۔
رَبِّيْ : رب، ربوبیت، رب العٰلمین۔
مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
تَدْعُوْنَ : دعا، دعوت، مدعو، الداعی الی الخیر۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
اَلَّا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
اعْتَزَلَهُمْ : معزول کرنا، معتزلہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَمَا	يَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [1]	وَهَبْنَا [2]	لَهٗٓ [3]
اور جو	وہ سب عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	ہم نے عطا کیے	اس کو

اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا [2]	نَبِيًّا (49)
اسحاق	اور	یعقوب	اور	ہر ایک کو	ہم نے بنایا	نبی

وَ	وَهَبْنَا [2]	لَهُمْ [3]	مِنْ رَّحْمَتِنَا	وَجَعَلْنَا [2]	لَهُمْ [3]
اور	ہم نے نوازا	ان کو	اپنی رحمت سے	اور ہم نے کر دیا	ان کے لیے

لِسَانَ صِدْقٍ	عَلِيًّا (50) ع	وَاذْكُرْ [4]	فِي الْكِتٰبِ	مُوْسٰٓى
سچائی کی زبان (کو)	بہت بلند	اور آپ ذکر کیجیے	کتاب میں	موسیٰ (کا)

ع 3 10 6

اِنَّهٗ	كَانَ [5]	مُخْلَصًا [6]	وَّكَانَ [5]	رَسُوْلًا نَّبِيًّا (51)	وَ
بلاشبہ وہ	تھا وہ	خالص کیا ہوا	اور تھا وہ	بھیجا ہوا نبی	اور

نَادَيْنٰهُ [2]	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ	وَ	قَرَّبْنٰهُ [7] [2]
ہم نے پکارا اسے	طور کی دائیں جانب سے	اور	ہم نے قریب کیا اسے

نَجِيًّا (52) [8]	وَ	وَهَبْنَا [2]	لَهٗ [3]	مِنْ رَّحْمَتِنَآ	اَخَاهُ [7]
سرگوشی کرتے ہوئے	اور	ہم نے عطا کیا	اس کو	اپنی رحمت سے	اسکا بھائی

هٰرُوْنَ نَبِيًّا (53)	وَ	اذْكُرْ [4]	فِي الْكِتٰبِ	اِسْمٰعِيْلَ
ہارون نبی (بنا کر)	اور	آپ ذکر کیجیے	کتاب میں	اسماعیل کا

اِنَّهٗ	كَانَ [5]	صَادِقَ الْوَعْدِ [9]	وَكَانَ [5]	رَسُوْلًا	نَّبِيًّا (54)
بیشک وہ	تھا وہ	وعدے کا سچا	اور تھا وہ	بھیجا ہوا	نبی

وَكَانَ [5]	يَاْمُرُ	اَهْلَهٗ [7]	بِالصَّلٰوةِ [11] [10]	وَالزَّكٰوةِ [11]
اور تھا وہ	وہ حکم کرتا	اپنے گھر والوں کو	نماز کا	اور زکوۃ (کا)

وَكَانَ [5]	عِنْدَ رَبِّهٖ [7]	مَرْضِيًّا (55) [12]	وَ	اذْكُرْ [4]
اور تھا وہ	اپنے رب کے نزدیک	پسندیدہ	اور	آپ ذکر کیجیے

فِي الْكِتٰبِ	اِدْرِيْسَ	اِنَّهٗ	كَانَ [5]	صِدِّيْقًا	نَّبِيًّا (56)
کتاب میں	ادریس کا	بیشک وہ	تھا وہ	نہایت سچا	نبی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[2] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[3] لَهُمْ اور لَهٗ میں ''لَ'' دراصل ''لِ'' تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے ''لَ'' استعمال ہو جاتا ہے۔

[4] فعل کے شروع میں ''اُ'' اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[5] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] هٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے۔

[8] نَجِيًّا مناجاۃ سے ہے۔ ایک دوسرے سے چھپی آواز میں بات کرنا، سرگوشی کرنا یعنی اللہ تعالیٰ نے براہ راست موسیٰ علیہ السلام کو قریب کر کے بات کی۔

[9] ویسے تو ہر نبی وعدے کا سچا ہوتا ہے مگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے وعدے کی سچائی بہت مشہور تھی اُنھوں نے اپنے والد سے ذبح ہوتے ہوئے صبر کا وعدہ کیا تو وہ بھی پورا کیا، جس عبادت کا التزام کرتے یا منت مانتے تو اُسے پوری طرح ادا کرتے تھے۔

[10] بِـ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[11] ةٌ واحد مونث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] اللہ کے قرب کا ذریعہ فرائض کی ادائیگی اور نوافل کی کثرت ہے۔ (بخاری: 6502)

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ	اور (اُن سے) جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے
وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ	(تو) ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے
وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿49﴾	اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ ﴿49﴾
وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا	اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے نوازا
وَجَعَلْنَا لَهُمْ	اور ہم نے ان کے لیے کر دیا
لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿50﴾ ع	سچائی کی زبان (ذکرِ خیر) کو بہت بلند۔ ﴿50﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ	اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجیے
اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا	بلاشبہ وہ چنا ہوا تھا
وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿51﴾ وَنَادَيْنٰهُ	اور وہ نبیّ مرسل تھا۔ ﴿51﴾ اور ہم نے اسے پکارا
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ	طور کی دائیں جانب سے
وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿52﴾	اور ہم نے اُسے سرگوشی کرتے ہوئے قریب کیا۔ ﴿52﴾
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ	اور ہم نے اس کو اپنی رحمت سے عطا کیا
اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿53﴾	اس کا بھائی ہارون نبیّ بنا کر۔ ﴿53﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ	اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے
اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ	بے شک وہ وعدے کا سچا تھا
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿54﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ	اور وہ نبیِّ مرسل تھا۔ ﴿54﴾ اور وہ حکم کرتا تھا
اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠	اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا
وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿55﴾	اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھا۔ ﴿55﴾
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ	اور کتاب میں ادریس کا ذکر کیجیے
اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿56﴾ ۙ	بے شک وہ نہایت سچا نبی تھا۔ ﴿56﴾

ع 3 10 6

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- يَعْبُدُوْنَ: عابد، عبادت، معبود۔
- وَهَبْنَا: ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
- كُلًّا: کل نمبر، کل کائنات، کل جہان۔
- نَبِيًّا: نبی، نبوت، انبیا۔
- رَّحْمَتِنَا: رحمت، رحم، مرحوم۔
- لِسَانَ: لسان، لسانی تعصب۔
- صِدْقٍ: صداقت، صدق وصفا، صادق۔
- عَلِيًّا: علوّ مرتبت، عالی شان، اعلیٰ۔
- اُذْكُرْ: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- فِي: فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
- الْكِتٰبِ: کتاب، کتابت، مکتوب، کتب۔
- مُخْلَصًا: خالص، خلوص، مخلص۔
- وَّ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- رَسُوْلًا: رسول، رسالت، خاتم المرسلین۔
- نَبِيًّا: نبی، نبوت، انبیاء۔
- نَادَيْنٰهُ: ندا، منادی، ندائے اسلام۔
- جَانِبِ: دائیں جانب، بائیں جانب۔
- الطُّوْرِ: کوہ طور، طور پہاڑ، طور سینا۔
- الْاَيْمَنِ: یمین ویسار، میمنہ ومیسرہ۔
- قَرَّبْنٰهُ: قرب، قریب، مقرب، تقرب۔
- نَجِيًّا: مناجات، مناجی۔
- وَهَبْنَا: ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
- رَّحْمَتِنَآ: رحمت، رحم، مرحوم۔
- صَادِقَ: صادق، صدیق، صداقت۔
- الْوَعْدِ: وعدہ، وعید، وعدہ وفا کرنا۔
- يَاْمُرُ: امر، آمر، مامور، امارت۔
- اَهْلَهٗ: اہل وعیال، اہل خانہ۔
- بِالصَّلٰوةِ: صوم وصلوۃ، صلاۃ تسبیح، مصلی۔
- الزَّكٰوةِ: زکوۃ، تزکیہ، زکوۃ وخیرات۔
- مَرْضِيًّا: راضی، رضا، مرضی، رضائے الٰہی۔

وَ	رَفَعْنٰهُ [1]	مَكَانًا عَلِيًّا (57)	اُولٰٓئِكَ [2]	الَّذِيْنَ
اور	ہم نے بلند کیا اسے	بہت اُونچے مقام پر	یہی	(وہ لوگ ہیں) جو

اَنْعَمَ اللّٰهُ [3]	عَلَيْهِمْ	مِّنَ النَّبِيّٖنَ	مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ [4] ق
اللہ نے انعام کیا	ان پر	نبیوں میں سے	آدم کی اولاد میں سے

وَ	مِمَّنْ [5]	حَمَلْنَا [1]	مَعَ نُوْحٍ ز	وَّ
اور	(ان کی نسل) میں سے جنہیں	ہم نے اٹھایا (سوار کیا)	نوح کے ساتھ	اور

مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ [4]	وَ	اِسْرَآءِيْلَ [6] ز	وَ	مِمَّنْ [5]
ابراہیم کی اولاد میں سے	اور	اسرائیل (یعقوب)	اور	(ان) میں سے جنہیں

هَدَيْنَا [1]	وَ	اجْتَبَيْنَا [1] ط	اِذَا	تُتْلٰى [7][8]	عَلَيْهِمْ
ہم نے ہدایت دی	اور	ہم نے چن لیا	جب	پڑھی جاتی تھیں	ان پر

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ [4]	خَرُّوْا	سُجَّدًا	وَّ	بُكِيًّا (58) السجدة
رحمن کی آیتیں	وہ سب گر پڑتے تھے	سجدہ کرتے ہوئے	اور	روتے ہوئے

فَخَلَفَ [9]	مِنْ بَعْدِهِمْ [10]	خَلْفٌ [11]	اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ [4]	وَ
پھر جانشین ہوئے	ان کے بعد	کچھ ناخلف (برے) لوگ	اُنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا	اور

اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ [4]	فَسَوْفَ [9]	يَلْقَوْنَ	غَيًّا (59) لا	اِلَّا مَنْ
اُنہوں نے خواہشات کی پیروی کی	تو عنقریب	وہ سب ملیں گے	گمراہی (کو)	مگر جس نے

تَابَ	وَاٰمَنَ	وَعَمِلَ	صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ [2]	يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ [4]
توبہ کی	اور ایمان لایا	اور عمل کیا	نیک	تو یہی (لوگ)	وہ سب جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا	يُظْلَمُوْنَ [8][12]	شَيْـًٔا (60) لا	جَنّٰتِ عَدْنِ [4]	الَّتِيْ	وَعَدَ
اور نہیں	وہ سب ظلم کیے جائیں گے	کچھ بھی	ہمیشگی کے باغات	جو	وعدہ کیا ہے

الرَّحْمٰنُ [3]	عِبَادَهٗ [13]	بِالْغَيْبِ [14] ط	اِنَّهٗ [15]	كَانَ	وَعْدُهٗ [13]
رحمان نے	اپنے بندوں سے	غائبانہ	بیشک وہ	ایسا ہے کہ	اس کا وعدہ

مَاْتِيًّا [16] (61)	لَا يَسْمَعُوْنَ [12]	فِيْهَا	لَغْوًا [11]	اِلَّا	سَلٰمًا ط
پورا ہو کر رہنے والا	نہیں وہ سب سنیں گے	اس میں	کوئی لغو بات	مگر	سلام

السجدة 5

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[2] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہی ہے ضرورتاً کبھی ترجمہ یہی بھی کر دیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[4] ةَ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] مِمَّنْ دراصل مِنْ + مَنْ کا مجموعہ ہے۔

[6] اِسْرَآءِيْلَ عبرانی زبان کے دو الفاظ اسرا بمعنی بندہ اور ءیل بمعنی الٰہ یعنی اللہ کا بندہ اور اس سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔

[7] تَ فعل کے شروع میں اور ةَ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[8] اگر يُ، تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[10] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[13] هٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[14] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[15] اِنَّهٗ میں هٗ یا تو رحمن یعنی اللہ کی طرف راجع ہے یا پھر اس کا مفہوم "بے شک یہ حقیقت ہے کہ" ہے۔

[16] مَاْتِيًّا دراصل مَاْتُوْيًا تھا جس کا معنی آیا ہوا ہے اور مراد پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿57﴾ — اور ہم نے اسے بہت اونچے مقام پر بلند کیا۔ ﴿57﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ — یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کیا

مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ — نبیوں میں سے آدم کی اولاد میں سے

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ — اور اُن میں سے جنہیں ہم نے نوح کیساتھ (کشتی میں) سوار کیا

وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ — اور ابراہیم اور اسرائیل (یعقوب) کی اولاد میں سے

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا — اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی

وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا — اور ہم نے چن لیا، جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ — ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں (تو)

السجدة 5 خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿58﴾ السجدة — وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ ﴿58﴾

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ — پھر ان کے بعد کچھ ناخلف (برے) لوگ جانشین ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ — انہوں نے نماز کو ضائع کر دیا

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ — اور انہوں نے خواہشات کی پیروی کی

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿59﴾ — تو عنقریب وہ گمراہی (کی سزا) کو ملیں گے۔ ﴿59﴾

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا — مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ — تو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا ﴿60﴾ — اور وہ کچھ بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ ﴿60﴾

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ — ہمیشگی کے باغات میں جن کا رحمان نے وعدہ کیا ہے

عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ — اپنے بندوں سے غائبانہ بیشک وہ (ایسا ہے کہ)

كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿61﴾ — اس کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ ﴿61﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ — وہ اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے مگر سلام ہی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- رَفَعْنٰهُ : رفعت، سطح مرتفع۔
- مَكَانًا : کون ومکان، مکانات۔
- عَلِيًّا : عالی شان، جناب عالی، علوّ مرتبت
- اَنْعَمَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
- مِّنَ : منجانب، مجملہ، من حیث القوم۔
- ذُرِّيَّةِ : ذریت آدم، ذریت ابلیس۔
- حَمَلْنَا : حمل، حامل، محمول، حاملہ عورت۔
- مَعَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
- هَدَيْنَا : ہدایت، ہادیٔ برحق، ہادیٔ کائنات۔
- تُتْلٰى : تلاوت، وحی متلو۔
- سُجَّدًا : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
- بُكِيًّا : آہ وبُکا۔
- فَخَلَفَ : خلف الرشید، ناخلف، خلافت۔
- بَعْدِهِمْ : بعد از نماز، بعد از طعام۔
- اَضَاعُوا : ضائع، ضیاع۔
- اتَّبَعُوا : اتباع، تابع، متبع سنت۔
- الشَّهَوٰتِ : شہوت، شہوات۔
- يَلْقَوْنَ : ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
- تَابَ : توبہ، تائب۔
- اٰمَنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
- عَمِلَ : عمل، عامل، معمول، معمولات۔
- صَالِحًا : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- يَدْخُلُوْنَ : داخل، دخول، وزیر داخلہ۔
- يُظْلَمُوْنَ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
- عِبَادَهٗ : عبد، عابد، معبود۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاعلم، لاپرواہ۔
- يَسْمَعُوْنَ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
- فِيْهَا : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- لَغْوًا : لغو، لغویات، لغو باتیں۔

وَ	لَهُمْ [1]	رِزْقُهُمْ	فِيهَا	بُكْرَةً [2]	وَّ	عَشِيًّا (62)
اور	ان کے لیے	ان کا رزق	اس میں	صبح	اور	شام

تِلْكَ [3]	الْجَنَّةُ [2]	الَّتِيْ	نُوْرِثُ	مِنْ عِبَادِنَا
یہی	جنت (ہے)	جس کا	ہم وارث بنائیں گے	اپنے بندوں میں سے

مَنْ	كَانَ [4]	تَقِيًّا (63)	وَمَا [5]	نَتَنَزَّلُ [6]	اِلَّا
جو	ہو	پرہیز گار	اور نہیں	ہم اُترتے	مگر

بِاَمْرِ رَبِّكَ ج [7]	لَهٗ [1]	مَا [5]	بَيْنَ اَيْدِيْنَا	وَمَا [5]
آپ کے رب کے حکم سے	اسی کا (ہے)	جو	ہمارے ہاتھوں کے درمیان (یعنی آگے)	اور جو

خَلْفَنَا	وَمَا [5]	بَيْنَ ذٰلِكَ ج	وَمَا [5]	كَانَ [4]	رَبُّكَ
ہمارے پیچھے	اور جو	اس کے درمیان	اور نہیں	ہے	آپ کا رب

نَسِيًّا (64) ج	رَبُّ السَّمٰوٰتِ [2]	وَالْاَرْضِ	وَمَا [5]	بَيْنَهُمَا
بھولنے والا	آسمانوں کا رب	اور زمین (کا)	اور جو	ان دونوں کے درمیان (ہے)

فَاعْبُدْهُ	وَ	اصْطَبِرْ	لِعِبَادَتِهٖ ط [8]	هَلْ	تَعْلَمُ
پس آپ اسی کی عبادت کیجیے	اور	قائم رہیے	اس کی عبادت پر	کیا	آپ جانتے ہیں

ع 4 15 7

لَهٗ [1]	سَمِيًّا (65) ع [9]	وَ	يَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ	ءَ	اِذَا مَا [10]
اس کا	کوئی ہم نام	اور	وہ کہتا ہے	انسان	کیا	جب

مِتُّ	لَسَوْفَ	اُخْرَجُ [11]	حَيًّا (66)	اَوَلَا [12]	يَذْكُرُ
میں مرجاؤں گا	واقعی عنقریب	میں نکالا جاؤں گا	زندہ (کرکے)	اور کیا نہیں	وہ یاد کرتا

الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	وَ [13]	لَمْ يَكُ [14]
انسان	بیشک ہم	ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے قبل	جبکہ	وہ نہیں تھا

شَيْـًٔا (67)	فَوَرَبِّكَ [13]	لَنَحْشُرَنَّهُمْ [15]	وَالشَّيٰطِيْنَ
کچھ بھی	پس قسم ہے آپ کے رب کی	بلاشبہ ضرور ہم اکٹھا کریں گے انہیں	اور شیطانوں کو

ثُمَّ	لَنُحْضِرَنَّهُمْ [15]	حَوْلَ جَهَنَّمَ	جِثِيًّا (68) ج
پھر	ضرور بالضرور ہم حاضر کریں گے انہیں	جہنم کے گرد	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَهُمْ اور لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

[2] ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[4] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[5] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[6] علامت "ت" اور شد میں ٹھہر ٹھہر کر تدریجاً کام کرنے کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ یعنی ہمارا وقفے وقفے سے اترنا اللہ کے حکم سے ہے۔

[7] بخاری شریف میں ہے کہ رسول ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے ایک مرتبہ جلدی جلدی اور زیادہ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

[8] یہاں لِ کا ترجمہ پر ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[9] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[10] اِذَا مَا یہاں مَا زائدہ تاکید کیلیے ہے۔

[11] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[12] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[14] لَمْ يَكُ دراصل لَمْ يَكُنْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے نْ حذف کیا گیا ہے۔

[15] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً	اور اس میں ان کے لیے ان کا رزق ہو گا صبح
وَّعَشِيًّا ﴿62﴾ تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡ	اور شام۔ ﴿62﴾ یہی وہ جنت ہے جس کا
نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا	ہم اپنے بندوں میں سے اُسے وارث بنائیں گے
مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ﴿63﴾ وَ	جو پرہیز گار ہوگا۔ ﴿63﴾ اور (فرشتے نے کہا)
مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ‌ۚ	ہم نہیں اُترتے مگر آپ کے رب کے حکم سے
لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا	اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے
وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰلِكَ‌ۚ	اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا‌ ﴿64﴾	اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ ﴿64﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	آسمانوں اور زمین کا رب ہے
وَمَا بَيۡنَهُمَا	اور (اس کا) جو ان دونوں کے درمیان ہے
فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ‌ؕ	پس آپ اسی کی عبادت کریں اور اسکی عبادت پر قائم رہیں
هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿65﴾ ع 4 15 7	کیا آپ اس کا کوئی ہم نام جانتے ہیں؟ ﴿65﴾
وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ	اور (کافر) انسان کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا
لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ﴿66﴾	واقعی عنقریب میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ ﴿66﴾
اَوَلَا يَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ	اور کیا (یہ) انسان (اتنا بھی) یاد نہیں رکھتا
اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ	کہ بیشک ہم نے (ہی) اسے اس سے قبل پیدا کیا
وَلَمۡ يَكُ شَيۡـًٔـا ﴿67﴾	جبکہ وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ ﴿67﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ	پس آپکے رب کی قسم بلاشبہ ضرور ہم انہیں اکٹھا کرینگے
وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ	اور شیطانوں کو پھر ضرور بالضرور ہم انہیں حاضر کرینگے
حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿68﴾	جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ ﴿68﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

رِزۡقُهُمۡ : رزق، رزّاق، رازق۔
عَشِيًّا : نمازِ عشاء، عشائیہ۔
نُوۡرِثُ : وارث، وراثت، ورثا۔
مِنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
تَقِيًّا : تقویٰ، متقی۔
وَ : لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
نَتَنَزَّلُ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
بِاَمۡرِ : امر، آمر، مامور، امارت۔
مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
خَلۡفَنَا : خلف، ناخلف، خلف الرشید۔
نَسِيًّا : نسیان، نسیاً منسیاً۔
الۡاَرۡضِ : ارض وسما، ارض مقدس۔
فَاعۡبُدۡهُ : عابد، عبادت، معبود۔
تَعۡلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
سَمِيًّا : اسم، اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
يَقُوۡلُ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
الۡاِنۡسَانُ : انسان، انسانیت، بنی نوع انسان
مِتُّ : موت وحیات، سماع موتیٰ۔
اُخۡرَجُ : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
حَيًّا : حیات، احیائے سنت۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
يَذۡكُرُ : ذکر، تذکرہ، مذکور۔
خَلَقۡنٰهُ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
مِنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
قَبۡلُ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
شَيۡـًٔـا : شے، اشیا، اشیائے خورد ونوش۔
لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ : حشر، محشر، حشر نشر۔
وَ : مال واولاد، شان وشوکت۔
لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ : حاضر، استحضار، ماحضر۔
حَوۡلَ : ماحول، ماحولیات۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ثُمَّ	لَنَنْزِعَنَّ [1]	مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ [2]	اَيُّهُمْ [3]
پھر	بلاشبہ ضرور ہم کھینچ نکالیں گے	ہر گروہ میں سے	ان میں سے جو

اَشَدُّ [4]	عَلَى الرَّحْمٰنِ [5]	عِتِيًّا (69)	ثُمَّ	لَنَحْنُ
زیادہ سخت	رحمان کے خلاف	سرکشی (میں)	پھر	یقیناً ہم

اَعْلَمُ [4]	بِالَّذِينَ	هُمْ [6]	اَوْلٰى [4]	بِهَا [7]
زیادہ جاننے والے (ہیں)	(ان لوگوں) کو جو	وہ سب	زیادہ حقدار (ہیں)	اس میں

صِلِيًّا (70)	وَاِنْ [8]	مِّنْكُمْ	اِلَّا	وَارِدُهَا ج
داخل ہونے کے	اور نہیں	تم میں سے (کوئی بھی)	مگر	اس پر سے گزرنے والا ہے

كَانَ [9]	عَلٰى رَبِّكَ	حَتْمًا	مَّقْضِيًّا (71) ج	ثُمَّ	نُنَجِّي
ہے	تیرے رب پر	حتمی	فیصل شدہ	پھر	ہم بچالیں گے

الَّذِينَ	اتَّقَوْا	وَّ	نَذَرُ	الظّٰلِمِينَ
(ان لوگوں کو) جن	سب نے تقویٰ اختیار کیا	اور	ہم چھوڑ دیں گے	ظلم کرنے والوں کو

فِيهَا	جِثِيًّا [10] (72)	وَاِذَا	تُتْلٰى [11]	عَلَيْهِمْ
اس میں	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	اور جب	تلاوت کی جاتی ہے	ان پر

اٰيٰتُنَا	بَيِّنٰتٍ [2]	قَالَ [12]	الَّذِينَ	كَفَرُوا
ہماری آیات کی	واضح	کہتے ہیں	(وہ لوگ) جن	سب نے کفر کیا

لِلَّذِينَ [13]	اٰمَنُوٓا لا	اَيُّ الْفَرِيقَيْنِ [3]	خَيْرٌ	مَّقَامًا
(ان لوگوں) سے جو	سب ایمان لائے	دونوں گروہوں (میں سے) کون سا	بہتر (ہے)	مقام (میں)

وَّ	اَحْسَنُ [4]	نَدِيًّا (73)	وَكَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ
اور	زیادہ اچھا	مجلس کے اعتبار سے	اور کتنی ہی	ہم نے ہلاک کیں	ان سے پہلے

مِّنْ قَرْنٍ [14]	هُمْ [6]	اَحْسَنُ [4]	اَثَاثًا	وَّ
قومیں	وہ سب	(ان سے) کہیں زیادہ اچھی (تھیں)	سازوسامان کے اعتبار سے	اور

رِءْيًا (74)	قُلْ [15]	مَنْ	كَانَ [9]	فِي الضَّلٰلَةِ [2]
نمود (ظاہری ٹیپ ٹاپ) کے لحاظ سے	آپ کہہ دیجیے	جو	ہو	گمراہی میں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] اَيُّ کا ترجمہ کبھی کون، کونسا اور کبھی جو، جونسا کیا جاتا ہے۔

[4] اسم کے شروع میں اَ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[5] عَلٰی کا اصل ترجمہ پر ہے، کبھی کے خلاف، کے بل، کے متعلق کیا جاتا ہے۔

[6] علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[8] اِنْ کے بعد جب اسی جملے میں اِلَّا آجائے تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[9] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو یا ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[10] متعدد صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کے اوپر ایک پل بنایا جائے گا جس پر سے ہر مؤمن وکافر کو گزرنا ہوگا، مؤمن تو اپنے ایمان کے مطابق کوئی جلدی اور کوئی دیر سے گزر جائیں گے، البتہ کافر جہنم میں گر پڑیں گے اسی بات کو یہاں دو آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

[11] فعل کے شروع میں علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] یہ فعل ماضی ہے، ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا گیا ہے۔

[13] قَالَ، یَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[14] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[15] قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "وَ" محذوف ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ	پھر بلاشبہ ضرور ہم ہر گروہ سے کھینچ نکالیں گے
اَيُّهُمۡ اَشَدُّ	ان میں سے جو زیادہ سخت تھا
عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ ﴿69﴾	رحمان کے خلاف سرکشی میں۔ ﴿69﴾
ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ	پھر یقیناً ہم ان لوگوں کو زیادہ جاننے والے ہیں جو
اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿70﴾	اس میں داخل ہونے کے زیادہ حقدار ہیں۔ ﴿70﴾
وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ	اور نہیں ہے تم میں سے (کوئی بھی)
اِلَّا وَارِدُهَا ۚ	مگر اس پر سے گزرنے والا ہے
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ ﴿71﴾	(یہ بات) تیرے رب پر حتمی فیصل شدہ ہے۔ ﴿71﴾
ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ	پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جنہوں نے
اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ	تقویٰ اختیار کیا اور ہم ظالموں کو چھوڑ دیں گے
فِيۡهَا جِثِيًّا ﴿72﴾ وَاِذَا	اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ ﴿72﴾ اور جب
تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	ان پر ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے
قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	(تو) وہ لوگ کہتے ہیں جنہوں نے کفر کیا
لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ	ان لوگوں سے جو ایمان لائے
اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا	دونوں گروہوں میں سے کونسا مقام میں بہتر ہے
وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ﴿73﴾	اور مجلس کے اعتبار سے (کون) زیادہ اچھا ہے۔ ﴿73﴾
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ	اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں
هُمۡ اَحۡسَنُ	(کہ) وہ (ان سے) کہیں بہتر تھیں
اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ﴿74﴾	سازوسامان اور نمود (ظاہری ٹیپ ٹاپ) کے لحاظ سے ﴿74﴾
قُلۡ مَنۡ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ	آپ کہہ دیجیے جو گمراہی میں (پڑا ہوا) ہو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَنَنۡزِعَنَّ : حالت نزع، نزعی بیان۔
كُلِّ : کل نمبر، کل کائنات، کل جہان۔
شِيۡعَةٍ : شیعہ، شیعان علی، اہل تشیع۔
اَشَدُّ : شدید، شدت، اشد ضرورت۔
الرَّحۡمٰنِ : رحم، رحیم، رحمن، رحمت۔
اَوۡلٰى : طریق اولیٰ، بالاولیٰ، اولیٰ واعلیٰ۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔
وَارِدُهَا : وارد، ورود مسعود۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
رَبِّكَ : رب، ربوبیت، رب العالمین۔
حَتۡمًا : حتمی طور پر، غیر حتمی۔
مَّقۡضِيًّا : قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
نُنَجِّى : نجات، نجات دہندہ۔
اتَّقَوۡا : تقویٰ، متقی۔
الظّٰلِمِيۡنَ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
تُتۡلٰى : تلاوت، وحی متلو۔
اٰيٰتُنَا : آیات قرآنی، آیات بینات
بَيِّنٰتٍ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں
كَفَرُوۡا : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
اٰمَنُوۡۤا : ایمان، مؤمن، امن۔
خَيۡرٌ : خیر وشر، خیر وعافیت۔
مَّقَامًا : مقام ومرتبہ، بلند مقام۔
اَحۡسَنُ : احسن جزا، حسن، احسان، محسن۔
اَهۡلَكۡنَا : ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
قَبۡلَهُمۡ : قبل ازوقت، قبل ازغذا۔
اَثَاثًا : اثاثہ، اثاثہ جات، اثاثے۔
رِءۡيًا : رؤیت ہلال کمیٹی، ریاکاری۔
قُلۡ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں
الضَّلٰلَةِ : ضلالت وگمراہی۔

فَلْيَمْدُدْ [1]	لَهُ [2]	الرَّحْمٰنُ	مَدًّا ۚ	حَتّٰى
تو لازم ہے کہ وہ ڈھیل دے	اس کو	رحمان	(لمبی) ڈھیل دینا	یہاں تک کہ

اِذَا [3]	رَاَوْا	مَا	يُوْعَدُوْنَ [4]	اِمَّا [5]
جب	وہ سب دیکھ لیں گے	جو	وہ سب وعدہ کیے جاتے ہیں	یا

الْعَذَابَ	وَاِمَّا [5]	السَّاعَةَ ؕ	فَسَيَعْلَمُوْنَ [6]
عذاب (کو)	اور یا	قیامت (کو)	تو عنقریب ضرور وہ سب جان لیں گے

مَنْ [7]	هُوَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضْعَفُ [8]	جُنْدًا (75)
کون ہے	وہ (جو)	بدتر	مقام (میں)	اور	زیادہ کمزور	لشکر کے اعتبار سے

وَ	يَزِيْدُ اللّٰهُ [9]	الَّذِيْنَ	اهْتَدَوْا	هُدًى ؕ	وَ
اور	اللہ زیادہ کرتا ہے	(ان لوگوں کو) جن	سب نے ہدایت پائی	ہدایت (میں)	اور

الْبٰقِيٰتُ	الصّٰلِحٰتُ	خَيْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا
باقی رہنے والی	نیکیاں	بہت خوب (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (کے اعتبار سے)

وَّخَيْرٌ	مَّرَدًّا (76)	اَفَرَءَيْتَ [10]	الَّذِيْ	كَفَرَ
اور بہتر (ہیں)	انجام (کے لحاظ سے)	کیا پس آپ نے دیکھا	جس نے	کفر کیا

بِاٰيٰتِنَا	وَقَالَ	لَاُوْتَيَنَّ	مَالًا	وَّوَلَدًا (77) ؕ [11]
ہماری آیتوں کے ساتھ	اور کہا	بلاشبہ ضرور میں دیا جاؤں گا	مال	اور اولاد

اَطَّلَعَ [12]	الْغَيْبَ	اَمِ [13]	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ
کیا وہ مطلع ہوا ہے	غیب پر	یا	اس نے لے رکھا ہے	رحمٰن کے ہاں

عَهْدًا (78) ۙ	كَلَّا ؕ	سَنَكْتُبُ [6]	مَا	يَقُوْلُ
کوئی عہد	ہرگز نہیں	عنقریب (ضرور) ہم لکھ لیں گے	جو	وہ کہتا ہے

وَ	نَمُدُّ	لَهٗ [3]	مِنَ الْعَذَابِ	مَدًّا (79) ۙ	وَّ
اور	ہم بڑھا دیں گے	اس کے لیے	عذاب میں سے	(بہت) بڑھانا	اور

نَرِثُهٗ [14]	مَا يَقُوْلُ	وَ	يَاْتِيْنَا	فَرْدًا (80)
ہم وارث ہوں گے اس کے	جو وہ کہتا ہے	اور	وہ آئے گا ہمارے پاس	اکیلا (ہی)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فَ کے بعد لْ کا ترجمہ چاہیے کہ یا لازم ہے کیا جاتا ہے۔

[2] لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

[3] اِذَا کے بعد عموماً فعل ماضی کا ترجمہ حال یا مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

[4] فعل کے شروع میں علامت یہ، اُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] اِمَّا یہ علامت عموماً دو کاموں میں اختیار دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے، ترجمہ یا اور کبھی خواہ کیا جاتا ہے۔

[6] سَ میں عموماً مستقبل قریب اور ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو جس اور کبھی کون یا کس بھی کیا جاتا ہے۔

[8] اسم کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[9] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] جب "اَ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] یہ بات ایک کافر عاص بن وائل نے کی تھی کہ اگر میں دوبارہ زندہ کیا گیا تو یہ مال اور اولاد مجھے وہاں بھی ملیں گے۔

[12] یہ دراصل اَاِطَّلَعَ تھا، تخفیف اور آسانی کے لیے دوسرا "اِ" محذوف ہے۔

[13] علامت "اَمْ" جب جملے کے شروع میں استعمال ہو تو عموماً ترجمہ کیا اور جب درمیان میں استعمال ہو تو ترجمہ یا کیا جاتا ہے۔

[14] یہ جس مال و اولاد کا ذکر کر رہا ہے اسکے تو ہم وارث ہونگے یعنی ہم اس سے لے لیں گے یہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ	تو لازم ہے کہ رحمان اسے ڈھیل دے (لمبی) ڈھیل دینا
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا	یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے اس چیز کو جس کا
يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ	وہ وعدہ کیے جاتے ہیں یا (دنیا کے) عذاب کو
وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ	اور یا قیامت تو عنقریب ضرور جان لیں گے
مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا	کون ہے وہ جو مقام میں بدتر ہے
وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿75﴾	اور لشکر کے اعتبار سے زیادہ کمزور ہے۔ ﴿75﴾
وَيَزِيْدُ اللّٰهُ	اور اللہ زیادہ کرتا ہے
الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ	ہدایت میں (ان لوگوں کو) جنھوں نے ہدایت پائی
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ	اور باقی رہنے والی نیکیاں بہت خوب ہیں
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے
وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿76﴾	اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ ﴿76﴾
اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ	کیا پس آپ نے (اسے) دیکھا جس نے
كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ	ہماری آیتوں کیساتھ کفر کیا اور کہا
لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ؕ ﴿77﴾	بلاشبہ ضرور میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔ ﴿77﴾
اَطَّلَعَ الْغَيْبَ	کیا وہ غیب پر مطلع ہوا ہے؟
اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ ﴿78﴾	یا اس نے رحمن کے ہاں کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ﴿78﴾
كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ	ہرگز نہیں، عنقریب ضرور ہم لکھ لینگے جو کچھ وہ کہتا ہے
وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ ﴿79﴾	اور ہم اسکے لیے عذاب کو بڑھا دینگے (بہت) بڑھانا ﴿79﴾
وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ	اور جو وہ کہتا ہے ہم (ان چیزوں میں) اسکے وارث ہونگے
وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿80﴾	اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔ ﴿80﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- الرَّحْمٰنُ : رحمٰن، رحیم، رحمت۔
- حَتّٰٓى : حتیٰ کہ، حتی الامکان۔
- رَاَوْا : رؤیت ہلال، رؤیت باری تعالیٰ
- مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
- يُوْعَدُوْنَ : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
- فَسَيَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- شَرٌّ : خیر و شر، شریر، شرارت۔
- مَّكَانًا : کون و مکان، مکانات۔
- اَضْعَفُ : ضعف، ضعیف، ضعفا۔
- يَزِيْدُ : زیادہ، مزید، زائد۔
- اهْتَدَوْا : ہدایت، ہادیٔ کائنات۔
- الْبٰقِيٰتُ : باقی، بقایا، بقیہ۔
- الصّٰلِحٰتُ : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- خَيْرٌ : خیر و شر، خیر و عافیت۔
- عِنْدَ : عند الطلب، عند الناس، عندیہ۔
- رَبِّكَ : رب، ربوبیت، رب العالمین۔
- ثَوَابًا : اجر و ثواب، ثواب دارین۔
- فَرَءَيْتَ : ریاکاری، رؤیت ہلال۔
- كَفَرَ : کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
- مَالًا : مال و دولت، مال و اسباب، مالدار
- وَلَدًا : ولادت، ولد، اولاد، مولود۔
- طَّلَعَ : اطلاع، مطلع، وزیر اطلاعات۔
- الْغَيْبَ : غیبی امداد، غیبی طاقت۔
- اتَّخَذَ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- عِنْدَ : عند الطلب، عند الناس، عندیہ۔
- عَهْدًا : عہد، ایفائے عہد، عہد و پیمان۔
- سَنَكْتُبُ : کتاب، کاتب، کتابت، مکتوب۔
- مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
- يَقُوْلُ : قول، اقوال، مقولہ، قائل۔
- نَرِثُهٗ : وارث، وراثت، ورثا۔

وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [1]	اٰلِهَةً [2]	لِّيَكُوْنُوْا [3]
اور	اُنہوں نے بنا لیے	اللہ کے سوا	معبود (جمع)	تاکہ وہ ہوں سب

لَهُمْ	عِزًّا (81) لا	كَلَّا ط [4]	سَيَكْفُرُوْنَ	بِعِبَادَتِهِمْ [5] [6]
ان کے لیے	(باعث) عزت	ہرگز نہیں	عنقریب ضرور وہ سب انکار کردیں گے	ان کی عبادت کا

وَ	يَكُوْنُوْنَ	عَلَيْهِمْ [7]	ضِدًّا (82) ع	اَلَمْ	تَرَ [8]
اور	وہ سب ہو جائیں گے	ان کے خلاف	مدمقابل	کیا نہیں	دیکھا آپ نے

اَنَّآ [9]	اَرْسَلْنَا	الشَّيٰطِيْنَ [10]	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	تَؤُزُّهُمْ [6] [11]
کہ بیشک ہم	ہم نے چھوڑ رکھا ہے	شیطانوں کو	کافروں پر	اُبھارتے ہیں اُنہیں

اَزًّا (83) لا	فَلَا	تَعْجَلْ	عَلَيْهِمْ ط	اِنَّمَا [12]	نَعُدُّ
خوب اُبھارنا	پس نہ	آپ جلدی کریں	ان پر	بلاشبہ بس	ہم شمار کر رہے ہیں

لَهُمْ	عَدًّا (84) ج	يَوْمَ	نَحْشُرُ	الْمُتَّقِيْنَ
ان کیلیے	اچھی طرح شمار کرنا	(جس) دن	ہم اکٹھا کریں گے	پرہیزگاروں کو

اِلَى الرَّحْمٰنِ	وَفْدًا (85) لا	وَّ	نَسُوْقُ	الْمُجْرِمِيْنَ
رحمٰن کی طرف	مہمان بنا کر	اور	ہم ہانک کر لے جائیں گے	مجرموں کو

اِلٰى جَهَنَّمَ	وِرْدًا (86) م [13]	لَا يَمْلِكُوْنَ	الشَّفَاعَةَ [10]	اِلَّا
جہنم کی طرف	پیاسے	نہیں وہ سب اختیار رکھیں گے	سفارش کرنے کا	مگر

وقف لازم

مَنِ اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا (87) م [10] [14]	وَ	قَالُوا
جس نے لیا	رحمان کے ہاں	کوئی عہد	اور	اُنہوں نے کہا

وقف لازم

اتَّخَذَ	الرَّحْمٰنُ [10]	وَلَدًا (88) ط [10] [14]	لَقَدْ	جِئْتُمْ	شَيْـًٔا
بنائی ہے	رحمان نے	کوئی اولاد	بلاشبہ یقیناً	تم آئے ہو	ایک بات کو

اِدًّا (89) لا	تَكَادُ [11]	السَّمٰوٰتُ	يَتَفَطَّرْنَ [15] [16]	مِنْهُ
بہت بھاری	قریب ہیں	آسمان (جمع)	وہ پھٹ پڑیں	اس (بات) سے

وَ	تَنْشَقُّ [11]	الْاَرْضُ [10]	وَ	تَخِرُّ [11]	الْجِبَالُ [10]	هَدًّا (90) لا
اور	شق ہو جائے	زمین	اور	گر پڑیں	پہاڑ	ریزہ ریزہ ہو کر

ع 5 17 8

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

2 یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

3 فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

4 كَلَّا یہ لفظ ڈانٹ اور تنبیہ کے لیے آتا ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

5 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب کیا جاتا ہے۔

6 هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

7 عَلَيْهِمْ میں عَلٰی کا عموماً ترجمہ پر ہوتا ہے، کبھی کے خلاف بھی کیا جاتا ہے۔

8 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

9 اَنَّآ دراصل اَنَّ + نَا کا مجموعہ ہے۔

10 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول اور اگر پیش ہو تو وہ اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

11 تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

12 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

13 وِرْدًا وَارِدٌ کی جمع ہے جسکا ترجمہ پانی پر پہنچنے والا ہے چونکہ پانی پینے کے لیے پیاسا ہی جاتا ہے اس لیے ترجمہ پیاسے کیا گیا ہے۔

14 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

15 علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

16 ـنَ جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً	اور انہوں نے اللہ کے سوا (اور) معبود بنا لیے ہیں
لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۙ﴿81﴾	تاکہ وہ انکے لیے باعث عزت (اور مددگار) ہوں۔ ﴿81﴾
كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ	ہرگز نہیں، عنقریب ضرور وہ انکی عبادت کا انکار کر دینگے
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿82﴾	اور وہ ان کے خلاف مد مقابل ہو جائیں گے۔ ﴿82﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا	کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بیشک ہم نے چھوڑ رکھا ہے
الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	شیطانوں کو کافروں پر (کہ)
تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ﴿83﴾	وہ انہیں (گناہوں پر) ابھارتے ہیں خوب ابھارنا ﴿83﴾
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا	پس آپ ان پر (عذاب کے لیے) جلدی نہ کریں، بلاشبہ بس
نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿84﴾	ہم تو انکے لیے (دن) گن رہے ہیں اچھی طرح گننا۔ ﴿84﴾
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ	جس دن ہم پرہیز گاروں کو اکٹھا کریں گے
اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ﴿85﴾	رحمن کی طرف مہمان بنا کر۔ ﴿85﴾
وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ	اور ہم مجرموں کو ہانک کر لے جائیں گے
اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿86﴾	جہنم کی طرف پیاس کی حالت میں۔ ﴿86﴾
لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ	وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھیں گے مگر جس نے
اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿87﴾	رحمان کے ہاں سے کوئی عہد لیا ہو۔ ﴿87﴾
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ﴿88﴾	اور انہوں نے کہا رحمان نے اولاد بنائی ہے۔ ﴿88﴾
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۙ﴿89﴾	بلاشبہ یقیناً تم ایک بہت بڑی بھاری بات کو آئے ہو ﴿89﴾
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ	قریب ہیں (کہ) اس (بات) سے آسمان پھٹ پڑیں
وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ	اور زمین شق ہو جائے
وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ﴿90﴾	اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ ﴿90﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اتَّخَذُوْا : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- اٰلِهَةً : الٰہ العالمین، الوہیت۔
- عِزًّا : عزت، باعزت، معزز۔
- بِعِبَادَتِهِمْ : عابد، عبادت، معبود۔
- ضِدًّا : ضدّ، ضدّی، تضاد۔
- تَرَ : رؤیت ہلال، ریاکاری۔
- اَرْسَلْنَا : رسول، مرسل، ترسیل، ارسال۔
- عَلَى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- تَعْجَلْ : عجلت، مہر معجّل۔
- نَعُدُّ : عدد، معدود، متعدد، تعداد۔
- يَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت، چند یوم۔
- نَحْشُرُ : حشر، محشر، حشر نشر۔
- الْمُتَّقِيْنَ : تقویٰ، متقی۔
- اِلَى : الداعی الی الخیر، مکتوب الیہ۔
- الرَّحْمٰنِ : رحم، رحیم، رحمن، رحمت۔
- وَفْدًا : وفد، وفود۔
- الْمُجْرِمِيْنَ : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
- يَمْلِكُوْنَ : مالک، ملکیت۔
- الشَّفَاعَةَ : شفاعت، شافع محشر۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا یہ کہ۔
- اتَّخَذَ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- عِنْدَ : عندالناس، عندالطلب، عندیہ۔
- عَهْدًا : عہد، ایفائے عہد، عہد و پیمان۔
- قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- وَلَدًا : ولد، ولدیت، مولود، ولادت۔
- شَيْـًٔا : شے، اشیا، اشیائے خورد و نوش۔
- السَّمٰوٰتُ : کتب سماویہ، ارض و سما۔
- تَنْشَقُّ : واقعہ شق صدر، شق قمر۔
- الْاَرْضُ : ارض و سما، قطعہ اراضی۔
- الْجِبَالُ : جبل احد، جبال ہمالیہ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اَنْ کا ترجمہ کہ ہوتا ہے اور اِنْ کا ترجمہ اگر ہوتا ہے اگر اِنْ کے بعد جب اِلَّا آجائے تو اس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[2] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[3] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[4] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کوئی یا کسی کیا جاتا ہے۔

[5] ات اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[7] هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

[8] سَ میں عموماً مستقبل قریب اور ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا، یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہوجاتا ہے۔

[10] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں عموماً صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] یہاں "یَ" اصل لفظ کا حصہ ہے۔

[12] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[13] یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[14] فعل کے شروع میں لِ اور آخر میں زبر ہو تو ترجمہ عموماً تاکہ کیا جاتا ہے۔

[15] لُدًّا دراصل اَلَدُّ کی جمع ہے سخت جھگڑالو کو کہتے ہیں جو کسی طرح حق بات کو نہ مانے اور ان سے مراد قریش کے مشرکین اور دوسرے کفار ہیں۔

[16] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

اَنْ [1]	دَعَوْا	لِلرَّحْمٰنِ [2]	وَلَدًا ۚ (91)
کہ	اُنہوں نے دعویٰ کیا	رحمان کے لیے	اولاد (کا)

وَ [3]	مَا	يَنْۢبَغِيْ	لِلرَّحْمٰنِ [2]	اَنْ [1]	يَّتَّخِذَ
حالانکہ	نہیں	وہ لائق	رحمٰن کے لیے	کہ	وہ بنائے

وَلَدًا ۭ (92) [4]	اِنْ [1]	كُلُّ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ [5]
کوئی اولاد	نہیں	ہر ایک	جو	آسمانوں میں (ہے)

وَالْاَرْضِ	اِلَّآ	اٰتِي	الرَّحْمٰنِ	عَبْدًا ۭ (93)
اور زمین (میں)	مگر	آنے والا (ہے)	رحمان (کے پاس)	غلام بن کر

لَقَدْ [6]	اَحْصٰىهُمْ [7]	وَ	عَدَّهُمْ [7]	عَدًّا ۭ (94)
بلاشبہ یقیناً	اس نے گھیر رکھا ہے اُنہیں	اور	گن رکھا ہے انہیں	شمار کر کے

وَ	كُلُّهُمْ	اٰتِيْهِ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [5]	فَرْدًا (95)
اور	ان میں ہر ایک	آنے والا ہے اس کے پاس	قیامت کے دن	اکیلا

اِنَّ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ [5]
بے شک (وہ لوگ) جو	سب ایمان لائے	اور	اُنہوں نے عمل کیے	نیک (جمع)

سَيَجْعَلُ [8]	لَهُمُ [9]	الرَّحْمٰنُ	وُدًّا (96)	فَاِنَّمَا [10]
عنقریب ضرور وہ کردے گا	ان کے لیے	رحمان	محبت	پس یقیناً بس

يَسَّرْنٰهُ [11] [12]	بِلِسَانِكَ [13]	لِتُبَشِّرَ [14]	بِهِ
ہم نے آسان کر دیا اُسے	آپ کی زبان (عربی) میں	تاکہ آپ خوشخبری دیں	اس کے ساتھ

الْمُتَّقِيْنَ	وَ	تُنْذِرَ	بِهٖ	قَوْمًا لُّدًّا (97) [15]	وَكَمْ
پرہیزگاروں کو	اور	آپ ڈرائیں	اس کے ساتھ	جھگڑالو قوم (کو)	اور کتنی

اَهْلَكْنَا [12]	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ ۭ [16]	هَلْ	تُحِسُّ
ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	کیا	آپ محسوس کرتے ہیں

مِنْهُمْ	مِّنْ اَحَدٍ [16] [4]	اَوْ تَسْمَعُ	لَهُمْ [9]	رِكْزًا ۧ (98) [4]
ان میں سے	کسی ایک کو	یا آپ سنتے ہیں	ان کی	کوئی آہٹ

ع 6 16 9 النصف

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَنۡ دَعَوۡا	(اس بات پر) کہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے
لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿91﴾	رحمان کے لیے کسی اولاد کا۔ ﴿91﴾
وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ	حالانکہ رحمٰن کے لیے لائق نہیں ہے
اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿92﴾	کہ وہ کوئی اولاد بنائے۔ ﴿92﴾
اِنۡ كُلُّ مَنۡ	نہیں ہے کوئی بھی جو
فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	آسمانوں اور زمین میں ہے
اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿93﴾	مگر وہ رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والا ہے ﴿93﴾
لَقَدۡ اَحۡصٰٮهُمۡ	بلاشبہ یقیناً اس نے ان کو گھیر رکھا ہے
وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿94﴾	اور انہیں اچھی طرح گن کر شمار کر رکھا ہے۔ ﴿94﴾
وَكُلُّهُمۡ	اور ان میں سے ہر ایک
اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿95﴾	قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا ہی آنے والا ہے ﴿95﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	بے شک وہ (لوگ) جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور انہوں نے نیک اعمال کیے
سَيَجۡعَلُ لَهُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿96﴾	عنقریب ضرور ان کیلیے رحمان محبت (پیدا) کردے گا ﴿96﴾
فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ	پس یقیناً ہم نے اسے آپکی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے
لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ	تاکہ آپ اس کے ساتھ پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں
وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿97﴾	اور آپ اس کے ساتھ جھگڑالو قوم کو ڈرائیں۔ ﴿97﴾
وَكَمۡ اَهۡلَـكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ	اور ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہم نے ہلاک کر دیں
هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ	کیا آپ ان میں سے کسی ایک کو محسوس کرتے ہیں؟
اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿98﴾	یا آپ ان کی کوئی آہٹ سنتے ہیں؟ ﴿98﴾

ع 16 النصف

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- دَعَوۡا : دعویٰ، داعی، مدّعی، مدعوّ۔
- وَلَدًا : ولد، اولاد، ولدیت۔
- يَتَّخِذَ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- كُلُّ : کل نمبر، کل تعداد، کل کائنات۔
- فِي : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- السَّمٰوٰتِ : ارض وسما، کتب سماویہ۔
- الۡاَرۡضِ : کرۂ ارض، قطعہ اراضی۔
- اِلَّاۤ : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
- عَبۡدًا : عبد، عابد، عبداللہ، عبادت۔
- وَعَدَّ : عدد، معدود، متعدد، تعداد۔
- عَدًّا : عدد، معدود، متعدد، تعداد۔
- يَوۡمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- فَرۡدًا : فرد افرد، افراد، انفرادی طور پر۔
- اٰمَنُوۡا : ایمان، مؤمن، امن۔
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- عَمِلُوا : عمل، اعمال، معمول، تعمیل۔
- الصّٰلِحٰتِ : صلح، صالح، اعمال صالحہ۔
- وُدًّا : مودت ومحبت۔
- يَسَّرۡنٰهُ : میسّر۔
- بِلِسَانِكَ : لسان، ماہر لسانیات۔ السنہ شرقیہ
- لِتُبَشِّرَ : بشارت، مبشر، بشیر۔
- الۡمُتَّقِيۡنَ : تقویٰ، متقی۔
- قَوۡمًا : قوم، اقوام، قومیت، قومی زبان۔
- اَهۡلَـكۡنَا : ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
- قَبۡلَهُمۡ : قبل از وقت، قبل از نماز۔
- مِّنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
- قَرۡنٍ : قرون اولیٰ۔ قرنوں سے جہل چھایا
- تُحِسُّ : حس، احساس، محسوس۔
- اَحَدٍ : واحد، احد، توحید، موحّد، وحدانیت۔
- تَسۡمَعُ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اٰيَاتُهَا: 135 — 20 سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ 45 — رُكُوْعَاتُهَا: 8

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ (1)	مَآ	اَنْزَلْنَا [1]	عَلَيْكَ	الْقُرْاٰنَ	لِتَشْقٰٓى [2] (2)
طٰهٰ	نہیں	ہم نے نازل کیا	آپ پر	قرآن	تاکہ آپ مشقت میں پڑ جائیں

اِلَّا	تَذْكِرَةً [3]	لِّمَنْ	يَّخْشٰى (3)	تَنْزِيْلًا
مگر	نصیحت (کے لیے)	(اس) کے لیے جو	وہ ڈرتا ہے	نازل کیا ہوا

مِّمَّنْ [4]	خَلَقَ	الْاَرْضَ [5]	وَ	السَّمٰوٰتِ [3]
(اس کی طرف) سے جس نے	اس نے پیدا کیا	زمین (کو)	اور	آسمانوں (کو)

الْعُلٰى (4)	اَلرَّحْمٰنُ	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوٰى (5)	لَهٗ [6]
بلند	رحمان	عرش پر	اس نے قرار پکڑا	اسی کا ہے

مَا	فِي السَّمٰوٰتِ [3]	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَمَا	بَيْنَهُمَا
جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	اور جو	ان دونوں کے درمیان

وَمَا	تَحْتَ	الثَّرٰى (6)	وَاِنْ [7]	تَجْهَرْ	بِالْقَوْلِ [8]
اور جو	نیچے	گیلی مٹی کے	اور اگر	آپ بلند کریں	بات کو

فَاِنَّهٗ [9]	يَعْلَمُ	السِّرَّ	وَ	اَخْفٰى [10] (7)	اَللّٰهُ
تو بیشک وہ	وہ جانتا ہے	پوشیدہ	اور	زیادہ مخفی بات	اللہ

لَآ اِلٰهَ [11]	اِلَّا	هُوَ	لَهُ [6]	الْاَسْمَآءُ	الْحُسْنٰى (8)
نہیں کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کے	نام	اچھے

وَهَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ مُوْسٰى (9)	اِذْ [12]	رَاٰ	نَارًا [13]
اور کیا	آئی ہے آپ کے پاس	موسیٰ کی بات	جب	اس نے دیکھی	ایک آگ

وقف لازم

فَقَالَ [9]	لِاَهْلِهِ [14]	امْكُثُوْٓا	اِنِّيْٓ	اٰنَسْتُ
تو کہا	اپنے گھر والوں سے	تم سب ٹھہرو	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے

نَارًا	لَّعَلِّيْٓ [15]	اٰتِيْكُمْ	مِّنْهَا	بِقَبَسٍ [13] [8]
آگ	شاید کہ میں	میں لے آؤں تمہارے پاس	اس سے	کسی انگارے کو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[3] ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] مِمَّنْ دراصل مِنْ + مَنْ کا مجموعہ ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[6] لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

[7] اِنْ کا ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اَنْ کا ترجمہ کہ ہوتا ہے۔

[8] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[9] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[10] علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[11] لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

[12] اِذْ اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے اِذْ عموماً ماضی کے لیے اور اِذَا عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[13] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، ترجمہ کوئی یا کسی کیا جاتا ہے۔

[14] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[15] لَعَلِّيْٓ دراصل لَعَلَّ + يْ کا مجموعہ ہے۔

اٰيَاتُهَا: 135 | 20 سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ 45 | رُكُوۡعَاتُهَا: 8

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰهٰ ۚ (1) مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ	طٰهٰ (1) ہم نے آپ پر (یہ) قرآن (اس لیے) نازل نہیں کیا
لِتَشۡقٰٓى ۙ (2)	تاکہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ (2)
اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ (3)	مگر (یہ تو) اسکو نصیحت کرنے کیلیے ہے جو ڈرتا ہے (3)
تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ	اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس نے
خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ؕ (4)	زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا۔ (4)
اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى (5)	وہ رحمان ہے (جس نے) عرش پر قرار پکڑا۔ (5)
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا	زمین میں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے
وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى (6)	اور جو کچھ گیلی مٹی کے نیچے ہے۔ (6)
وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ	اور اگر آپ بات کو بلند کریں (یعنی اونچی آواز میں بولیں)
فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ	تو (اُسے تو اس کی ضرورت نہیں) بیشک وہ تو جانتا ہے
السِّرَّ وَاَخۡفٰى (7)	پوشیدہ اور (اس سے بھی) زیادہ مخفی (بات) کو۔ (7)
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ	اللہ وہ ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی
لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى (8)	اسی کے سب نام بہت اچھے ہیں۔ (8)
وَهَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۘ (9)	اور کیا آپکے پاس موسیٰ کی بات (خبر) آئی ہے۔ (9)
اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ	جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا
امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ	تم ٹھہرو بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں
اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ	اس میں سے تمہارے پاس کسی انگارے کو لے آؤں

وقف لازم

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَنۡزَلۡنَا : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَلَيۡكَ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
لِتَشۡقٰٓى : شقاوت قلبی، شقی القلب۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔
تَذۡكِرَةً : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
يَّخۡشٰى : خشیت الٰہی۔
تَنۡزِيۡلًا : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
مِّمَّنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
خَلَقَ : خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔
الۡاَرۡضَ : ارض وسما، قطعہ اُراضی، کرۂ ارض۔
الۡعُلٰى : عالی شان۔
عَلَى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اسۡتَوٰى : مستوی، خطِ استواء، ستواں۔
مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
بَيۡنَهُمَا : بین الاقوامی، بین السطور۔
تَحۡتَ : ماتحت، تحت الشعور، تحت اللفظ۔
تَجۡهَرۡ : جہری نمازیں، آمین بالجہر۔
بِالۡقَوۡلِ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
يَعۡلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
السِّرَّ : اسرار و رموز، پُراسرار۔
اَخۡفٰى : مخفی، خفیہ، اخفا، خفی۔
لَاۤ : لاعلاج، لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
اِلٰهَ : الہ العالمین، یاالٰہی، بارالٰہ۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔
الۡاَسۡمَآءُ : اسم، اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
الۡحُسۡنٰى : حسن، محسن، تحسین، اسمائے حسنیٰ۔
حَدِيۡثُ : حدیث، رسول، حدیث قدسی۔
رَاٰ : رویت ہلال، ریاکاری۔
نَارًا : نوری ناری، نار جہنم۔
اٰنَسۡتُ : اُنس، مانوس، مانوسیت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَوْ	اَجِدُ	عَلَى النَّارِ	هُدًى [1] (10)	فَلَمَّآ [2]	اَتٰهَا
یا	میں پاؤں	آگ پر	کوئی رہنمائی	پس جب	وہ آئے اس کے پاس

نُوْدِيَ [3]	يٰمُوْسٰى (11)	اِنِّيْٓ	اَنَا	رَبُّكَ	فَاخْلَعْ [2]
آواز دی گئی	اے موسیٰ!	بیشک میں	میں	تیرا رب (ہوں)	سو اُتار دے

نَعْلَيْكَ [4] ج	اِنَّكَ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى [5] (12)	وَاَنَا
اپنے دونوں جوتے	بے شک تو	مقدس وادی طویٰ میں ہے	اور میں

اخْتَرْتُكَ	فَاسْتَمِعْ [2][6]	لِمَا [7]	يُوْحٰى [8] (13)	اِنَّنِيْٓ
میں نے چن لیا ہے تجھے	پس غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں

اَنَا	اللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ [9]	اِلَّآ	اَنَا	فَاعْبُدْنِيْ [2][10] لا	وَ
میں	اللہ	کوئی معبود نہیں	مگر	میں	سو تو میری عبادت کر	اور

اَقِمِ	الصَّلٰوةَ [11]	لِذِكْرِيْ [7] (14)	اِنَّ	السَّاعَةَ [11]	اٰتِيَةٌ [11]
تو قائم کر	نماز	میرے ذکر کے لیے	بیشک	قیامت	آنے والی ہے

اَكَادُ	اُخْفِيْهَا	لِتُجْزٰى [12][8][13]	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا [14]
قریب ہے کہ میں	میں چھپاؤں اسے	تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان کو	(اس) کا جو

تَسْعٰى [13] (15)	فَلَا	يَصُدَّنَّكَ [15]	عَنْهَا	مَنْ	لَّا
وہ کوشش کرتی ہے	پس نہ	وہ ہرگز روکے تجھے	اس سے	جو	نہیں

يُؤْمِنُ	بِهَا [14]	وَاتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَتَرْدٰى (16)
وہ ایمان رکھتا	اس پر	اور اس نے پیروی کی	اپنی خواہش کی	پس تو (بھی) ہلاک ہو جائے گا

وَمَا	تِلْكَ	بِيَمِيْنِكَ [5]	يٰمُوْسٰى (17)	قَالَ	هِيَ
اور کیا (ہے)	وہ	تیرے دائیں ہاتھ میں	اے موسیٰ!	اس نے کہا	وہ

عَصَايَ ج	اَتَوَكَّؤُا	عَلَيْهَا	وَاَهُشُّ	بِهَا [14]
میری لاٹھی	میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر	اور میں پتے جھاڑتا ہوں	اس سے

عَلٰى غَنَمِيْ	وَلِيَ	فِيْهَا	مَاٰرِبُ	اُخْرٰى (18)
اپنی بکریوں پر	اور میرے لیے	اس میں	فوائد (ہیں)	کئی اور

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[2] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] نَعْلَيْكَ دراصل نَعْلَيْنِ + كَ ہے گرامر کی رو سے درمیان سے نِ حذف ہے۔

[5] یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[6] سَمِعَ، يَسْمَعُ کا ترجمہ سُننا ہوتا ہے جبکہ اِسْمَعْ کا ترجمہ سُن اور اِسْتَمِعْ کا ترجمہ غور سے سُن ہے۔

[7] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[8] علامت يُ، تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[9] لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[11] ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[13] تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[14] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[15] لَا فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں نفی کی تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿10﴾	یا میں آگ پر کوئی رہنمائی پاؤں۔ ﴿10﴾
فَلَمَّآ اَتٰىهَا	پس جب وہ اس (آگ) کے پاس آیا
نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿11﴾	(تو) آواز دی گئی اے موسیٰ! ﴿11﴾
اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ	بیشک میں تیرا رب ہوں سو اپنے جوتے اُتار دے
اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿12﴾	بے شک تو مقدس وادی طویٰ میں ہے۔ ﴿12﴾
وَاَنَا اخْتَرْتُكَ	اور میں نے تجھے چن لیا ہے
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿13﴾	پس غور سے سن اس کو جو وحی کی جاتی ہے۔ ﴿13﴾
اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ	بے شک میں ہی اللہ ہوں
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ	میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تو میری عبادت کر
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿14﴾	اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ ﴿14﴾
اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ	بے شک قیامت آنے والی ہے
اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى	قریب ہے کہ میں اسے چھپاؤں تا کہ بدلہ دیا جائے
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿15﴾	ہر جان کو اس کا جو وہ کوشش کرتی ہے۔ ﴿15﴾
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ	سو آپ کو اس سے ہرگز نہ روکے (وہ شخص) جو
لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ	اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی
فَتَرْدٰى ﴿16﴾	پس آپ (بھی) ہلاک ہو جائیں گے۔ ﴿16﴾
وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿17﴾	اور اے موسیٰ! وہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ ﴿17﴾
قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا	اس نے کہا وہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں
وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ	اور اس سے میں اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں
وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿18﴾	اور اس میں میرے لیے اور (بھی) کئی فوائد ہیں۔ ﴿18﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَجِدُ : وجود، موجود، وجد، وجدان۔
عَلَى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
هُدًى : ہدایت، ہادیٔ برحق، مہدی۔
نُوْدِيَ : ندا، منادی، ندائے ملت۔
نَعْلَيْكَ : نعلین مبارک۔
بِالْوَادِ : وادی، وادیٔ کشمیر۔
الْمُقَدَّسِ : مقدس، تقدیس، روح القدس۔
اخْتَرْتُكَ : اختیار، مختار، اختیاری مضامین۔
فَاسْتَمِعْ : سمع و بصر، آلۂ سماعت، محفل سماع۔
لِمَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
يُوْحٰى : وحی متلوّ، وحی غیر متلوّ، وحی جلی۔
فَاعْبُدْنِيْ : عابد، عبادت، معبود۔
اَقِمِ : قائم، قیام، اقامت دین۔
الصَّلٰوةَ : صوم و صلوٰۃ، صلاۃ تسبیح، مصلّٰی۔
لِذِكْرِيْ : ذکر، اذکار، مذکورہ۔
اُخْفِيْهَا : مخفی، خفیہ، اخفا۔
لِتُجْزٰى : جزا و سزا، جزاک اللہ، جزائے خیر۔
كُلُّ : کل نمبر، کل تعداد، کل کائنات۔
نَفْسٍ : نفس، نفسا نفسی، نظام تنفس۔
بِمَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
تَسْعٰى : سعی کرنا، سعی لاحاصل، مساعی۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
يُؤْمِنُ : ایمان، مؤمن، امن۔
اتَّبَعَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
بِيَمِيْنِكَ : یمین و یسار، میمنہ و میسرہ۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
عَلَيْهَا : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
فِيْهَا : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
لِيَ : الحمد للہ، لہٰذا۔
اُخْرٰى : اخروی زندگی، اوّل و آخر۔

قَالَ [1]	اَلْقِهَا [2]	يٰمُوْسٰى (19)	فَاَلْقٰهَا [2]	فَاِذَا [3]	هِيَ
فرمایا	ڈال دو اسے	اے موسیٰ!	تو اس نے ڈالا اسے	تو اچانک	وہ

حَيَّةٌ [4]	تَسْعٰى [4] (20)	قَالَ [1]	خُذْهَا [2]	وَلَا	تَخَفْ وقفة
سانپ	دوڑتا ہوا	فرمایا	پکڑ لے اسے	اور نہ	تو ڈر

سَنُعِيْدُهَا [2][5]	سِيْرَتَهَا	الْاُوْلٰى [6] (21)	وَ	اضْمُمْ [7]
عنقریب ضرور ہم لوٹائیں گے اسے	اس کی حالت میں	پہلی	اور	تو ملا

يَدَكَ [8]	اِلٰى جَنَاحِكَ [8]	تَخْرُجْ [4]	بَيْضَآءَ [6]	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ [9][10]
اپنا ہاتھ	اپنے پہلو (بغل) کی طرف	وہ نکلے گا	سفید (چمکتا ہوا)	کسی بیماری کے بغیر

اٰيَةً [4][10]	اُخْرٰى [6] (22) لا	لِنُرِيَكَ [8][11]	مِنْ اٰيٰتِنَا [9]	الْكُبْرٰى [6] (23) ج
(یہ) ایک نشانی ہے	اور	تاکہ ہم دکھائیں تجھے	اپنی نشانیاں	بڑی

ع 1 24 10

اِذْهَبْ [7]	اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى (24) ع	قَالَ [1]	رَبِّ [12]
تو جا	فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہو گیا ہے	کہا	(اے میرے) رب

اشْرَحْ [7]	لِيْ	صَدْرِيْ [13] (25) لا	وَ	يَسِّرْ [14]	لِيْٓ
تو کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کر دے	میرے لیے

اَمْرِيْ [13] (26) لا	وَاحْلُلْ [7]	عُقْدَةً [4]	مِّنْ لِّسَانِيْ [13] (27) لا	يَفْقَهُوْا
میرا کام	اور تو کھول دے	گرہ	میری زبان سے	(تاکہ) وہ سب سمجھ لیں

قَوْلِيْ [13] (28) ص	وَ	اجْعَلْ [7]	لِّيْ	وَزِيْرًا [10]	مِّنْ اَهْلِيْ [13] (29) لا
میری بات	اور	تو بنا دے	میرے لیے	ایک وزیر	میرے گھر والوں میں سے

هٰرُوْنَ	اَخِي [13] (30) لا	اشْدُدْ [7]	بِهٖٓ [15]	اَزْرِيْ [13] (31) لا	وَ
ہارون	میرے بھائی	تو مضبوط فرما	اس سے	میری قوت	اور

اَشْرِكْهُ	فِيْٓ اَمْرِيْ [13] (32) لا	كَيْ	نُسَبِّحَكَ	كَثِيْرًا (33) لا	وَّ
تو شریک کر اسے	میرے کام میں	تاکہ	ہم تسبیح بیان کریں تیری	بہت زیادہ	اور

نَذْكُرَكَ [8]	كَثِيْرًا (34) ط	اِنَّكَ	كُنْتَ	بِنَا [15]	بَصِيْرًا [16] (35)
ہم یاد کریں تجھے	کثرت سے	بے شک تو	تو ہی ہے	ہم کو	خوب دیکھنے والا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے "وَ" کو "ا" سے بدلا گیا ہے۔

2 هَا یہاں فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے اور ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

3 اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

4 ةٌ اور تَ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 فعل کے شروع میں "سَ" میں عنقریب ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 اسم کے آخر میں ـٰى اور اٰء واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

7 فعل کے شروع میں "اُ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے یا التجا ہوتی ہے۔

8 كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تجھے کیا جاتا ہے۔

9 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

10 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

11 فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

12 یہ دراصل یَارَبِّیْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

13 یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

14 یہاں "يَ" اصل لفظ کا حصہ ہے۔

15 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

16 فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

قَالَ اَلۡقِهَا يٰمُوۡسٰى ﴿19﴾	(اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ اسے ڈال دو۔ ﴿19﴾
فَاَلۡقٰىهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسۡعٰى ﴿20﴾	تو اس نے اسے ڈالا تو اچانک وہ دوڑتا ہوا سانپ تھا ﴿20﴾
قَالَ خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ وقفة	(اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لے اور مت ڈر
سَنُعِيۡدُهَا سِيۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰى ﴿21﴾	عنقریب ضرور ہم اسے اسکی پہلی حالت میں لوٹا دینگے ﴿21﴾
وَاضۡمُمۡ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ	اور تو اپنا ہاتھ اپنے پہلو (بغل) کی طرف ملا
تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ	وہ بغیر کسی بیماری کے سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا
اٰيَةً اُخۡرٰى ۙ﴿22﴾	(یہ) ایک اور نشانی ہے۔ ﴿22﴾
لِنُرِيَكَ مِنۡ اٰيٰتِنَا الۡكُبۡرٰى ۚ﴿23﴾	تاکہ ہم تجھے اپنی کچھ بڑی نشانیاں دکھائیں۔ ﴿23﴾
ع 1 24 10 اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿24﴾	تو فرعون کی طرف جا بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ ﴿24﴾
قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ۙ﴿25﴾	کہا اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے ﴿25﴾
وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۙ﴿26﴾	اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔ ﴿26﴾
وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ۙ﴿27﴾	اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ ﴿27﴾
يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ﴿28﴾	(کہ) وہ (لوگ) میری بات سمجھ لیں۔ ﴿28﴾
وَاجۡعَلۡ لِّىۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ اَهۡلِىۡ ۙ﴿29﴾	اور میرے لیے میرے گھر والوں سے ایک وزیر بنا دے ﴿29﴾
هٰرُوۡنَ اَخِى ۙ﴿30﴾	ہارون کو (جو) میرا بھائی ہے ﴿30﴾
اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِىۡ ۙ﴿31﴾	اس سے میری قوت کو مضبوط فرما۔ ﴿31﴾
وَاَشۡرِكۡهُ فِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۙ﴿32﴾	اور اسے میرے کام (یعنی نبوت) میں شریک کر۔ ﴿32﴾
كَىۡ نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا ۙ﴿33﴾	تاکہ ہم تیری بہت زیادہ تسبیح بیان کریں۔ ﴿33﴾
وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ؕ﴿34﴾	اور ہم تجھے کثرت سے یاد کریں۔ ﴿34﴾
اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا بَصِيۡرًا ﴿35﴾	بے شک تو ہی ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔ ﴿35﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَلۡقِهَا: القاء۔
خُذۡهَا: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
تَخَفۡ: خوف، خائف۔
سَنُعِيۡدُهَا: اعادہ، بیماری عود کر آئی۔
سِيۡرَتَهَا: سیرت نگار، سیرت النبی ﷺ۔
الۡاُوۡلٰى: قرون اولیٰ۔
اضۡمُمۡ: ضم ہونا، انضمام کرنا، ضمیمہ۔
يَدَكَ: رفع الیدین، ید طولیٰ۔
تَخۡرُجۡ: خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
بَيۡضَآءَ: ید بیضا، ابیض۔
لِنُرِيَكَ: رویت ہلال، غیر مرئی اشیا، ریاکاری
الۡكُبۡرٰى: علامات کبریٰ، کبیر، اکبر، مکبر، تکبر
طَغٰى: طاغوت، طغیانی، طاغوتی نظام۔
اشۡرَحۡ: شرح صدر، تشریح، شرح و بسط۔
صَدۡرِىۡ: صدر مقام، صدر بازار۔
يَسِّرۡ: میسّر۔
احۡلُلۡ: عقدہ حل کر دیا۔
عُقۡدَةً: عقد، عقیدہ، عقدہ حل ہونا۔
لِّسَانِىۡ: رطب اللسان، سبقت لسانی
يَفۡقَهُوۡا: فقہ، فقیہ، فقاہت، فقہ السنۃ۔
وَزِيۡرًا: وزیر، وزارت، وزراء۔
مِّنۡ: منجانب، من حیث القوم۔
اَهۡلِىۡ: اہل و عیال، اہل خانہ۔
اشۡدُدۡ: شدید، شدت، مشدد، تشدد۔
اَشۡرِكۡهُ: شرک، شریک، مشرک۔
اَمۡرِىۡ: امر، آمر، مامور، امر ربی۔
نُسَبِّحَكَ: تسبیح، تسبیحات۔
كَثِيۡرًا: کثرت، اکثر، کثیر۔
نَذۡكُرَكَ: ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
بَصِيۡرًا: بصر، بصارت، بصیرت۔

قَالَ	قَدْ	اُوْتِيْتَ [1]	سُؤْلَكَ	يٰمُوْسٰى (36)	وَ	لَقَدْ
(اللہ نے) فرمایا	یقیناً	تو عطا کیا گیا	اپنا سوال	اے موسیٰ!	اور	بلاشبہ یقیناً
مَنَنَّا	عَلَيْكَ	مَرَّةً [2]	اُخْرٰٓى (37) لا	اِذْ	اَوْحَيْنَآ [3]	
ہم نے احسان کیا ہے	آپ پر	ایک مرتبہ	اور (بھی)	جب	ہم نے الہام کیا	
اِلٰٓى اُمِّكَ	مَا	يُوْحٰٓى (38) [4] لا	اَنِ	اقْذِفِيْهِ [5]		
تیری ماں کی طرف	جو	وہ وحی کی جاتی ہے	کہ	تو ڈال دے اس (موسیٰ) کو		
فِى التَّابُوْتِ	فَاقْذِفِيْهِ [5]	فِى الْيَمِّ	فَلْيُلْقِهِ [6]	الْيَمُّ		
صندوق میں	پھر ڈال دے اس کو	دریا میں	پس چاہیے کہ وہ لا ڈالے اسے	دریا		
بِالسَّاحِلِ	يَاْخُذْهُ	عَدُوٌّ [2]	لِّىْ [7]	وَعَدُوٌّ	لَّهٗ ط	
کنارے پر	وہ پکڑ لے اسے	ایک دشمن	میرا	اور دشمن	اس کا	
وَ اَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً	مِّنِّىْ ج	وَ	لِتُصْنَعَ [8]	
اور میں نے ڈال دی	تجھ پر	محبت	اپنی طرف سے	اور	تاکہ تو پرورش کیا جائے	
عَلٰى عَيْنِىْ (39) [9] م	اِذْ	تَمْشِىْٓ	اُخْتُكَ	فَتَقُوْلُ	هَلْ	
میری آنکھوں کے سامنے	جب	چلی جاتی تھی	تیری بہن	پس وہ کہتی تھی	کیا	
اَدُلُّكُمْ	عَلٰى	مَنْ	يَّكْفُلُهٗ ط	فَرَجَعْنٰكَ		
میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس شخص) پر	جو	وہ کفالت کرے اس کی	پھر ہم نے لوٹایا تجھے		
اِلٰٓى اُمِّكَ	كَىْ	تَقَرَّ	عَيْنُهَا	وَ	لَا تَحْزَنَ ط	
تیری ماں کی طرف	تاکہ	ٹھنڈی ہو	اس کی آنکھ	اور	وہ غم نہ کرے	
وَ	قَتَلْتَ	نَفْسًا [2]	فَنَجَّيْنٰكَ	مِنَ الْغَمِّ	وَ	
اور	تو نے قتل کر دیا	ایک نفس کو	تو ہم نے نجات دی تجھے	غم سے	اور	
فَتَنّٰكَ	فُتُوْنًا قف	فَلَبِثْتَ	سِنِيْنَ	فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵	ثُمَّ	
ہم نے آزمایا تجھے	خوب آزمانا	پس تو ٹھہرا رہا	کئی سال	اہل مدین میں	پھر	
جِئْتَ	عَلٰى قَدَرٍ [10]	يّٰمُوْسٰى (40)	وَ	اصْطَنَعْتُكَ [11]	لِنَفْسِىْ (41) ج	
تو آیا	تقدیر پر	اے موسیٰ!	اور	میں نے بنایا ہے تجھے	اپنے نفس کے لیے	

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[3] وحی کا لفظی معنی تیز اشارہ کرنا یا دل میں ڈالنا ہوتا ہے، جب کسی نبی کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس کی تین صورتوں میں سے ایک ہوتی ہے۔ دل میں ڈالنا یا خواب میں دکھانا۔ پردے کے پیچھے سے بات کرنا یا پھر فرشتے کے ذریعے پیغام بھیجنا۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ چونکہ غیر نبی تھیں اس لیے لفظی اعتبار سے ترجمہ الہام کیا گیا ہے۔

[4] يُوْحٰى یہ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[5] یہ فعل اِقْذِفِىْ + هِ کا مجموعہ ہے جب واحد مؤنث کو حکم دیا جاتا ہے تو آخر میں ی آتی ہے۔

[6] فَ یا وَ کے بعد "لْ" کا ترجمہ چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[7] یہاں علامت "لِ" کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

[8] فعل کے شروع میں "لِ" اور آخر میں زبر ہو تو اس "لِ" کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

[9] عَلٰى کا ترجمہ یہاں ضرورتاً ترجمہ کے سامنے کیا گیا ہے۔

[10] قدر کا ایک ترجمہ تقدیر ہے یعنی تو ہمارے پاس ایسے وقت میں آیا کہ جو تقدیر میں نبوت دینے کے لیے لکھا ہوا تھا یا قدر سے مراد عمر ہے کہ تو عمر کے اس حصے میں آیا جو نبوت کے لیے موزوں تھا یعنی 40 سال میں۔

[11] اِصْطَنَعْتُكَ دراصل اِصْتَنَعْتُكَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق تَ کو طَ بدلا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿36﴾ فرمایا: یقیناً اے موسیٰ تو اپنا سوال عطا کیا گیا ہے۔ ﴿36﴾

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿37﴾ اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھ پر ایک اور مرتبہ احسان کیا ہے ﴿37﴾

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ — جب ہم نے تیری ماں کی طرف (وہ) الہام کیا

مَا يُوْحٰٓى ﴿38﴾ — جو (اب آپ کی طرف) وحی کی جاتی ہے۔ ﴿38﴾

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ — کہ تو اس (موسیٰ) کو صندوق میں ڈال دے

فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ — پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ — پھر چاہیے کہ دریا اسے کنارے پر لا ڈالے

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ — (کہ) اسے میرا دشمن اور اس کا دشمن پکڑ لے

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ — اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے ایک محبت ڈال دی

وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿39﴾ — اور تاکہ تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش کیا جائے ﴿39﴾ وقف لازم

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ — جب تیری بہن چلی جاتی تھی پس کہتی تھی کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ — میں تمہاری رہنمائی کروں اس پر جو اسکی پرورش کرے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ — پھر ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا دیا

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ — تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے

وَقَتَلْتَ نَفْسًا — اور تو نے ایک نفس کو قتل کر دیا

فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ — تو ہم نے تجھے (اس) غم سے نجات دی

وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ — اور ہم نے تجھے آزمایا خوب آزمانا

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ پھر کئی سال تو اہل مدین میں ٹھہرا رہا

ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿40﴾ پھر اے موسیٰ! تو تقدیر (الٰہی کے) مطابق آیا۔ ﴿40﴾

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿41﴾ ۚ اور میں نے تجھے اپنے نفس (یعنی اپنے کام) کیلیے بنایا ہے ﴿41﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- سُؤْلَكَ : سوال، سائل، مسؤل۔
- عَلَيْكَ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- مَرَّةً : روزمرہ۔
- اُخْرٰٓى : اخروی زندگی، اوّل وآخر۔
- اَوْحَيْنَآ : وحی متلوّ، وحی غیر متلوّ، وحی جلی۔
- مَآ : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
- فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
- فَلْيُلْقِهِ : القا (ڈالنا)۔
- بِالسَّاحِلِ : ساحل سمندر، ساحلی علاقہ۔
- يَاْخُذْهُ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- عَدُوٌّ : عدوّاللہ، عداوت۔
- لِتُصْنَعَ : صنعت کاری، مصنوعی آلات۔
- عَيْنِيْ : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
- اُخْتُكَ : اخوت ومحبت، اخوان۔
- فَتَقُوْلُ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں
- اَدُلُّكُمْ : دلیل، دلالت ورہنمائی۔
- يَّكْفُلُهٗ : کفیل، کفالت۔
- فَرَجَعْنٰكَ : رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
- اُمِّكَ : ام المؤمنین، امہات المؤمنین
- عَيْنُهَا : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- تَحْزَنَ : حزن وملال، عام الحزن۔
- فَنَجَّيْنٰكَ : نجات، فرقہ ناجیہ۔
- الْغَمِّ : غم، غمگین، غمزدہ، غم وغصہ۔
- فَتَنّٰكَ : پُر فتن دور، فتنہ وفساد، فتّان۔
- سِنِيْنَ : سن پیدائش، سن وفات۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- قَدَرٍ : تقدیر، مقدر، قضاوقدر۔
- اصْطَنَعْتُكَ : صنعت وتجارت، صنعتی شہر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں "اِ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے آخر میں "ا" میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ یا لَ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[5] علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[6] یہ دراصل يَارَبَّنَا تھا شروع سے يَا محذوف ہے، اسی کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔

[7] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[8] كُمَا تعداد میں دو ہونے کی علامت ہے اور ترجمہ تم دونوں کیا جاتا ہے۔

[9] جِئْنٰكَ کا اصل ترجمہ ہے ہم آئے ہیں تیرے پاس لیکن جب اس کے بعد علامت بِ ہو تو پھر ترجمہ ہم لائے ہیں تیرے پاس ہوتا ہے۔

[10] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[11] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو جس اور کبھی کون یا کس بھی کیا جاتا ہے۔

[13] یعنی اس نے ہر چیز کو پیدا کرتے ہوئے اُسے حسب ضرورت شکل وصورت عطا فرمائی اور پھر اپنی بناوٹ سے کام لینے کا راستہ بھی بتا دیا مثلاً پرندے کا بچہ انڈے سے نکل کر چگنے لگتا ہے اور جانور کا بچہ پیدا ہوتے ہی دودھ پینے لگتا ہے اسی طرح اڑنے، چلنے اور تیرنے کا ڈھنگ بھی بتا دیا۔

اِذْهَبْ [1]	اَنْتَ	وَ	اَخُوْكَ [2]	بِاٰيٰتِيْ	وَلَا	تَنِيَا [3]
جا	تو	اور	تیرا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور نہ	تم دونوں سستی کرنا

فِيْ ذِكْرِيْ ج (42)	اِذْهَبَآ [3]	اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ج (43)	فَقُوْلَا [3]
میری یاد میں	تم دونوں جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	وہ سرکش ہوگیا	پس تم دونوں کہو

لَهٗ [4]	قَوْلًا	لَّيِّنًا	لَّعَلَّهٗ	يَتَذَكَّرُ [5]	اَوْ	يَخْشٰى (44)
اس سے	بات	نرم	شاید کہ وہ	وہ نصیحت پکڑے	یا	وہ ڈر جائے

قَالَا [3]	رَبَّنَآ [6]	اِنَّنَا [7]	نَخَافُ	اَنْ	يَّفْرُطَ
ان دونوں نے کہا	(اے) ہمارے رب	بیشک ہم	ہم ڈرتے ہیں	کہ	وہ زیادتی کرے

عَلَيْنَآ	اَوْ	اَنْ	يَّطْغٰى (45)	قَالَ	لَا تَخَافَآ [3]	اِنَّنِيْ
ہم پر	یا	یہ کہ	وہ سرکشی کرے	(اللہ نے) فرمایا	مت تم دونوں ڈرو	بے شک میں

مَعَكُمَآ [8]	اَسْمَعُ	وَ	اَرٰى (46)	فَاْتِيٰهُ [3]
تم دونوں کے ساتھ ہوں	میں سن رہا ہوں	اور	میں دیکھ رہا ہوں	تو تم دونوں جاؤ اس کے پاس

فَقُوْلَآ [3]	اِنَّا	رَسُوْلَا	رَبِّكَ [2]	فَاَرْسِلْ [1]	مَعَنَا
پس تم دونوں کہو	بیشک ہم	دونوں رسول	تیرے رب کے	پس تو بھیج دے	ہمارے ساتھ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ	وَلَا	تُعَذِّبْهُمْ ط	قَدْ	جِئْنٰكَ [9]	بِاٰيَةٍ [10]
بنی اسرائیل (کو)	اور نہ	تو عذاب دے انہیں	یقیناً	ہم لائے ہیں تیرے پاس	ایک نشانی

مِّنْ رَّبِّكَ [2] ط	وَ	السَّلٰمُ	عَلٰى	مَنِ اتَّبَعَ	الْهُدٰى (47)
تیرے رب کی طرف سے	اور	سلامتی ہو	(اس) پر	جو پیروی کرے	ہدایت کی

اِنَّا	قَدْ	اُوْحِيَ [11]	اِلَيْنَآ	اَنَّ الْعَذَابَ	عَلٰى	مَنْ
بیشک ہم	یقیناً	وحی کی گئی ہے	ہماری طرف	کہ بیشک عذاب	(اس) پر	جس نے

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى [5] (48)	قَالَ	فَمَنْ [12]	رَّبُّكُمَا [8]	يٰمُوْسٰى (49)	قَالَ
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	کہا	پس کون	تم دونوں کا رب	اے موسیٰ!	کہا

رَبُّنَا [7]	الَّذِيْٓ	اَعْطٰى	كُلَّ شَيْءٍ	خَلْقَهٗ	ثُمَّ هَدٰى [13] (50)
ہمارا رب	جس نے	دی	ہر چیز کو	اس کی شکل وصورت	پھر اس نے راستہ دکھایا

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ	تو اور تیرا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ جاؤ
وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۚ (42)	اور تم دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ (42)
اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ (43)	دونوں فرعون کی طرف جاؤ بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے (43)
فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا	پس تم دونوں اس سے نرم بات کہو
لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (44)	شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے۔ (44)
قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ	دونوں نے کہا اے ہمارے رب بیشک ہم ڈرتے ہیں
اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى (45)	کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا یہ کہ وہ سرکشی کریگا (45)
قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ	(اللہ نے) فرمایا: تم دونوں مت ڈرو بیشک میں
مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى (46)	تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سن رہا اور دیکھ رہا ہوں (46)
فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ	(اچھا) تو تم دونوں اس کے پاس جاؤ پس کہو
اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ	بے شک ہم دونوں تیرے رب کے رسول ہیں
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ	پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ	اور تو انہیں عذاب نہ دے، یقیناً
جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ	ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں
وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (47)	اور اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ (47)
اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ	بیشک یقیناً ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ بیشک عذاب
عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (48)	اس پر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (48)
قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى (49)	(فرعون نے) کہا پس تم دونوں کا رب کون ہے اے موسیٰ؟ (49)
قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ	(موسیٰ نے) کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے
اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (50)	ہر چیز کو اسکی شکل وصورت دی پھر راستہ دکھایا (50)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَخُوْكَ	اخوت ومحبت، اخوان المسلمین۔
فِيْ	فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
اِلٰى	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
طَغٰى	طاغوت، طغیانی، طاغوتی نظام۔
فَقُوْلَا	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
لَّيِّنًا	ملیّن غذا، حرف لین، حب ملیّن۔
يَتَذَكَّرُ	ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
يَخْشٰى	خشیت الٰہی۔
نَخَافُ	خوف، خائف۔
يَّفْرُطَ	افراط وتفریط، افراط زر۔
مَعَكُمَآ	مع اہل وعیال، معیّت۔
اَسْمَعُ	سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
اَرٰى	مرئی وغیر مرئی، رویت ہلال۔
رَسُوْلَا	رسول، مرسل، رسالت۔
مَعَنَا	مع اہل وعیال، معیّت۔
وَ	شان وشوکت، رحم وکرم۔
لَا	لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
تُعَذِّبْهُمْ	عذاب آخرت، عذاب قبر۔
مِّنْ	منجانب، من حیث القوم۔
السَّلٰمُ	سلام، سلامتی، سلامت۔
عَلٰى	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اتَّبَعَ	اتباع، تابع، متبع سنت۔
الْهُدٰى	ہدایت، ہادیٔ برحق۔
اُوْحِيَ	وحی متلوّ، وحی غیر متلوّ، وحی جلی۔
اِلَيْنَآ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
كَذَّبَ	کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
اَعْطٰى	عطیہ، عطا، عطیات۔
كُلَّ	کل نمبر، کل کائنات، کل جہان۔
شَيْءٍ	شے، اشیا، اشیائے خوردونوش۔
خَلْقَهٗ	خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَ [1]	فَمَا [2]	بَالُ	الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى (51)	قَالَ [1]	عِلْمُهَا
(فرعون نے) کہا	تو کیا	حال (ہے)	پہلی امتوں کا	(موسیٰ نے) کہا	ان کا علم

عِنْدَ رَبِّيْ [3]	فِيْ كِتٰبٍ ج [4]	لَا يَضِلُّ	رَبِّيْ [3]	وَ
میرے رب کے پاس	ایک کتاب میں (ہے)	نہیں وہ بھٹکتا	میرا رب	اور

لَا يَنْسَى ز (52)	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	مَهْدًا
نہ وہ بھولتا ہے	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین کو	بچھونا

وَّسَلَكَ	لَكُمْ	فِيْهَا	سُبُلًا	وَّ	اَنْزَلَ [5]	مِنَ السَّمَآءِ
اور جاری کیے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	اور	اُس نے اتارا	آسمان سے

مَآءً ط [4]	فَاَخْرَجْنَا [2]	بِهٖٓ [6]	اَزْوَاجًا [7]	مِّنْ نَّبَاتٍ	شَتّٰى (53)
کچھ پانی	پھر ہم نے نکالیں	اس کے ذریعے	کئی اقسام	نباتات سے	مختلف

كُلُوْا [8]	وَ	ارْعَوْا	اَنْعَامَكُمْ ط [9]	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تم سب کھاؤ	اور	تم سب چراؤ	اپنے چوپاؤں کو	بیشک	اس میں

ع 2 30 11

لَاٰيٰتٍ [10]	لِّاُولِي النُّهٰى ع (54) [10][11]	مِنْهَا	خَلَقْنٰكُمْ [9]	وَ	فِيْهَا
یقیناً نشانیاں	عقلوں والوں کے لیے	اس سے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اور	اسی میں

نُعِيْدُكُمْ [9]	وَ	مِنْهَا	نُخْرِجُكُمْ [9]	تَارَةً اُخْرٰى (55)
ہم لوٹائیں گے تمہیں	اور	اسی سے	ہم نکالیں گے تمہیں	دوسری بار

وَلَقَدْ	اَرَيْنٰهُ [5]	اٰيٰتِنَا	كُلَّهَا	فَكَذَّبَ	وَ
اور بلاشبہ یقیناً	ہم نے دکھائیں اسے	اپنی نشانیاں	وہ سب	پھر اس نے جھٹلایا	اور

اَبٰى (56)	قَالَ	اَ [12]	جِئْتَنَا	لِتُخْرِجَنَا [13]
اس نے انکار کیا	اس نے کہا	کیا	تو آیا ہے ہمارے پاس	تاکہ تو نکال دے ہمیں

مِنْ اَرْضِنَا	بِسِحْرِكَ [6]	يٰمُوْسٰى (57)	فَلَنَاْتِيَنَّكَ [2][14]
ہماری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اے موسیٰ!	تو ہم ضرور بالضرور لائیں گے تیرے پاس

بِسِحْرٍ [6]	مِّثْلِهٖ	فَاجْعَلْ [2]	بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَكَ
جادو کو	اس جیسے	تو تُو (طے) کر دے	ہمارے درمیان	اور	اپنے درمیان

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، پڑھنے میں آسانی کیلیے گرامر کے اصول کے مطابق قَالَ ہوا ہے۔

2 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

3 یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

4 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک، کوئی، کچھ کیا جاتا ہے۔

5 فعل کے شروع میں "أ"، فعل کے معنی میں تبدیلی کے لیے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً: نَزَلَ: وہ اُترا، اَنْزَلَ: اس نے اُتارا۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

7 زَوْجٌ کی جمع اَزْوَاجٌ ہے۔ جس کا معنی جوڑے ہے، یہاں اقسام مراد ہیں۔

8 جس روٹ کے شروع میں "أ" ہو اس سے فعل امر بناتے ہوئے "أ" کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً أَمَرَ سے مُرْ، أَكَلَ سے كُلْ۔

9 كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو تمہیں کیا جاتا ہے۔

10 اسم کے شروع میں "لَ" تاکید کے لیے ترجمہ یقیناً اور اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ عموماً کے لیے ہوتا ہے۔

11 اَلنُّهٰى اَلنُّهْيَةُ کی جمع ہے اور اُولِي النُّهٰى کا معنی ذوی العقول (عقلوں والے) ہے۔

12 علامت "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

13 فعل کے شروع میں لِ اور آخری حرف پر زبر ہو تو ترجمہ عموماً تاکہ کیا جاتا ہے۔

14 لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿51﴾	(فرعون نے) کہا تو پہلی امتوں کا کیا حال ہے؟ ﴿51﴾
قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ ۚ	(موسیٰ نے) کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے
لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿52﴾	میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔ ﴿52﴾
الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا	وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنادیا
وَّسَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا	اور تمہارے لیے اس میں راستے جاری کیے
وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ	اور آسمان سے کچھ پانی اُتارا
فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ	پھر ہم نے اس (برسات) سے نکال دیں
اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿53﴾	مختلف نباتات کی کئی اقسام۔ ﴿53﴾ (اس لیے کہ)
كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ ؕ اِنَّ	تم (خود بھی) کھاؤ اور اپنے چوپاؤں کو چراؤ (بھی) بیشک
فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿54﴾ ع 2 30 11	اس میں یقیناً عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ﴿54﴾
مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ	اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا
وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ	اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے
وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿55﴾	اور اسی سے ہم تمہیں دوسری بار نکالیں گے۔ ﴿55﴾
وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھائیں
فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿56﴾	پھر (بھی) اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔ ﴿56﴾
قَالَ اَجِئۡتَنَا	(اور) کہا کیا تو ہمارے پاس (اس لیے) آیا ہے
لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا	تاکہ تو ہمیں ہماری زمین سے نکال دے
بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿57﴾	اپنے جادو کے ذریعے اے موسیٰ۔ ﴿57﴾
فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِهٖ	تو ضرور بالضرور ہم تیرے پاس اس جیسے جادو کو لائینگے
فَاجۡعَلۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ	پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان طے کرلے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
الۡقُرُوۡنِ : قرون اولیٰ۔
الۡاُوۡلٰى : تکبیر اولیٰ، قرون اولیٰ۔
عِلۡمُهَا : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
فِىۡ : فی الحال، فی سبیل اللہ۔
كِتٰبٍ : کتاب، کتب، کاتب، مکتوب۔
يَضِلُّ : ضلالت و گمراہی۔
يَنۡسَى : نسیان، نسیاً منسیاً۔
سَلَكَ : مسلک، سلوک، مسالک۔
سُبُلًا : سبیل، فی سبیل اللہ۔
اَنۡزَلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
مَآءً : ماء الحیات، ماء اللحم، ماء العسل۔
فَاَخۡرَجۡنَا : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
نَبَاتٍ : نباتات۔
كُلُوۡا : اکل و شرب، ماکولات و مشروبات۔
فِىۡ : فی الحال، فی سبیل اللہ، فی الوقت۔
لَاٰيٰتٍ : آیت، آیات قرآنی، آیات بینات
لِّاُولِى : اولوالعزم، اولوا العلم۔ اولی الامر۔
خَلَقۡنٰكُمۡ : خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔
نُعِيۡدُكُمۡ : اعادہ، بیماری عود کر آئی۔
مِنۡهَا : منجانب، من حیث القوم۔
اُخۡرٰى : اخروی زندگی، اوّل و آخر۔
اَرَيۡنٰهُ : رویت ہلال، غیر مرئی اشیا، ریاکاری۔
كُلَّهَا : کل نمبر، کل کائنات، کلی طور پر۔
فَكَذَّبَ : کذب بیانی، کذاب، تکذیب۔
لِتُخۡرِجَنَا : خارج، خروج، اخراج، وزیر خارجہ۔
اَرۡضِنَا : ارض و سما، قطعہ اراضی۔
بِسِحۡرِكَ : سحر، ساحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
مِّثۡلِهٖ : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
بَيۡنَنَا : بین الاقوامی، بین بین، مابین۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

مَوْعِدًا [1]	لَّا	نُخْلِفُهٗ	نَحْنُ	وَلَآ اَنْتَ	مَكَانًا سُوًى [1] ﴿58﴾
ایک وعدے کا وقت	نہ	ہم خلاف کریں اسکے	ہم	اور نہ تو	ایک ہموار جگہ (میں)

قَالَ	مَوْعِدُكُمْ [2]	يَوْمُ الزِّيْنَةِ [3]	وَاَنْ	يُّحْشَرَ [4]	النَّاسُ
کہا	تمہارے وعدے کا وقت	زینت کا دن	اور یہ کہ	وہ اکٹھے کیے جائیں	لوگ

ضُحًى ﴿59﴾	فَتَوَلّٰى [5]	فِرْعَوْنُ [6]	فَجَمَعَ	كَيْدَهٗ	ثُمَّ
چاشت کے وقت	تو وہ لوٹا	فرعون	پس اس نے جمع کیا	اپنا مکروفریب	پھر

اَتٰى ﴿60﴾	قَالَ	لَهُمْ [7]	مُّوْسٰى	وَيْلَكُمْ [2]	لَا تَفْتَرُوْا [8]	عَلَى اللّٰهِ
وہ آگیا	کہا	ان سے	موسیٰ نے	ہلاکت ہو تمہاری	مت تم سب باندھو	اللہ پر

كَذِبًا	فَيُسْحِتَكُمْ	بِعَذَابٍ [9] ج	وَقَدْ	خَابَ	مَنِ افْتَرٰى ﴿61﴾
جھوٹ	پس وہ ہلاک کردے گا تمہیں	عذاب سے	اور یقیناً	ناکام ہوا	جس نے جھوٹ باندھا

فَتَنَازَعُوْٓا [10]	اَمْرَهُمْ [11]	بَيْنَهُمْ [11]	وَ	اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿62﴾
پھر وہ سب آپس میں جھگڑ پڑے	اپنے معاملے میں	اپنے درمیان	اور	انہوں نے پوشیدہ سرگوشی کی

قَالُوْٓا	اِنْ [12]	هٰذٰنِ [13]	لَسٰحِرٰنِ [13]	يُرِيْدٰنِ [13]
انہوں نے کہا	بیشک	یہ دونوں	یقیناً دونوں جادوگر	وہ دونوں چاہتے ہیں

اَنْ	يُّخْرِجٰكُمْ [13]	مِّنْ اَرْضِكُمْ [2]	بِسِحْرِهِمَا [9]	وَيَذْهَبَا [13]
کہ	وہ دونوں نکال دیں تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اور وہ دونوں لے جائیں

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى [9] ﴿63﴾	فَاَجْمِعُوْا	كَيْدَكُمْ [2]	ثُمَّ	ائْتُوْا
تمہارے عمدہ طریق (زندگی) کو	پس تم سب اکٹھا کرو	اپنی تدبیر کو	پھر	تم سب آؤ

صَفًّا ج	وَقَدْ	اَفْلَحَ	الْيَوْمَ	مَنِ اسْتَعْلٰى [14] ﴿64﴾	قَالُوْا
صف باندھ کر	اور یقیناً	وہ کامیاب ہوگا	آج	جس نے غلبہ حاصل کیا	انہوں نے کہا

يٰمُوْسٰٓى	اِمَّآ [15]	اَنْ	تُلْقِيَ	وَ	اِمَّآ [15]	اَنْ	نَّكُوْنَ
اے موسیٰ!	یا	یہ کہ	توڈالے	اور	یا	یہ کہ	ہم ہوں

اَوَّلَ	مَنْ	اَلْقٰى ﴿65﴾	قَالَ	بَلْ	اَلْقُوْا ج
پہلے	جو	ڈالے	(موسیٰ نے) کہا	بلکہ	تم سب ڈالو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[2] كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] یہ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[5] علامت "تـ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[7] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لَ، لِـ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[8] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[9] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[10] اس فعل میں "تـ" اور "ا" میں کسی کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہے۔

[11] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[12] اِنْ دراصل اِنَّ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے اِنْ استعمال ہوا ہے۔

[13] اِنِ اور "ا" دونوں علامتوں میں تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہے۔

[14] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] یہاں اِمَّآ دو چیزوں میں اختیار کے لیے استعمال ہوا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ	وعدے کا ایک وقت (کہ) نہ ہم اس کے خلاف کریں
وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿58﴾	اور نہ تو (اور اس کے لیے) ایک ہموار جگہ ہو۔ ﴿58﴾
قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ	(موسیٰ نے) کہا تمہارے وعدے کا وقت زینت کا دن ہے
وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿59﴾	اور یہ کہ لوگ چاشت کے وقت اکٹھے کیے جائیں ﴿59﴾
فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ	تو فرعون لوٹا پس اس نے اپنا مکر و فریب (کا سامان) جمع کیا
ثُمَّ اَتٰى ﴿60﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى	پھر وہ آ گیا۔ ﴿60﴾ موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا
وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	تمہارے لیے ہلاکت ہو اللہ پر جھوٹ مت باندھو
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ	پس وہ تمہیں (اپنے) عذاب سے ہلاک کر دے گا
وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿61﴾	اور یقیناً وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ ﴿61﴾
فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ	پھر وہ اپنے معاملے میں اپنے درمیان جھگڑ پڑے
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿62﴾	اور انہوں نے پوشیدہ سرگوشی کی۔ ﴿62﴾
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ	انہوں نے کہا بیشک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں
يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ	وہ دونوں چاہتے ہیں کہ تمہیں نکال دیں
مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا	اپنے جادو کے ذریعے تمہاری زمین سے
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿63﴾	اور تمہارے عمدہ طریق (زندگی) کو لے جائیں (مٹا دیں) ﴿63﴾
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ	پس تم اپنی تدبیر کو اکٹھا کرو پھر صف باندھ کر آؤ
وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿64﴾	اور یقیناً آج وہ کامیاب ہو گا جس نے غلبہ حاصل کر لیا ﴿64﴾
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ	انہوں نے کہا اے موسیٰ یا یہ کہ تو (اپنا جادو) ڈالے
وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿65﴾	اور یا یہ کہ ہم ہوں جو پہلے ڈالیں؟ ﴿65﴾
قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ	(موسیٰ نے) کہا بلکہ تم (پہلے) ڈالو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَوْعِدًا : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
لَآ : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
نُخْلِفُهٗ : خلق، خالق، مخلوق، خلقت۔
سُوًى : مساوی، مساوات۔
يَوْمُ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
الزِّيْنَةِ : مزیّن، زیب و زینت، تزئین۔
يُحْشَرَ : حشر، محشر، حشر نشر۔
النَّاسُ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
فَجَمَعَ : جمع، جامع، مجمع، جماعت، اجتماع۔
تَفْتَرُوْا : افتراء پردازی، مفتری، افترا۔
كَذِبًا : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
خَابَ : خائب و خاسر۔
فَتَنَازَعُوْٓا : تنازعہ، متنازعہ، نزاع۔
اَمْرَهُمْ : امر، آمر، مامور، امارت۔
اَسَرُّوا : اسرار و رموز، پر اسرار، سر نہاں۔
النَّجْوٰى : مناجات۔
هٰذٰنِ : لہٰذا، مسجد ہذا، حامل رقعہ ہذا۔
لَسٰحِرٰنِ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
يُرِيْدٰنِ : ارادہ، مرید، مراد۔
يُخْرِجٰكُمْ : خارج، خروج، وزیر خارجہ، اخراج۔
اَرْضِكُمْ : ارض و سما، قطعہ اراضی۔
بِطَرِيْقَتِكُمُ : طریقہ، طریقے۔
الْمُثْلٰى : مثل، مثالیں، مثالی، امثلہ۔
صَفًّا : صف بندی، صف اوّل، صفیں۔
اَفْلَحَ : فوز و فلاح، فلاحی ادارہ۔
الْيَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
اسْتَعْلٰى : علوّ مرتبت، عالی شان۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
تُلْقِيَ : القاء۔
اَوَّلَ : اول انعام یافتہ، اول و آخر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَاِذَا [1]	حِبَالُهُمْ [2]	وَ	عِصِيُّهُمْ [2]	يُخَيَّلُ [3]	اِلَيْهِ
تو اچانک	ان کی رسیاں	اور	ان کی لاٹھیاں	خیال میں ڈالا جا رہا تھا	اس کی طرف
مِنْ سِحْرِهِمْ [2]	اَنَّهَا	تَسْعٰى [4] (66)	فَاَوْجَسَ	فِيْ نَفْسِهٖ	
ان کے جادو (کی وجہ) سے	کہ بیشک وہ	دوڑ رہی ہیں	پس محسوس کیا	اپنے دل میں	
خِيْفَةً [5]	مُّوْسٰى (67)	قُلْنَا	لَا تَخَفْ [6]	اِنَّكَ	اَنْتَ الْاَعْلٰى [7][8] (68)
خوف	موسیٰ نے	ہم نے کہا	تو نہ ڈر	بیشک تو	تو ہی خوب بلند (غالب ہے)
وَ	اَلْقِ	مَا	فِيْ يَمِيْنِكَ	تَلْقَفْ [4]	مَا
اور	تو ڈال دے	جو	تیرے دائیں ہاتھ میں (ہے)	وہ نگل جائے گا	جو
صَنَعُوْا ط	اِنَّمَا [9]	صَنَعُوْا	كَيْدُ سٰحِرٍ ط	وَلَا	يُفْلِحُ
انہوں نے بنایا	بیشک جو	انہوں نے بنایا	جادوگر کی چال (ہے)	اور نہیں	وہ کامیاب ہوتا
السّٰحِرُ [10]	حَيْثُ	اَتٰى (69)	فَاُلْقِيَ [11]	السَّحَرَةُ	سُجَّدًا
جادوگر	جہاں	وہ آئے	تو گرا دیے گئے	جادوگر	سجدے (میں)
قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ [12]	هٰرُوْنَ	وَ	مُوْسٰى (70)
انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	رب پر	ہارون (کے)	اور	موسیٰ (کے)
قَالَ	اٰمَنْتُمْ	لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ
اس نے کہا	تم ایمان لے آئے	اس پر	پہلے	کہ	میں اجازت دوں
لَكُمْ ط	اِنَّهٗ	لَكَبِيْرُكُمُ	الَّذِيْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ ج [13]
تم کو	بے شک وہ	یقیناً تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	تمہیں سکھایا	جادو
فَلَاُقَطِّعَنَّ [14]	اَيْدِيَكُمْ [13]	وَاَرْجُلَكُمْ [13]	مِّنْ خِلَافٍ [15]		
پس یقیناً ضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھوں (کو)	اور تمہاری ٹانگوں (کو)	مخالف سمت سے		
وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ [14][16]	فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز	وَ		
اور	ضرور بالضرور میں سولی دوں گا تمہیں	کھجور کے تنوں میں	اور		
لَتَعْلَمُنَّ	اَيُّنَآ	اَشَدُّ [8]	عَذَابًا	وَّاَبْقٰى [8] (71)	
بلاشبہ تم ضرور جان لو گے	ہم میں سے کون	زیادہ سخت	عذاب (دینے میں)	اور زیادہ باقی رہنے والا	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

2 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

3 یـ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔ یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

4 تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

6 لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

7 اَنْتَ کے بعد "اَلْ" والا اسم ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اور دونوں کا ملا کر ترجمہ تو ہی کیا جاتا ہے۔

8 اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

9 یہاں اِنَّ کے ساتھ مَا کا ترجمہ جو ہے۔

10 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

11 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب کیا جاتا ہے۔

13 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

14 لَـ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

15 یعنی دایاں ہاتھ تو بایاں پاؤں، بایاں ہاتھ تو دایاں پاؤں کاٹ دوں گا۔

16 یہاں "و" قرآنی کتابت میں زائد ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ (جب انہوں نے ڈالا) تو اچانک انکی رسیاں اور انکی لاٹھیاں

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ انکے جادو (کی وجہ) سے اس (موسیٰ) کے خیال میں ڈالا گیا

اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿66﴾ کہ بے شک وہ دوڑ رہی ہیں۔ ﴿66﴾

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿67﴾ پس موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ﴿67﴾

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿68﴾ ہم نے کہا تو نہ ڈر بیشک تو ہی غالب ہے۔ ﴿68﴾

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال دے جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ وہ نگل جائے گا جو انہوں نے بنایا ہے

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ بیشک جو انہوں نے بنایا (وہ) جادو گر کی چال ہے

وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿69﴾ اور جادو گر کامیاب نہیں ہوتا جہاں (بھی) وہ آئے۔ ﴿69﴾

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا تو جادو گر سجدے میں گرا دیے گئے (اور) انہوں نے کہا

اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿70﴾ ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ ﴿70﴾

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ (فرعون نے) کہا تم اس پر ایمان لے آئے؟

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ (اس سے) پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں بیشک وہ

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ یقیناً تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے

فَلَاُقَطِّعَنَّ پس بلاشبہ ضرور میں کاٹ دوں گا

اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ تمہارے ہاتھوں اور تمہاری ٹانگوں کو مخالف سمت سے

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ اور ضرور بالضرور میں تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دونگا

وَلَتَعْلَمُنَّ اور بلاشبہ تم ضرور جان لوگے (کہ)

اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت ہے

وَّاَبْقٰى ﴿71﴾ اور (کون) زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ ﴿71﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- يُخَيَّلُ : تخیل، خیال، ہم خیال۔
- اِلَيْهِ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- سِحْرِ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
- تَسْعٰى : سعی لاحاصل، مساعی جمیلہ۔
- فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الوقت۔
- نَفْسِهٖ : نفس، نفسا نفسی، نظام تنفس۔
- خِيْفَةً : خوف، خائف۔
- قُلْنَا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- تَخَفْ : خوف، خائف، خوف وہراس۔
- الْاَعْلٰى : اعلیٰ وادنیٰ، عالی شان، معلّیٰ۔
- مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
- يَمِيْنِكَ : یمین ویسار، میمنہ ومیسرہ۔
- صَنَعُوْا : صنعت وتجارت، صنعتی شہر۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
- يُفْلِحُ : فوز وفلاح، فلاحی ادارہ۔
- السَّاحِرُ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
- فَاُلْقِيَ : القاء۔
- سُجَّدًا : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
- اٰمَنَّا : ایمان، مؤمن، امن۔
- اٰذَنَ : اذن عام، باذن اللہ، اذن الٰہی۔
- لَكَبِيْرُكُمْ : کبیر، اکبر، مکبر، تکبر۔
- عَلَّمَكُمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- فَلَاُقَطِّعَنَّ : قطع تعلق، قطع رحمی، قاطع۔
- اَيْدِيَكُمْ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
- لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ : صلیب، مصلوب، صلیبی جنگ۔
- النَّخْلِ : نخل، نخلستان۔
- لَتَعْلَمُنَّ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اَشَدُّ : شدید، شدت، اشد ضرورت۔
- اَبْقٰى : باقی، بقایا، بقیہ۔

قَالُوْا	لَنْ [1]	نُّؤْثِرَكَ	عَلٰى	مَا	جَآءَنَا
اُنھوں نے کہا	ہرگز نہیں	ہم ترجیح دیں گے تجھے	(ان) پر	جو	آئے ہمارے پاس
مِنَ الْبَيِّنٰتِ	وَ	الَّذِيْ	فَطَرَنَا	فَاقْضِ	مَآ اَنْتَ
واضح دلائل سے	اور	جس نے	پیدا کیا ہمیں	پس تو فیصلہ کر	جو تو
قَاضٍ [2] ط	اِنَّمَا [3]	تَقْضِيْ	هٰذِهِ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (72)	
فیصلہ کرنے والا ہے	بیشک صرف	تو فیصلہ کرسکتا ہے	اس	دُنیوی زندگی (میں)	
اِنَّآ [4]	اٰمَنَّا	بِرَبِّنَا	لِيَغْفِرَ [5]	لَنَا	خَطٰيٰنَا
بیشک ہم	ہم ایمان لائے	اپنے رب پر	تاکہ وہ بخش دے	ہمارے لیے	ہماری خطائیں
وَمَآ	اَكْرَهْتَنَا	عَلَيْهِ	مِنَ السِّحْرِ ط	وَ	اللّٰهُ
اور جو	تو نے مجبور کیا ہمیں	اس پر	جادو کرنے سے	اور	اللہ
خَيْرٌ	وَّ	اَبْقٰى [6] (73)	اِنَّهٗ	مَنْ	يَّاْتِ
بہت بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	بیشک یہ (حقیقت ہے کہ)	جو	وہ آئے گا
رَبَّهٗ	مُجْرِمًا [7]	فَاِنَّ	لَهٗ	جَهَنَّمَ ط	لَا
اپنے رب کے پاس	جرم کرنے والا (بن کر)	تو بیشک	اسکے لیے	جہنم (ہے)	نہ
يَمُوْتُ	فِيْهَا	وَلَا	يَحْيٰى [8] (74)	وَمَنْ	يَّاْتِهٖ
وہ مرے گا	اس میں	اور نہ	وہ جیے گا	اور جو	وہ آئے گا اس کے پاس
مُؤْمِنًا [7]	قَدْ	عَمِلَ	الصّٰلِحٰتِ	فَاُولٰٓئِكَ [9]	لَهُمُ
ایمان لانے والا (بن کر)	یقیناً	اس نے عمل کیے	نیک	تو وہی (لوگ)	ان کے لیے
الدَّرَجٰتُ	الْعُلٰى [10] (75) لا	جَنّٰتُ	عَدْنٍ	تَجْرِيْ [11]	مِنْ تَحْتِهَا
درجات	بلند	باغات	ہمیشگی کے	چلتی ہیں	ان کے نیچے سے
الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا ط	وَ	ذٰلِكَ [12]	جَزٰٓؤُا
نہریں	سب ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اور	یہ	جزا ہے
مَنْ	تَزَكّٰى [13] ع (76)	وَلَقَدْ	اَوْحَيْنَآ	اِلٰى مُوْسٰٓى	
جو	پاک بنا	اور بلاشبہ یقیناً	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	

الثلثة

ع 3 22 12

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فعل سے پہلے اگر لَنْ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی ہوتی ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

2 قَاضٍ دراصل قَاضِيٌ تھا، فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق قَاضٍ ہوا ہے۔

3 اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

4 اِنَّآ دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

5 اگر فعل کے شروع میں "لِ" اور آخر میں زبر ہو تو اس "لِ" کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

6 اَبْقٰى کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

7 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنیوالے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 عذاب سے تنگ اگر موت کی خواہش کریں گے تو موت نہیں آئے گی اور زندگی بھی ایسی جس میں کھانے کو زقوم اور پینے کو خون اور پیپ، اسی طرح زندگی اور موت کے درمیان لٹکے رہیں گے۔

9 اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ (لوگ) ہے قرآن مجید میں عموماً بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے۔

10 مسند احمد کی ایک روایت کی مطابق جنت کے سو درجے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔

11 تَـ واحد مؤنث کی علامت ہے۔

12 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

13 علامت "تَـ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ	انہوں نے کہا ہرگز ہم تجھے ترجیح نہیں دیں گے
عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ	ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آئے ہیں
وَالَّذِیۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ	اور (اس پر) جس نے ہمیں پیدا کیا پس تو فیصلہ کر لے
مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا	جو تو فیصلہ کرنے والا ہے، بیشک صرف
تَقۡضِیۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؕ ﴿72﴾	تو اس دُنیوی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ (72)
اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا	بے شک ہم اپنے رب پر (اس لیے) ایمان لائے ہیں
لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا	تاکہ وہ ہمیں ہماری خطائیں بخش دے
وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ ؕ	اور (وہ جرم بھی) جس جادو کرنے پر تو نے ہمیں مجبور کیا
وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰی ﴿73﴾	اور اللہ بہت بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے (73)
اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ	بیشک یہ یقینی بات ہے کہ جو اپنے رب کے پاس آئے گا
مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ	مجرم بن کر تو بے شک اسی کے لیے جہنم ہے
لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰی ﴿74﴾	نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ وہ جیے گا۔ (74)
وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا	اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا
قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ	(اور) یقیناً اس نے نیک اعمال کیے ہوں گے
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی ۙ ﴿75﴾	تو وہی لوگ ہیں (کہ) انکے لیے بلند درجات ہیں (75)
جَنّٰتُ عَدۡنٍ	ہیشگی کے باغات ہیں
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ	ان کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ	(وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰی ﴿76﴾ ع	اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک بنا۔ (76)
وَلَقَدۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی ۙ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی

الثلثة

ع 3 22 12

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالُوۡا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- نُؤۡثِرَكَ : ایثار و قربانی۔
- عَلٰی : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- الۡبَيِّنٰتِ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
- فَاقۡضِ : قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
- تَقۡضِیۡ : قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
- هٰذِهِ : حامل رقعہ ہذا، لہٰذا۔
- الۡحَيٰوةَ : حیات، احیائے سنت۔
- الدُّنۡيَا : دنیا و آخرت، دین و دنیا۔
- اٰمَنَّا : ایمان، مؤمن، امن۔
- لِيَغۡفِرَ : مغفرت، استغفار، استغفر اللّٰہ۔
- خَطٰيٰنَا : خطا، خطاکار۔
- مَاۤ : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
- اَكۡرَهۡتَنَا : کراہت، مکروہ، کراہیت۔
- عَلَيۡهِ : علی العموم، علی الاعلان، علیحدہ۔
- مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
- السِّحۡرِ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
- خَيۡرٌ : خیر، خیریت۔
- اَبۡقٰی : بقا، باقی، بقایا۔
- مُجۡرِمًا : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
- يَمُوۡتُ : موت و حیات، سماع موتی۔
- الصّٰلِحٰتِ : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- الدَّرَجٰتُ : درجہ، درجات۔
- الۡعُلٰی : علو مرتبت، عالی شان۔
- تَجۡرِیۡ : جاری، اجرا۔
- تَحۡتِهَا : ماتحت، تحت الشعور۔
- خٰلِدِيۡنَ : خالد، خلد بریں۔
- تَزَكّٰی : تزکیہ نفس، زکوۃ۔
- اَوۡحَيۡنَاۤ : وحی متلوّ، وحی غیر متلوّ، وحی جلی۔
- اِلٰی : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔

اَنْ	اَسْرِ	بِعِبَادِيْ [1]	فَاضْرِبْ [2][3]	لَهُمْ	طَرِيْقًا [4]
کہ	تورات کو لے جا	میرے بندوں کو	پھر تو بنا	ان کے لیے	ایک راستہ
فِي الْبَحْرِ	يَبَسًا ۙ	لَّا	تَخٰفُ	دَرَكًا	وَّلَا
سمندر میں	خشک	نہ	تجھے خوف ہوگا	پکڑے جانے کا	اور نہ

تَخْشٰى (77)	فَاَتْبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ [5]	بِجُنُوْدِهٖ [1][6]	فَغَشِيَهُمْ [3]
تو ڈرے گا	پس پیچھا کیا ان کا	فرعون نے	اپنے لشکروں کے ساتھ	تو ڈھانپ لیا انہیں

مِّنَ الْيَمِّ	مَا [7]	غَشِيَهُمْ ؕ (78)	وَ	اَضَلَّ [8]	فِرْعَوْنُ [5]
سمندر سے	جس نے	ڈھانپا انہیں	اور	گمراہ کیا	فرعون نے

قَوْمَهٗ [6]	وَمَا [7]	هَدٰى [9] (79)	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	قَدْ
اپنی قوم کو	اور نہ	(سیدھی) راہ بتائی	اے بنی اسرائیل!	یقیناً

اَنْجَيْنٰكُمْ [10][11]	مِّنْ عَدُوِّكُمْ [11]	وَ	وٰعَدْنٰكُمْ [10][11]
ہم نے نجات دی تمہیں	تمہارے دشمن سے	اور	ہم نے وعدہ کیا تم سے

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ [12]	وَ	نَزَّلْنَا [10]	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ [13]
طور (پہاڑ) کی دائیں جانب کا	اور	ہم نے نازل کیا	تم پر	من

وَ	السَّلْوٰى [13] (80)	كُلُوْا [14]	مِنْ طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ [10][11]
اور	سلوٰی	تم سب کھاؤ	پاکیزہ چیزوں میں سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں
وَلَا	تَطْغَوْا	فِيْهِ	فَيَحِلَّ [3]	عَلَيْكُمْ	غَضَبِيْ ۚ
اور نہ	تم سب سرکشی کرو	اس میں	ورنہ وہ اُترے گا	تم پر	میرا غضب
وَمَنْ	يَّحْلِلْ	عَلَيْهِ	غَضَبِيْ	فَقَدْ	هَوٰى (81)
اور جو	وہ اُترے	اس پر	میرا غضب	تو یقیناً	وہ تباہ ہوگیا

وَ	اِنِّيْ	لَغَفَّارٌ	لِّمَنْ	تَابَ	وَ	اٰمَنَ
اور	بے شک میں	یقیناً بہت بخشنے والا	(اس) کو جس نے	توبہ کی	اور	ایمان لایا

وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	ثُمَّ	اهْتَدٰى [9] (82)	وَمَآ
اور	اس نے عمل کیا	نیک	پھر	وہ سیدھے راستے پر چلا	اور کیا (چیز)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[2] اِضْرِبْ کا اصل ترجمہ تُو مار ہوتا ہے لیکن یہاں مفہومی ترجمہ تُو بنا کیا گیا ہے۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور ورنہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[6] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[7] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[8] فعل کے شروع میں "أ"، فعل کے معنی میں تبدیلی کے لیے ہوتا ہے مثلاً: ضَلَّ: وہ گمراہ ہوا، اَضَلَّ: اس نے گمراہ کیا۔

[9] هَدٰى کا معنٰی اس نے ہدایت دی اور اِهْتَدٰى کا معنٰی اس نے ہدایت پائی ہے۔

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو تمہیں کیا جاتا ہے۔

[12] طور پہاڑ کی دائیں جانب ہی موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے۔

[13] مَنَّ ایسا میٹھا تھا جو اوس کی طرح پتوں اور پتھروں پر آجاتا ہے اور خشک ہوکر گوند کی طرح ہوجاتا ہے اور سَلْوٰى بٹیر کی طرح کا پرندہ تھا جسے ذبح کرکے کھاتے تھے۔

[14] كُلُوْا دراصل أُءْكُلُوْا تھا گرامر کے اصول کے مطابق كُلُوْا ہوا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ	کہ تو میرے بندوں کو راتوں رات (نکال) لے جا
فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ	پھر تو ان کے لیے سمندر میں ایک خشک راستہ بنا
لَّا تَخٰفُ دَرَكًا	(اس حال میں کہ) نہ تجھے پکڑے جانے کا خوف ہو گا
وَّلَا تَخْشٰی ﴿77﴾	اور نہ تو (غرق ہونے سے) ڈرے گا۔ ﴿77﴾
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	پس فرعون نے اپنے لشکروں کیساتھ ان کا پیچھا کیا
فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا	تو انہیں سمندر سے (اس چیز نے) ڈھانپ لیا جس نے
غَشِیَهُمْ ؕ﴿78﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ	انہیں ڈھانپا۔ ﴿78﴾ اور فرعون نے گمراہ کیا
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰی ﴿79﴾	اپنی قوم کو اور (سیدھی) راہ نہ بتائی۔ ﴿79﴾
یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	اے بنی اسرائیل!
قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ	یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی
وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ	اور ہم نے تم سے طور (پہاڑ) کی دائیں جانب کا وعدہ کیا
وَنَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ﴿80﴾	اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ نازل کیا۔ ﴿80﴾
كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ	تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا
وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ	اور تم اس میں سرکشی نہ کرو
فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ ۚ	ورنہ تم پر میرا غضب اُترے گا
وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ	اور جس پر میرا غضب اُترا
فَقَدْ هَوٰی ﴿81﴾	تو یقیناً وہ تباہ ہو گیا۔ ﴿81﴾
وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ	اور بیشک میں یقیناً بہت بخشنے والا ہوں اس کو جو
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے
ثُمَّ اهْتَدٰی ﴿82﴾ وَمَآ	پھر سیدھے راستے پر چلے۔ ﴿82﴾ اور کیا (چیز)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَسْرِ : اسرا و معراج۔
بِعِبَادِیْ : عبد، عابد، معبود، عبادت۔
طَرِیْقًا : طریقہ، طریق، طریقت۔
فِیْ : فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
الْبَحْرِ : بحر قلزم، بحیرۂ عرب، عالم تبحر۔
یَبَسًا : رطب و یابس، یبوست۔
لَّا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
تَخٰفُ : خوف، خائف۔
تَخْشٰی : خشیت الٰہی۔
فَاَتْبَعَهُمْ : اتباع، تابع، متبع سنت، تابعی۔
مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
فَغَشِیَهُمْ : غش، غش آنا، غشی طاری ہونا۔
اَضَلَّ : ضلالت و گمراہی۔
هَدٰی : ہدایت، ہادی برحق، ہادی کائنات۔
اَنْجَیْنٰكُمْ : نجات، فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
عَدُوِّكُمْ : عدو اللہ، عداوت۔
وٰعَدْنٰكُمْ : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
الْاَیْمَنَ : یمین و یسار، میمنہ و میسرہ۔
نَزَّلْنَا : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَلَیْكُمْ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
كُلُوْا : اکل و شرب، ماکولات و مشروبات۔
طَیِّبٰتِ : طیب، کلمہ طیبہ، مدینہ طیبہ۔
تَطْغَوْا : طاغوت، طغیانی، طاغوتی نظام۔
عَلَیْكُمْ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
غَضَبِیْ : غیظ و غضب، غضبناک، مغضوب۔
وَ : مال و دولت، شان و شوکت۔
لَغَفَّارٌ : مغفرت، استغفار، غفور۔
تَابَ : توبہ، تائب۔
صَالِحًا : اصلاح، اعمال صالحہ، صالح۔
اهْتَدٰی : ہدایت، ہادی برحق، ہادی کائنات۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَعَجِلَكَ	عَنْ قَوْمِكَ	يٰمُوْسٰى [1] (83)	قَالَ	هُمْ
جلدی لے آئی تجھے	تیری قوم سے	اے موسیٰ!	(موسیٰ نے) کہا	وہ سب

اُولَآءِ [2]	عَلٰٓى اَثَرِىْ	وَعَجِلْتُ	اِلَيْكَ	رَبِّ [3]
یہ ہیں	میرے (قدموں کے) نشان پر	اور میں نے جلدی کی	تیری طرف	(اے میرے) رب

لِتَرْضٰى [4] (84)	قَالَ	فَاِنَّا	قَدْ	فَتَنَّا	قَوْمَكَ
تاکہ تو راضی ہو جائے	فرمایا	پس بیشک ہم نے	یقیناً	ہم نے آزمائش میں ڈالا	تیری قوم کو

مِنْۢ بَعْدِكَ [5]	وَ	اَضَلَّهُمُ	السَّامِرِيُّ [6] (85)	فَرَجَعَ [7]	مُوْسٰٓى
تیرے بعد	اور	گمراہ کر دیا اُنہیں	سامری نے	تو لوٹے	موسیٰ

اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ	اَسِفًا ۚ	قَالَ	يٰقَوْمِ [8]
اپنی قوم کی طرف	بہت غصے میں	افسوس کرتے ہوئے	کہا	اے (میری) قوم!

اَلَمْ	يَعِدْكُمْ [10] [9]	رَبُّكُمْ	وَعْدًا حَسَنًا ۬ [9]	اَفَطَالَ [11]
کیا نہیں	وعدہ کیا تھا تم سے	تمہارے رب نے	اچھا وعدہ	تو کیا لمبی ہو گئی

عَلَيْكُمُ	الْعَهْدُ	اَمْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ	يَّحِلَّ	عَلَيْكُمْ
تم پر	مدت	یا	تم نے چاہا	کہ	اُترے	تم پر

غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَخْلَفْتُمْ	مَّوْعِدِىْ (86)
کوئی غضب	تمہارے رب کی طرف سے	تو تم نے خلاف ورزی کی	میرے وعدے کی

قَالُوْا	مَآ	اَخْلَفْنَا	مَوْعِدَكَ	بِمَلْكِنَا
اُنہوں نے کہا	نہیں	ہم نے خلاف ورزی کی	تیرے وعدے کی	اپنے اختیار سے

وَ	لٰكِنَّا	حُمِّلْنَآ	اَوْزَارًا	مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ
اور	لیکن ہم	ہم لاد دیے گئے	کچھ بوجھ	قوم کی زینت (زیورات) سے

فَقَذَفْنٰهَا [7]	فَكَذٰلِكَ [7]	اَلْقَى [12]	السَّامِرِيُّ ۙ (87)	فَاَخْرَجَ [7]
تو ہم نے پھینک دیا انہیں	تو اس طرح	پھینکا	سامری نے	پھر اس نے نکالا

لَهُمْ	عِجْلًا	جَسَدًا [13]	لَّهٗ	خُوَارٌ [14]
ان کے لیے	ایک بچھڑا	ایک دھڑ	اس کی	گائے کی سی آواز (تھی)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 جب موسیٰ علیہ السلام قوم کے ستر آدمیوں کو ساتھ لے کر کوہِ طور جا رہے تھے تو اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں آگے نکل گئے اور پہلے پہنچ گئے تو اللہ نے اُن سے سوال کیا۔

2 اُولَآءِ جمع مذکر و مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کے شروع میں ھٰ ہو تو قریب کے لیے اور اگر آخر میں كَ ہو تو عموماً بعید کے لیے ہوتا ہے۔

3 یہ دراصل یَارَبِّیْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

4 فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

5 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

6 سامری بنی اسرائیل کے قبیلہ سامرہ کے اشراف میں سے تھا۔

7 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

8 يٰقَوْمِ دراصل يَاقَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

9 یہاں تورات عطا کرنے کا وعدہ مراد ہے۔

10 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے اور عموماً یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

11 جب "اَ" کے بعد "وَ" یا "فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 سامری نے کیا ڈالا تو اس سے مراد وہ زیور ہیں جو اس کے پاس تھے وہ ڈال دیے یا پھر وہ مٹی مراد ہے جو اس نے کسی موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے لی تھی، جس کا ذکر آگے ہے۔

13 محض دھڑ یعنی بے جان بت مراد ہے۔

14 بچھڑے کے دھڑ میں سوراخ رکھے گئے تھے جب ہوا داخل ہوتی تو آواز آتی تھی۔

اَعۡجَلَكَ عَنۡ قَوۡمِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿83﴾	تجھے تیری قوم سے جلدی لے آئی اے موسیٰ۔ ﴿83﴾
قَالَ هُمۡ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىۡ	(موسیٰ نے) کہا وہ لوگ میرے پیچھے (آرہے) ہیں
وَعَجِلۡتُ اِلَيۡكَ رَبِّ	اور میں نے تیری طرف جلدی کی اے میرے رب
لِتَرۡضٰى ﴿84﴾ قَالَ فَاِنَّا	تاکہ تو راضی ہو جائے۔ ﴿84﴾ فرمایا: پس بیشک ہم نے
قَدۡ فَتَنَّا قَوۡمَكَ مِنۡۢ بَعۡدِكَ	یقیناً تیرے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے
وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿85﴾	اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا ہے۔ ﴿85﴾
فَرَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ	تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے
غَضۡبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوۡمِ	بہت غصے میں افسوس کرتے ہوئے، کہا اے میری قوم
اَلَمۡ يَعِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ؕ	کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟
اَفَطَالَ عَلَيۡكُمُ الۡعَهۡدُ	تو کیا تم پر (میری جدائی کی) مدت لمبی ہو گئی تھی؟
اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ يَّحِلَّ عَلَيۡكُمۡ	یا تم نے چاہا کہ تم پر اُترے
غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	تمہارے رب کی طرف سے کوئی غضب
فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِىۡ ﴿86﴾	تو تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی۔ ﴿86﴾
قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ	انہوں نے کہا ہم نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی
بِمَلۡكِنَا وَلٰـكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ	اپنے اختیار سے، اور لیکن ہم پر لاد دیے گئے تھے
اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ	(فرعون کی) قوم کے زیورات کے کچھ بوجھ
فَقَذَفۡنٰهَا	تو ہم نے انہیں (آگ میں) پھینک دیا
فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ﴿87﴾	تو اس طرح (کچھ) سامری نے (بھی) پھینکا۔ ﴿87﴾
فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا	پھر اس نے انکے لیے ایک بچھڑا نکالا (جو محض) ایک دھڑ تھا
لَّهٗ خُوَارٌ	اس کی گائے کی (سی) آواز تھی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اَعۡجَلَكَ: عجلت، مہر معجّل۔
- قَوۡمِكَ: قوم، قومیت، اقوام۔
- قَالَ: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- اَثَرِىۡ: اثر، آثار، آثار قدیمہ۔
- وَ: شان وشوکت، رحم وکرم۔
- عَجِلۡتُ: عجلت، مہر معجّل وغیر معجّل۔
- اِلَيۡكَ: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- لِتَرۡضٰى: راضی، رضا، مرضی، رضائے الٰہی۔
- فَتَنَّا: فتنہ وفساد، فتنہ پرور، فتنہ برپا ہونا۔
- قَوۡمَكَ: قوم، قومیت، اقوام عالم۔
- بَعۡدِكَ: بعد از نماز، بعد از طعام۔
- اَضَلَّهُمۡ: ضلالت وگمراہی۔
- فَرَجَعَ: رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
- اِلٰى: مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
- غَضۡبَانَ: غیظ وغضب، غضبناک، مغضوب۔
- اَسِفًا: تاسف، افسوس، کف افسوس ملنا۔
- يَعِدۡكُمۡ: وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
- حَسَنًا: حسن، محسن، تحسین۔
- فَطَالَ: طول وعرض، طوالت، طول بلد۔
- عَلَيۡكُمۡ: علی الاعلان، علی العموم، علیحدہ۔
- الۡعَهۡدُ: عہد نبوی، عہد عثمانی، عہد بنی امیہ۔
- اَرَدۡتُّمۡ: ارادہ، مرید، مراد۔
- فَاَخۡلَفۡتُمۡ: خلاف، مخالف، اختلاف۔
- بِمَلۡكِنَا: مالک، ملکیت۔
- حُمِّلۡنَاۤ: حمل، حامل، محمول، حاملہ عورت۔
- اَوۡزَارًا: وزیر، وزارت، وزراء۔
- زِيۡنَةِ: زیب وزینت، مزین کرنا۔
- اَلۡقَى: القاء۔
- فَاَخۡرَجَ: خارج، خروج، اخراج، وزیر خارجہ۔
- جَسَدًا: جسد، جسد خاکی۔

فَقَالُوْا [1]	هٰذَآ	اِلٰهُكُمْ [2]	وَ	اِلٰهُ مُوْسٰى ۵	
تو انہوں نے کہا	یہ (ہے)	تمہارا معبود	اور	موسیٰ کا معبود	
فَنَسِيَ ؕ [1] (88)	اَفَلَا [3][1]	يَرَوْنَ	اَلَّا [5][4]	يَرْجِعُ	اِلَيْهِمْ
سو وہ بھول گیا	تو کیا نہیں	وہ سب دیکھتے	کہ بلاشبہ نہیں	وہ لوٹاتا	ان کی طرف
قَوْلًا ۙ [6]	وَّلَا	يَمْلِكُ	لَهُمْ	ضَرًّا [6]	وَّلَا
کوئی بات	اور نہیں	وہ اختیار رکھتا	ان کے لیے	کسی نقصان	اور نہ
نَفْعًا [6] ع (89)	وَلَقَدْ	قَالَ	لَهُمْ [7]	هٰرُوْنُ	مِنْ قَبْلُ
کسی نفع (کا)	اور بلاشبہ یقیناً	کہا تھا	ان سے	ہارون نے	پہلے سے
يٰقَوْمِ [8]	اِنَّمَا [9]	فُتِنْتُمْ [10]	بِهٖ ج [11]	وَاِنَّ	
اے (میری) قوم!	بیشک محض	تم آزمائے گئے ہو	اس (بچھڑے) کے ذریعے	اور بیشک	
رَبَّكُمُ	الرَّحْمٰنُ	فَاتَّبِعُوْنِيْ [12][1]	وَ	اَطِيْعُوْٓا	
تمہارا رب	رحمان ہے	سو تم سب میری پیروی کرو	اور	تم سب اطاعت کرو	
اَمْرِيْ (90)	قَالُوْا	لَنْ نَّبْرَحَ [13]	عَلَيْهِ	عٰكِفِيْنَ	
میرے حکم کی	اُنہوں نے کہا	ہم ہمیشہ رہیں گے	اس پر	سب قائم رہنے والے	
حَتّٰى	يَرْجِعَ	اِلَيْنَا	مُوْسٰى (91)	قَالَ	
یہاں تک	وہ لوٹ آئے	ہماری طرف	موسیٰ	(موسیٰ نے) کہا	
يٰهٰرُوْنُ	مَا	مَنَعَكَ	اِذْ	رَاَيْتَهُمْ	
اے ہارون!	کس (چیز نے)	روکا تجھے	جب	تو نے دیکھا انہیں	
ضَلُّوْٓا [14] لا (92)	اَلَّا [4]	تَتَّبِعَنِ ؕ	اَفَعَصَيْتَ [3][1]	اَمْرِيْ (93)	
وہ سب گمراہ ہو گئے	کہ نہ	تو پیروی کرے میری	تو کیا تو نے نافرمانی کی	میرے حکم کی	
قَالَ	يَبْنَؤُمَّ [15]	لَا تَاْخُذْ	بِلِحْيَتِيْ [11]	وَلَا	
(ہارون نے) کہا	اے میری ماں کے بیٹے!	نہ تو پکڑ	میری داڑھی کو	اور نہ	
بِرَاْسِيْ ج [11]	اِنِّيْ	خَشِيْتُ	اَنْ	تَقُوْلَ	
میرے سر کو	بیشک میں	میں ڈرا	کہ	تو کہے گا	

ع 4 13 13

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
2. کُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
3. "أَ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
4. اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔
5. اَنْ دراصل اَنَّ تھا، تخفیف کے لیے اَنْ استعمال ہوا ہے۔
6. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کسی کیا جاتا ہے۔
7. قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔
8. يٰقَوْمِ دراصل يَاقَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔
9. اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بس یا محض کا مفہوم ہوتا ہے۔
10. فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
11. بِ کا عموماً ترجمہ بھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ کیا جاتا ہے۔
12. اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔
13. لَنْ نَّبْرَحَ کا لفظی ترجمہ ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے ہے اور مراد ہم ہمیشہ رہیں گے ہے۔
14. مفہوم کے لحاظ سے اس آیت کا تعلق اگلی آیت کے ساتھ ہے۔
15. یہ دراصل یَا + اِبْنَ + اُمِّيْ تھا، اُمِّيْ کی یْ کو "ا" سے بدلا گیا پھر "ا" کی مناسبت سے مِ کو زبر دیا گیا اور پھر تخفیف کے لیے "ا" کو بھی محذوف کیا گیا چونکہ موسیٰ علیہ السلام سخت غصے میں تھے اور ان کے غصے کو کم کرنے کے لیے ہارون علیہ السلام نے یہ الفاظ استعمال کیے۔

فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ	تو انہوں نے کہا یہ تمہارا معبود ہے
وَ اِلٰهُ مُوْسٰى ۙ۬ فَنَسِيَ ﴿88﴾	اور موسیٰ کا (بھی) معبود ہے سو وہ بھول گیا۔ ﴿88﴾
اَفَلَا يَرَوْنَ	تو کیا وہ دیکھتے نہیں (کہ)
اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ۬	بلاشبہ نہ وہ ان کی طرف کوئی بات لوٹاتا ہے
وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا	اور نہ وہ ان کے لیے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے
ع 13 13 وَّلَا نَفْعًا ﴿89﴾ وَلَقَدْ	اور نہ کسی نفع کا۔ ﴿89﴾ اور بلاشبہ یقیناً
قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ	ہارون نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا (کہ)
يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ	اے میری قوم! بیشک تم اسکے ذریعے آزمائے گئے ہو
وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ	اور بیشک تمہارا رب رحمان ہی ہے
فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ اَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿90﴾	سو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ﴿90﴾
قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ	انہوں نے کہا ہم تو ہمیشہ رہیں گے
عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى	اس (بچھڑے کی پوجا) پر قائم رہنے والے یہاں تک کہ
يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿91﴾	موسیٰ ہماری طرف لوٹ آئے۔ ﴿91﴾
قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ	(موسیٰ نے) کہا اے ہارون! کس چیز نے تجھے روکا
اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ﴿92﴾	جب تو نے انہیں دیکھا (کہ) وہ گمراہ ہوگئے ہیں ﴿92﴾
اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ	(اس بات سے) کہ تو میری پیروی نہ کرے
اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿93﴾	تو کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی۔ ﴿93﴾
قَالَ يَبْنَؤُمَّ	(ہارون نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے
لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ	نہ میری داڑھی کو پکڑیے اور نہ میرے سر (کے بالوں) کو
اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ	بیشک میں (اس بات سے) ڈرا کہ تو کہے گا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- فَقَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- هٰذَآ : لہٰذا، مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
- فَنَسِيَ : نسیان، نسیاً منسیاً۔
- يَرَوْنَ : رویئتِ ہلال، غیر مرئی اشیا، ریاکاری۔
- يَرْجِعُ : رجوع، راجع، رجعت پسندی۔
- اِلَيْهِمْ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحدود
- يَمْلِكُ : مالک، ملکیت۔
- ضَرًّا : مضر صحت، ضرر رساں۔
- نَفْعًا : نفع، منفعت، منافع۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- قَبْلُ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
- يٰقَوْمِ : قوم، قومیت، اقوام عالم۔
- فُتِنْتُمْ : فتنہ وفساد، فتنہ پرور، فتنہ برپا ہونا۔
- فَاتَّبِعُوْنِيْ : اتباع، تابع، متبع سنت، تابعی۔
- اَطِيْعُوْٓا : اطاعت، مطیع۔
- اَمْرِيْ : امر، آمر، مامور، امارت۔
- عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- عٰكِفِيْنَ : اعتکاف، معتکف۔
- حَتّٰى : حتی کہ، حتی الامکان۔
- رَاَيْتَهُمْ : رویئتِ ہلال، غیر مرئی اشیا، ریاکاری۔
- ضَلُّوْٓا : ضلالت وگمراہی۔
- تَتَّبِعَنِ : اتباع، تابع، متبع سنت، تابعی۔
- اَفَعَصَيْتَ : معصیت، عصیاں۔
- اَمْرِيْ : امر، آمر، مامور، امارت۔
- يَبْنَؤُمَّ : اُمّ القرآن، اُمّ القریٰ، اُمّ الکتاب۔
- تَاْخُذْ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ، ماخذ۔
- بِرَاْسِيْ : راس المال، رئیس۔
- خَشِيْتُ : خشیت الٰہی۔

فَرَّقۡتَ	بَيۡنَ	بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	وَلَمۡ	تَرۡقُبۡ [1]
تو نے پھوٹ ڈال دی	درمیان	بنی اسرائیل (کے)	اور نہیں	تو نے انتظار کیا

قَوۡلِيۡ ﴿94﴾	قَالَ	فَمَا [2]	خَطۡبُكَ	يٰسَامِرِيُّ ﴿95﴾
میری بات (کا)	(موسیٰ نے) کہا	تو کیا (ہے)	تیرا معاملہ	اے سامری!

قَالَ	بَصُرۡتُ	بِمَا [2][3]	لَمۡ	يَبۡصُرُوۡا [1]
اس نے کہا	میں نے دیکھا	(اس چیز) کو جو	نہیں	ان سب نے دیکھا

بِهٖ [3]	فَقَبَضۡتُ	قَبۡضَةً [4][5]	مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ [6]
اس کو	تو میں نے بھر لی	ایک مٹھی	رسول کے نقش پا سے

فَنَبَذۡتُهَا	وَ	كَذٰلِكَ [7]	سَوَّلَتۡ [4]	لِيۡ
پھر میں نے ڈال دیا اسے	اور	اسی طرح	خوش نما بنا دیا	میرے لیے

نَفۡسِيۡ ﴿96﴾	قَالَ	فَاذۡهَبۡ	فَاِنَّ	لَكَ
میرے نفس نے	(موسیٰ نے) کہا	پس تو جا	پس بیشک	تیرے لیے

فِي الۡحَيٰوةِ [4]	اَنۡ	تَقُوۡلَ	لَا مِسَاسَ ۖ [8]	وَاِنَّ
زندگی میں (سزا ہے)	کہ	تو کہتا رہے	نہ چھونا (مجھے)	اور بیشک

لَكَ	مَوۡعِدًا [5]	لَّنۡ	تُخۡلَفَهٗ ۚ [9][10]
تیرے لیے	ایک وعدہ (ہے)	ہرگز نہیں	تو خلاف ورزی کیا جائے گا اس کی

وَ	انۡظُرۡ	اِلٰۤى اِلٰهِكَ	الَّذِيۡ	ظَلۡتَ
اور	تو دیکھ	اپنے معبود کی طرف	جو	تو ہو گیا تھا

عَلَيۡهِ	عَاكِفًا ؕ	لَنُحَرِّقَنَّهٗ	ثُمَّ
اس پر	قائم رہنے والا	ضرور بالضرور ہم جلائیں گے اسے	پھر

لَنَنۡسِفَنَّهٗ	فِى الۡيَمِّ	نَسۡفًا ﴿97﴾	اِنَّمَاۤ [11]
بلاشبہ ضرور ہم اڑائیں گے اس (کی راکھ) کو	سمندر میں	اچھی طرح اڑانا	یقیناً صرف

اِلٰهُكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِيۡ	لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ ؕ
تمہارا معبود	اللہ (ہی ہے)	جو (کہ)	نہیں ہے کوئی معبود	مگر وہی

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَمۡ کے بعد فعل کا ترجمہ عموماً گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[2] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[3] بِ کا عموماً ترجمہ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] ۃ اسم کے آخر اور تْ فعل کے آخر میں مؤنث کی علامتیں ہیں الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[6] اکثر مفسرین نے الرسول سے مراد سیدنا جبریل علیہ السلام لیے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ سامری نے سیدنا جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے سے ایک مرتبہ ایک مٹھی مٹی لے کر سنبھال لی جسے اُس نے بچھڑے کے قالب میں ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ بچھڑے جیسی آواز نکالنے لگا جو لوگوں کے لیے فتنے کا باعث بنا۔

[7] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[8] یعنی تیری سزا یہ ہے کہ تجھے زندگی بھر کے لیے اچھوت بنا دیا گیا ہے اور تو جہاں سے گزرے گا تو خود لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میں اچھوت ہوں مجھے مت چھونا اس لیے کہ اُسے چھوتے ہی چھونے والا اور یہ سامری دونوں کو شدید بخار ہو جاتا تھا۔ واللہ اعلم۔

[9] فعل سے پہلے اگر لَنۡ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی ہوتی ہے۔

[10] علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[11] اِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف، یقیناً یا بس کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	تونے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی
وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِيۡ ﴿94﴾	اور تونے میری بات کا انتظار نہیں کیا۔ ﴿94﴾
قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿95﴾	(موسیٰ نے) کہا تو اے سامری تیرا کیا معاملہ ہے؟ ﴿95﴾
قَالَ بَصُرۡتُ	اس نے کہا: میں نے اس (چیز) کو دیکھا
بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ	جس کو انہوں نے نہیں دیکھا
فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً	تو میں نے ایک مٹھی (مٹی) بھر لی
مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ	رسول (جبریل) کے نقشِ پا سے
فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ	پھر میں نے اسے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور اسی طرح
سَوَّلَتۡ لِيۡ نَفۡسِيۡ ﴿96﴾	(اس کام کو) میرے نفس نے میرے لیے خوشنما بنادیا ﴿96﴾
قَالَ فَاذۡهَبۡ	(موسیٰ نے) کہا پس جا (کہ)
فَاِنَّ لَكَ فِي الۡحَيٰوةِ	پس بیشک تیرے لیے (دنیا کی) زندگی میں یہ (سزا) ہے
اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ	کہ تو کہتا رہے (کہ مجھے) نہ چھونا اور بیشک
وَاِنَّ لَكَ مَوۡعِدًا	تیرے لیے (آخرت کے عذاب کا) ایک (اور) وعدہ ہے (کہ)
لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ	تجھ سے اس کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کی جائے گی
وَانۡظُرۡ اِلٰۤى اِلٰهِكَ	اور تو اپنے معبود کی طرف دیکھ
الَّذِيۡ ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا	جس پر تو مجاور بنا رہا
لَنُحَرِّقَنَّهٗ	ضرور بالضرور ہم اسے جلائیں گے
ثُمَّ لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِي الۡيَمِّ	پھر ضرور بالضرور ہم اس (کی راکھ) کو سمندر میں اُڑائیں گے
نَسۡفًا ﴿97﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ	اچھی طرح اُڑانا ﴿97﴾ یقیناً تمہارا معبود تو صرف اللہ ہے
الَّذِيۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَرَّقۡتَ : فرق، فرقہ واریت، تفریق۔
بَيۡنَ : بین بین، بین الاقوامی۔
تَرۡقُبۡ : رقیب، رقابت۔
قَوۡلِيۡ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
بَصُرۡتُ : بصر، بصارت، بصیرت۔
بِمَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
يَبۡصُرُوۡا : بصر، بصارت، بصیرت۔
فَقَبَضۡتُ : قابض، مقبوضہ، قبضہ۔
مِّنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
اَثَرِ : آثار، آثار قدیمہ، اثر۔
الرَّسُوۡلِ : رسول، مرسل، رسالت۔
وَ : لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
نَفۡسِيۡ : نفس، نفسانفسی، نظام تنفس۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
فِيۡ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
الۡحَيٰوةِ : حیات، حیات جاوداں۔
تَقُوۡلَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم، لامحدود۔
مِسَاسَ : مس، مساس۔
مَوۡعِدًا : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
تُخۡلَفَهٗ : خلاف، مخالف، اختلاف، مختلف۔
انۡظُرۡ : نظر، نظارہ، منظر، ناظرین۔
اِلٰۤى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
عَلَيۡهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
عَاكِفًا : اعتکاف، معتکف۔
فِيۡ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
اِلٰهُكُمۡ : الٰہ العالمین، یاالٰہی، الوہیت۔
لَاۤ : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم، لامحدود۔
اِلٰهَ : الٰہ، الوہیت، الٰہ العالمین۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔

وَسِعَ [1]	كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا (98)	كَذٰلِكَ [2]	نَقُصُّ	
اس نے گھیر رکھا ہے	ہر چیز کو	(اپنے) علم سے	اسی طرح	ہم بیان کرتے ہیں	
عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ	مَا	قَدْ سَبَقَ ج [3]	وَقَدْ [3]	اٰتَيْنٰكَ [4]
آپ پر	خبروں میں سے	جو	یقیناً گزر چکی ہیں	اور یقیناً	ہم نے دی آپ کو
مِنْ لَّدُنَّا	ذِكْرًا ۖ [5] (99)	مَنْ	اَعْرَضَ	عَنْهُ	فَاِنَّهٗ
اپنے پاس سے	ایک نصیحت	جس نے	اعراض کیا	اس سے	تو بیشک وہ
يَحْمِلُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وِزْرًا [5] لا (100)	خٰلِدِيْنَ	فِيْهِ ط	
وہ اُٹھائے گا	قیامت کے دن	ایک بوجھ	سب ہمیشہ رہنے والے	اس میں	
وَ	سَآءَ [6]	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	حِمْلًا لا (101)	يَّوْمَ
اور	برا ہوگا	ان کے لیے	قیامت کے دن	بوجھ اٹھانا	(جس) دن
يُنْفَخُ [7]	فِي الصُّوْرِ	وَ	نَحْشُرُ	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَئِذٍ
پھونکا جائے گا	صور میں	اور	ہم اکٹھا کریں گے	مجرموں کو	اس دن
زُرْقًا ۖ [8] (102)	يَّتَخَافَتُوْنَ [9]	بَيْنَهُمْ			
اس حال میں کہ وہ نیلی آنکھوں والے ہونگے	وہ آپس میں سب چپکے چپکے کہہ رہے ہونگے	اپنے درمیان			
اِنْ [10]	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا عَشْرًا (103)	نَحْنُ	اَعْلَمُ [11]	بِمَا
نہیں	ٹھہرے تم	مگر دس (دن)	ہم	خوب جاننے والے	(اس) کو جو
يَقُوْلُوْنَ	اِذْ	يَقُوْلُ	اَمْثَلُهُمْ [11]	طَرِيْقَةً	اِنْ [10]
وہ سب کہیں گے	جب	وہ کہے گا	ان کا سب سے اچھا	راہ کے لحاظ سے	نہیں
لَّبِثْتُمْ	اِلَّا يَوْمًا [5] ع (104)	وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْجِبَالِ [12]	
تم ٹھہرے	مگر ایک دن	اور	وہ سب سوال کرتے ہیں آپ سے	پہاڑوں کے بارے میں	
فَقُلْ [13]	يَنْسِفُهَا	رَبِّيْ	نَسْفًا [14] لا (105)	فَيَذَرُهَا [13]	
تو آپ کہہ دیجیے	وہ اُڑا دے گا انکو	میرا رب	خوب اُڑانا	پھر وہ (بنا) چھوڑے گا اُنہیں	
قَاعًا	صَفْصَفًا لا (106)	لَّا	تَرٰى	فِيْهَا	عِوَجًا [5]
میدان	چٹیل (ہموار)	نہیں	آپ دیکھیں گے	ان میں	کوئی کجی

ع 5 15 14

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. شروع میں "وَ" علامت نہیں بلکہ اصل لفظ کا حصہ ہے۔
2. "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔
3. قَدْ فعل کے شروع میں تاکید کی علامت ہے۔
4. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
5. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
6. سَآءَ فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔
7. يُ، تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔
8. عربوں میں نیلی آنکھ مکروہ سمجھی جاتی تھی کیونکہ اُن کے دشمن اہل روم یا بنی احمر نیلی آنکھیں رکھتے تھے یا تو بد نمائی کا اظہار کیا گیا ہے یا پھر زرقا سے مراد اندھے بھی کیا گیا ہے دراصل اس دن کی دہشت کی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے۔
9. اس فعل میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
10. اِنْ کے بعد جب اِلَّا آجائے تو اس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
11. شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔
12. منکرین حق کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوئے کہ اتنے بلند و بالا اور محکم پہاڑوں کو کیسے ہلایا جاسکتا تو اس کا جواب دیا گیا ہے۔
13. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
14. یہ يَنْسِفُهَا کی تاکید کے لیے آیا ہے۔

وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿98﴾	اس نے ہر چیز کو (اپنے) علم سے گھیر رکھا ہے۔ ﴿98﴾
كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ	اسی طرح ہم آپ پر بیان کرتے ہیں
مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ	ان خبروں میں سے جو یقیناً گزر چکی ہیں، اور یقیناً
اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿99﴾	ہم نے آپکو اپنے پاس سے ایک نصیحت دی ہے۔ ﴿99﴾
مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ	جس نے اس سے اعراض کیا
فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿100﴾	تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک (بڑا) بوجھ اُٹھائے گا ﴿100﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ	وہ اس (تکلیف) میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿101﴾	اور انکے لیے قیامت کے دن بوجھ اُٹھانا بُرا ہوگا۔ ﴿101﴾
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ	جس دن صور میں پھونکا جائے گا
وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ	اور ہم اس دن مجرموں کو اکٹھا کریں گے
زُرْقًا ﴿102﴾	اس حال میں کہ وہ نیلی آنکھوں والے ہونگے۔ ﴿102﴾
يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ	وہ (آپس میں) اپنے درمیان چپکے چپکے کہہ رہے ہونگے
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿103﴾	تم (دنیا میں) دس (دن) کے سوا نہیں ٹھہرے۔ ﴿103﴾
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ	ہم خوب جاننے والے ہیں اس کو جو وہ کہیں گے
اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً	جب ان کا سب سے اچھی راہ والا (یعنی عقلمند) کہے گا
ع 5 15 14 اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿104﴾	تم ایک دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔ ﴿104﴾
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ	اور وہ آپ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿105﴾	تو آپ کہہ دیجیے میرا رب انکو خوب بکھیر دے گا ﴿105﴾
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿106﴾	پھر انہیں ایک چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔ ﴿106﴾
لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا	آپ ان میں نہ کوئی کجی (ٹیڑھ پن) دیکھیں گے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَسِعَ : وسیع وعریض، وسعت، توسیع۔
كُلَّ : کل نمبر، کل تعداد، کلی طور پر۔
شَيْءٍ : شے، اشیا، اشیائے خورد ونوش۔
عِلْمًا : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
نَقُصُّ : قصہ، قصہ گوئی، قصص القرآن۔
عَلَيْكَ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اَنْۢبَآءِ : نبی، نبوت، انبیاء۔
سَبَقَ : سبقت، مسابقت، سابقہ۔
اَعْرَضَ : اعراض کرنا۔
يَحْمِلُ : حمل، حامل، حاملہ عورت۔
وِزْرًا : وزیر، وزارت، وزراء۔
خٰلِدِيْنَ : خالد، خلد بریں۔
سَآءَ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
يُنْفَخُ : نفخۂ اولیٰ، نفخ شکم۔
الصُّوْرِ : صور پھونکنا، صور اسرافیل۔
نَحْشُرُ : حشر، محشر، حشر نشر۔
الْمُجْرِمِيْنَ : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
بَيْنَهُمْ : بین بین، بین الاقوامی۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الا یہ کہ۔
عَشْرًا : یوم عاشورہ، عشرہ مبشرہ، عشر عشیر۔
اَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
بِمَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
يَقُوْلُوْنَ : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
طَرِيْقَةً : طریقہ، طریقے، بطریق احسن۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
يَسْـَٔلُوْنَكَ : سوال، سائل، مسئول، مسئلہ۔
الْجِبَالِ : جبل اُحد، جبل رحمت، جبل نور۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
تَرٰى : رؤیت ہلال، غیر مرئی، ریاکاری۔
فِيْهَا : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَلَا	اَمْتًا [1] ۭ (107)	يَوْمَىِٕذٍ	يَّتَّبِعُوْنَ	الدَّاعِيَ	
اور نہ	کوئی ٹیلہ	اس دن	وہ سب پیچھے چلیں گے	پکارنے والے کے	
لَا عِوَجَ [2]	لَهٗ [3][4] ج	وَ	خَشَعَتِ [5]	الْاَصْوَاتُ [6]	لِلرَّحْمٰنِ
نہیں کوئی کجی	اس کے لیے	اور	پست ہو جائیں گی	آوازیں	رحمٰن کے لیے
فَلَا	تَسْمَعُ [7]	اِلَّا	هَمْسًا [1][8] (108)	يَوْمَىِٕذٍ	لَّا تَنْفَعُ [7][9]
سو نہیں	تو سنے گا	مگر	ایک آہٹ	اس دن	نہیں نفع دے گی
الشَّفَاعَةُ [6][10]	اِلَّا	مَنْ [11]	اَذِنَ	لَهُ [3]	الرَّحْمٰنُ
سفارش	مگر	جس کو	اجازت دی ہو	اس کے لیے	رحمٰن نے
وَرَضِيَ	لَهٗ [3]	قَوْلًا (109)	يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ [12]
اور وہ پسند کرے	اس کے لیے	بات کرنا	وہ جانتا ہے	جو	ان کے ہاتھوں کے درمیان (آگے)
وَمَا	خَلْفَهُمْ [12]	وَلَا	يُحِيْطُوْنَ [7]	بِهٖ	عِلْمًا (110)
اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ سب احاطہ کر سکتے	اس کا	علم سے
وَ	عَنَتِ [5][13]	الْوُجُوْهُ [6]	لِلْحَيِّ	الْقَيُّوْمِ ۭ	وَقَدْ
اور	جھک جائیں گے	چہرے	زندہ رہنے والے کیلیے	قائم رکھنے والے (کیلیے)	اور یقیناً
خَابَ	مَنْ [11]	حَمَلَ	ظُلْمًا (111)	وَمَنْ [11]	يَّعْمَلْ
ناکام ہوا	جس نے	بوجھ اٹھایا	ظلم کا	اور جو	وہ عمل کرے گا
مِنَ الصّٰلِحٰتِ [10]	وَهُوَ [14]	مُؤْمِنٌ	فَلَا	يَخٰفُ [7]	ظُلْمًا [1]
نیک (اعمال) سے	اس حال میں کہ وہ	مومن	تو نہیں	وہ ڈرے گا	کسی بے انصافی
وَّلَا	هَضْمًا [1] (112)	وَ	كَذٰلِكَ [15]	اَنْزَلْنٰهُ [16]	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
اور نہ	کسی حق تلفی (سے)	اور	اسی طرح	ہم نے نازل کیا اسے	عربی قرآن
وَّ	صَرَّفْنَا [16]	فِيْهِ	مِنَ الْوَعِيْدِ	لَعَلَّهُمْ	
اور	ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیں	اس میں	ڈرانے (کی باتوں) سے	تاکہ وہ	
يَتَّقُوْنَ	اَوْ	يُحْدِثُ	لَهُمْ [3]	ذِكْرًا [1] (113)	
وہ سب ڈر جائیں	یا	وہ پیدا کر دے	ان کے لیے	کوئی نصیحت	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کسی، ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
2. لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔
3. یہاں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔
4. یعنی اس داعی کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔
5. یہ دراصل خَشَعَتْ + عَنَتْ ہیں، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں۔
6. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
7. لَا کے بعد فعل کے آخر میں پیش یا وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
8. هَمْسًا ہلکی سے ہلکی آواز (سرگوشی)۔
9. تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
10. ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
11. مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس بھی کیا جاتا ہے۔
12. هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔
13. یہ فعل ماضی ہے، یہاں ترجمہ ضرورتاً مستقبل میں کیا گیا ہے۔
14. "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔
15. ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔
16. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

وَّلَآ اَمْتًا ﴿107﴾ يَوْمَىِٕذٍ	اور نہ کوئی ٹیلہ (اُبھری جگہ)۔ ﴿107﴾ اس دن
يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ	وہ سب پکارنے والے (فرشتے) کے پیچھے چلیں گے
لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ	اسکے لیے کوئی کجی نہیں ہوگی (یعنی اس سے اِدھر اُدھر نہ ہونگے)
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ	اور رحمٰن کے سامنے آوازیں پست ہوجائیں گی
فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿108﴾	سو آپ ایک آہٹ کے سوا کچھ نہ سنیں گے۔ ﴿108﴾
يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ	اس دن (کوئی) سفارش نفع نہیں دے گی
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ	مگر جس کے لیے رحمٰن اجازت دے
وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿109﴾ يَعْلَمُ	اور جسکے لیے وہ بات کرنا پسند فرمائے گا ﴿109﴾ وہ جانتا ہے
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ	جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿110﴾	اور وہ (اپنے) علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ﴿110﴾
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ	اور سب چہرے جھک جائیں گے
لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ	زندہ رہنے والے اور قائم رکھنے والے کے لیے
وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿111﴾	اور یقیناً ناکام ہوا جس نے ظلم (شرک) کا بوجھ اُٹھایا ﴿111﴾
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	اور جو شخص نیک عمل کرے
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ	اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو وہ نہیں ڈرے گا
ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿112﴾	کسی بے انصافی سے اور نہ کسی حق تلفی سے۔ ﴿112﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	اور اسی طرح ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا
وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ	اور اس میں ہم نے ڈرانے کی باتیں پھیر پھیر کر بیان کیں
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ	تاکہ وہ ڈر جائیں یا (یہ قرآن)
يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿113﴾	ان کے لیے کوئی نصیحت پیدا کر دے۔ ﴿113﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
لَآ : لاعلاج، لاتعداد، لاجواب۔
يَوْمَىِٕذٍ : یوم، یوم آخرت، چند ایام۔
يَتَّبِعُوْنَ : اتباع، تابع، متبع سنّت۔
الدَّاعِيَ : الداعی الی الخیر، دعا، دعوت، مدعو۔
خَشَعَتْ : خشوع و خضوع۔
الْاَصْوَاتُ : علم صوتیات، صوتی انجینئر۔
تَسْمَعُ : سمع و بصر، آلہ سماعت۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
تَنْفَعُ : منافع، منفعت، نفع و نقصان۔
الشَّفَاعَةُ : شفاعت، شافع محشر۔
اَذِنَ : اذن عام، باذن اللہ، اذن الٰہی۔
رَضِيَ : راضی، رضا، رضائے الٰہی۔
يَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مَا : مابین، ماحول، ماتحت۔
اَيْدِيْهِمْ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
خَلْفَهُمْ : خلف، ناخلف، خلافت، خلیفہ۔
يُحِيْطُوْنَ : احاطہ، محیط۔
الْوُجُوْهُ : وجہ، متوجہ، توجہ، علیٰ وجہ البصیرت
لِلْحَيِّ : حیّ و قیوم، حیات جاوداں۔
الْقَيُّوْمِ : قائم، قیام، حیّ و قیوم، قیامت۔
خَابَ : خائب و خاسر۔
حَمَلَ : حمل، حامل، نقل و حمل، حاملہ۔
يَعْمَلْ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
يَخٰفُ : خوف، خائف۔
اَنْزَلْنٰهُ : نازل، نزول، منزّل من اللہ۔
صَرَّفْنَا : صرف نظر، اشیائے صرف۔
الْوَعِيْدِ : وعید، وعدہ وعید۔
يَتَّقُوْنَ : تقویٰ، متقی۔
ذِكْرًا : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَتَعٰلَى [1][2]	اللّٰهُ	الْمَلِكُ	الْحَقُّ ج	وَ	لَا تَعْجَلْ
پس بہت بلند ہے	اللہ	(جو) بادشاہ	حقیقی	اور	نہ آپ جلدی کریں

بِالْقُرْاٰنِ [3]	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يُّقْضٰٓى [4][5]	اِلَيْكَ	وَحْيُهٗ ز
قرآن پڑھنے میں	(اس) سے پہلے	کہ	پوری کی جائے	آپ کی طرف	اس کی وحی

وَ	قُلْ	رَّبِّ [6]	زِدْنِيْ [7]	عِلْمًا (114)	وَلَقَدْ
اور	آپ کہیں	(اے میرے) رب	زیادہ کردے مجھے	علم (میں)	اور بلاشبہ یقیناً

عَهِدْنَآ	اِلٰٓى اٰدَمَ [8]	مِنْ قَبْلُ	فَنَسِيَ [1]	وَلَمْ	نَجِدْ [9]
ہم نے عہد لیا	آدم سے	(اس) سے پہلے	پھر وہ بھول گیا	اور نہیں	پائی ہم نے

ع 6 11 15

لَهٗ [10]	عَزْمًا ع (115)	وَاِذْ [11]	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا
اس میں	ارادے کی پختگی	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سب سجدہ کرو

لِاٰدَمَ [12]	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ ط	اَبٰى (116)	فَقُلْنَا
آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس کے	اس نے انکار کیا	تو ہم نے کہا

يٰٓاٰدَمُ	اِنَّ هٰذَا	عَدُوٌّ	لَّكَ [13]	وَ	لِزَوْجِكَ [12]
اے آدم!	بیشک یہ	دشمن (ہے)	تیرا	اور	تیری بیوی کا

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا [1][14]	مِنَ الْجَنَّةِ	فَتَشْقٰى [1][15] (117)	اِنَّ
سو ہرگز نہ وہ نکلوادے تم دونوں کو	جنت سے	پھر تم بدنصیب ہو جاؤ	بیشک

لَكَ	اَلَّا	تَجُوْعَ	فِيْهَا	وَلَا	تَعْرٰى لا (118)	وَ
تیرے لیے	کہ نہ	تو بھوکا ہوگا	اس میں	اور نہ	تو ننگا ہوگا	اور

اَنَّكَ	لَا	تَظْمَؤُا [16]	فِيْهَا	وَلَا	تَضْحٰى (119)
بے شک تو	نہ	تو پیاسا ہوگا	اس میں	اور نہ	تو دھوپ محسوس کرے گا

فَوَسْوَسَ [1]	اِلَيْهِ	الشَّيْطٰنُ	قَالَ	يٰٓاٰدَمُ	هَلْ
پھر وسوسہ ڈالا	اس کی طرف	شیطان نے	اس نے کہا	اے آدم!	کیا

اَدُلُّكَ	عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ	وَمُلْكٍ	لَّا	يَبْلٰى (120)
میں دلالت کروں تجھے	ہمیشگی کے درخت پر	اور بادشاہت (پر)	نہ	وہ پرانی ہو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] علامت "تَ" اور "ا" میں مبالغہ کا مفہوم ہے، اس لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

[3] یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[4] يُقْضٰى دراصل يُقْضَيُ تھا گرامر کے اصول کے مطابق يُقْضٰى ہوا۔

[5] علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[6] یہ دراصل یَارَبِّیْ تھا، شروع سے یا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے محذوف ہیں۔

[7] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[8] اِلٰی کا اصل ترجمہ طرف یا تک ہے، یہاں ضرورتاً ترجمہ سے کیا گیا ہے۔

[9] لَمْ کے بعد عموماً فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[10] یہاں لَ کا ترجمہ میں ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[11] اِذْ، اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے۔

[12] اسم کے شروع میں "لِ" کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[13] یہاں لَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] جب فعل کے شروع میں لَا اور آخر میں نَّ ہو تو اس میں نفی کی تاکید کا حکم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ہرگز نہ کیا گیا ہے۔

[15] یعنی روزی کیلیے تمہیں محنت و مشقت کرنا پڑے گی اور جنت کی تمام نعمتیں چھین لی جائیں گی یہاں صرف آدم علیہ السلام کی طرف شقاوت کی نسبت اس لیے ہے کہ مرد کو عورت کا منتظم اور اخراجات کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے اس لیے اصل آدم علیہ السلام ہی ہیں۔

[16] تَظْمَؤُا کے آخر میں وْ نہیں بلکہ ءِ ہے اور آخر میں "ا" قرآنی کتابت میں زائد ہے۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ	پس اللہ بہت بلند ہے (جو) حقیقی بادشاہ ہے
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ	اور آپ قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کریں
مِنْ قَبْلِ اَنْ	اس سے پہلے کہ
يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ	آپ کی طرف اس کی وحی پوری کی جائے، اور کہیں
رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿114﴾	اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر دے۔ ﴿114﴾
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا
فَنَسِيَ	پھر وہ بھول گیا
ع 11 15 وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿115﴾	اور ہم نے اس میں ارادے کی پختگی نہیں پائی۔ ﴿115﴾
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ	اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿116﴾	تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا ﴿116﴾
فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا	تو ہم نے کہا اے آدم! بیشک یہ
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ	تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے
فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ	سو وہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوا دے
فَتَشْقٰى ﴿117﴾ اِنَّ لَكَ	پھر تم بدنصیب ہو جاؤ ﴿117﴾ بیشک تیرے لیے (یہ فائدہ) ہے
اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿118﴾	کہ نہ تو اس (جنت) میں بھوکا ہوگا اور نہ تو ننگا ہوگا ﴿118﴾
وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿119﴾	اور بیشک نہ تو اس میں پیاسا ہوگا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ﴿119﴾
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ	پھر اس کی طرف شیطان نے وسوسہ ڈالا
قَالَ يٰٓاٰدَمُ	اس نے کہا اے آدم!
هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ	کیا میں تجھے ہمیشگی کے درخت پر دلالت کروں
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿120﴾	اور (ایسی) بادشاہت (پر جو کبھی) پرانی نہ ہو۔ ﴿120﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَتَعٰلَى	اللہ تعالیٰ، عالی شان۔
الْمَلِكُ	ملک، ملوکیت۔
الْحَقُّ	حق و باطل، حقیقت، حقیقی بھائی۔
وَ	شان و شوکت، رحم و کرم۔
لَا	لاتعداد، لاعلاج، لامحدود۔
تَعْجَلْ	عجلت، مہر معجّل۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
قَبْلِ	قبل از وقت، قبل از غذا۔
يُّقْضٰٓى	قضا، قاضی، قاضی القضاۃ۔
وَحْيُهٗ	وحی متلو، وحی الٰہی، وحی خفی۔
زِدْنِيْ	زیادہ، مزید، زائد۔
عَهِدْنَآ	عہد، ایفائے عہد، نقض عہد۔
فَنَسِيَ	نسیان، نسیاً منسیاً۔
نَجِدْ	وجود، موجود۔
عَزْمًا	عزم، عزائم، اولوالعزم۔
لِلْمَلٰٓئِكَةِ	ملک الموت، ملائکہ۔
فَسَجَدُوْٓا	سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
فَقُلْنَا	قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
هٰذَا	لہٰذا، مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
عَدُوٌّ	عدوّاللہ، عداوت، اعداء۔
لِزَوْجِكَ	زوجہ، زوجیت، ازدواجی زندگی۔
يُخْرِجَنَّكُمَا	خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
فَتَشْقٰى	شقاوت و بدبختی، شقی القلب۔
تَعْرٰى	عریاں تصویر، عریانی و فحاشی۔
فَوَسْوَسَ	وسوسہ، وساوس۔
اِلَيْهِ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
اَدُلُّكَ	دلیل، دلالت و راہنمائی۔
شَجَرَةِ	شجر شجرکاری مہم، شجر ممنوعہ۔
الْخُلْدِ	خالد، خلد بریں۔
مُلْكٍ	ملک، ملوکیت، ملکی حالات۔

فَاَكَلَا [1]	مِنْهَا	فَبَدَتْ [2]	لَهُمَا [3]	سَوْاٰتُهُمَا
پس ان دونوں نے کھالیا	اس میں سے	تو ظاہر ہوگئیں	دونوں پر	ان دونوں کی شرم گاہیں

وَ	طَفِقَا يَخْصِفٰنِ [4]	عَلَيْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ز [2]	وَعَصٰٓى
اور	لگے وہ دونوں چپکانے	اپنے اُوپر	جنت کے پتوں سے	اور نافرمانی کی

اٰدَمُ [5]	رَبَّهٗ [6]	فَغَوٰى ﴿121﴾ صلے	ثُمَّ	اجْتَبٰهُ [7] [6]	رَبُّهٗ [6]
آدم نے	اپنے رب کی	تو وہ بھٹک گیا	پھر	چن لیا اسے	اس کے رب نے

فَتَابَ	عَلَيْهِ	وَ	هَدٰى ﴿122﴾	قَالَ	اهْبِطَا [1]
پس اس نے توجہ فرمائی	اس پر	اور	ہدایت دی	فرمایا	تم دونوں اُتر جاؤ

مِنْهَا	جَمِيْعًا	بَعْضُكُمْ [8]	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ ج
اس سے	اکٹھے	تمہارا بعض	بعض کے لیے	دشمن

فَاِمَّا [9]	يَاْتِيَنَّكُمْ [10]	مِّنِّىْ	هُدًى ۬ لا	فَمَنِ	اتَّبَعَ
پھر اگر	وہ واقعی آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	تو جس نے	پیروی کی

هُدَاىَ [11]	فَلَا	يَضِلُّ	وَلَا	يَشْقٰى ﴿123﴾	وَمَنْ
میری ہدایت کی	تو نہ	وہ گمراہ ہوگا	اور نہ	وہ بدنصیب ہوگا	اور جس نے

اَعْرَضَ	عَنْ ذِكْرِىْ	فَاِنَّ	لَهٗ	مَعِيْشَةً [12]	ضَنْكًا
اعراض کیا	میرے ذکر سے	تو بیشک	اس کے لیے	گزران	تنگ (ہوگی)

وَّ	نَحْشُرُهٗ [6]	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اَعْمٰى ﴿124﴾	قَالَ	رَبِّ
اور	ہم اُٹھائیں گے اسے	قیامت کے دن	اندھا (کرکے)	وہ کہے گا	(اے میرے) رب

لِمَ	حَشَرْتَنِىْٓ	اَعْمٰى	وَقَدْ	كُنْتُ	بَصِيْرًا ﴿125﴾
کیوں	تونے اُٹھایا مجھے	اندھا (کرکے)	حالانکہ یقیناً	میں تھا (دنیا میں)	دیکھنے والا

قَالَ	كَذٰلِكَ	اَتَتْكَ [2]	اٰيٰتُنَا
(اللہ) فرمائے گا	اسی طرح	آئیں تھیں تیرے پاس	ہماری آیات

فَنَسِيْتَهَا ج	وَ	كَذٰلِكَ	الْيَوْمَ	تُنْسٰى [13] [14] ﴿126﴾
تو تونے بھلادیا اُنہیں	اور	اسی طرح	آج	تو بھی بھلا دیا جائے گا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] "ا" میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] تْ، ۃ واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] لَ دراصل لِ تھا اور اس کا ترجمہ ضرورتاً پر کیا گیا ہے۔

[4] یہاں ا + ـٰنِ دونوں کا ترجمہ ملا کر دونوں کیا گیا ہے۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[6] ہٗ یا ہٗ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے یا اس کو کیا جاتا ہے۔ اگر ہٗ سے پہلے ساکن حرف یا "ا" ہو تو ہٗ ہُ ہو جاتا ہے۔

[7] قرآن مجید میں جہاں بھی اِجْتَبٰی استعمال ہو تو اس سے مراد نبوت ہوتی ہے۔

[8] كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[9] فَاِمَّا دراصل فَ + اِنْ + مَا کا مجموعہ ہے یہاں مَا زائد ہے جو کہ عموماً زور ڈالنے کے لیے آتا ہے۔

[10] آخر میں نّ تاکید کی علامت ہے۔

[11] جس ی کا معنی میرا یا میری ہوتا ہے، وہ ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس سے قبل "ا" ہو تو اس پر زبر آتی ہے۔

[12] مَعِيْشَةً کا ایک معنی زندگی بھی ہے یعنی وہ چیزیں جن پر زندگی کا انحصار ہے مثلاً: کھانا پینا اور دوسری ضروریات۔

[13] تُنْسٰى دراصل تُنْسَىُ تھا گرامر کے اصول کے مطابق تُنْسٰى ہوا ہے۔

[14] یِ، تَ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

فَاَكَلَا مِنْهَا	پس ان دونوں نے اس میں سے کھالیا
فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا	تو ان دونوں پر ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا	اور وہ دونوں اپنے اوپر چپکانے لگے (یعنی ڈھانپنے لگے)
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫	جنت کے پتوں سے
وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی
فَغَوٰى ﴿121﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ	تو وہ بھٹک گیا۔ ﴿121﴾ پھر اسکے رب نے اُسے چُن لیا
فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿122﴾	تو اس نے اس پر توجہ فرمائی اور ہدایت دی۔ ﴿122﴾
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا	فرمایا تم دونوں اکٹھے اس سے (نیچے زمین پر) اُتر جاؤ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا	تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے، پھر اگر
يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ	واقعی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿123﴾	تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ وہ بدنصیب ہوگا۔ ﴿123﴾
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ	اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا	تو بیشک اس کے لیے گزران تنگ ہوگی
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿124﴾	اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا (کرکے) اٹھائیں گے ﴿124﴾
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى	وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا
وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿125﴾ قَالَ	حالانکہ میں یقیناً دیکھنے والا تھا۔ ﴿125﴾ (اللہ) فرمائے گا
كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا	اسی طرح تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں
فَنَسِيْتَهَا ۚ	تو تو نے انہیں بھلا دیا
وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿126﴾	اور اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ ﴿126﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَاَكَلَا: اکل وشرب، ماکولات ومشروبات۔
بَدَتْ: بادی النظر سے (ظاہری)۔
عَلَيْهِمَا: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
مِنْ: منجانب، من حیث القوم۔
وَرَقِ: ورق، اوراق، تاریخ کے اوراق۔
الْجَنَّةِ: جنت الفردوس، جنت عدن۔
عَصٰٓى: معصیت، عصیاں۔
رَبَّهٗ: رب، ربوبیت، رب کائنات۔
فَغَوٰى: اغوا، مغوی، اغواکار۔
فَتَابَ: توبہ، تائب۔
هُدٰى: ہدایت، ہادیٔ کائنات، مہدی۔
قَالَ: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
جَمِيْعًا: جمع، مجمع، اجتماع، مجتمع، جماعت۔
بَعْضُكُمْ: بعض اوقات، بعض الناس۔
عَدُوٌّ: عدوّاللہ، عداوت، اعداء۔
اتَّبَعَ: اتباع، تابع، متبع سنت۔
فَلَا: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
يَضِلُّ: ضلالت وگمراہی۔
يَشْقٰى: شقاوت وبدبختی، شقی القلب۔
اَعْرَضَ: اعراض کرنا۔
ذِكْرِيْ: ذکر، اذکار، تذکرہ، تذکیر۔
مَعِيْشَةً: معیشت، معاشیات، فکر معاش۔
وَ: لیل ونہار، رحم وکرم، شان وشوکت
نَحْشُرُهٗ: حشر، محشر، حشر نشر۔
يَوْمَ: یوم، ایام، یوم آخرت۔
الْقِيٰمَةِ: قیامت، یوم قیامت، قرب قیامت
قَالَ: قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
بَصِيْرًا: بصر، بصارت، بصیرت۔
اٰيٰتُنَا: آیت، آیات قرآنی۔
فَنَسِيْتَهَا: نسیان، نسیاً منسیاً۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	كَذٰلِكَ [1]	نَجْزِيْ	مَنْ	اَسْرَفَ	وَلَمْ
اور	اسی طرح	ہم سزا (بدلہ) دیتے ہیں	جو	حد سے تجاوز کرے	اور نہ

يُؤْمِنْۢ [2]	بِاٰيٰتِ [3] [4]	رَبِّهٖ ؕ	وَ	لَعَذَابُ [5]	الْاٰخِرَةِ [4]
وہ ایمان لائے	آیتوں پر	اپنے رب کی	اور	یقیناً عذاب	آخرت کا

اَشَدُّ [6]	وَ	اَبْقٰى [6] (127)	اَفَلَمْ [7]	يَهْدِ [2]	لَهُمْ
زیادہ سخت	اور	زیادہ باقی رہنے والا	پھر کیا نہیں	اس نے رہنمائی کی	اُن کی

كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ [8]	يَمْشُوْنَ
کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ سب (لوگ) چلتے پھرتے ہیں

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ [4]	لِّاُولِي النُّهٰى [9] ع (128)
ان کے مکانات میں	بلاشبہ	اس میں	یقیناً نشانیاں	عقل والوں کے لیے

ع 7 13 16

وَ	لَوْلَا [10]	كَلِمَةٌ [4]	سَبَقَتْ [4]	مِنْ رَّبِّكَ	لَكَانَ [5]
اور	اگر نہ (ہوتی)	ایک بات	پہلے طے ہو چکی	تیرے رب کی طرف سے	یقیناً ہو جاتا

لِزَامًا	وَّ	اَجَلٌ مُّسَمًّى ؕ (129)	فَاصْبِرْ	عَلٰى	مَا
لازماً	اور	(اگر) مقرر وقت (نہ ہوتا)	پس آپ صبر کریں	(اس) پر	جو

يَقُوْلُوْنَ	وَ	سَبِّحْ [11]	بِحَمْدِ [3]	رَبِّكَ	قَبْلَ
وہ سب کہتے ہیں	اور	تسبیح بیان کیجیے	حمد کے ساتھ	اپنے رب کی	پہلے

طُلُوْعِ الشَّمْسِ [11]	وَ	قَبْلَ غُرُوْبِهَا ج [11]	وَ
سورج کے طلوع ہونے سے	اور	اس کے غروب ہونے سے پہلے	اور

مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ [12]	فَسَبِّحْ	وَ	اَطْرَافَ النَّهَارِ	لَعَلَّكَ
رات کے اوقات میں	پس آپ تسبیح بیان کیجیے	اور	دن کے کناروں میں	تاکہ آپ

تَرْضٰى (130)	وَ	لَا تَمُدَّنَّ [13]	عَيْنَيْكَ [14]	اِلٰى مَا
آپ خوش ہو جائیں	اور	آپ ہرگز نہ بڑھائیں	اپنی دونوں آنکھوں کو	(اس) کی طرف جو

مَتَّعْنَا	بِهٖٓ [3]	اَزْوَاجًا	مِّنْهُمْ	زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۥ [4]
ہم نے فائدہ دیا	اس کے ساتھ	کئی قسم کے لوگوں کو	ان میں سے	دُنیوی زندگی کی رونق کا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

[2] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ عموماً گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

[3] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[4] ات، تْ اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] شروع میں "لَ" تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[7] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[9] النُّهٰى نُهْيَةٌ کی جمع ہے جس کا معنی عقل ہے اور نہی روکنے کو کہتے ہیں کیونکہ عقل انسان کو غلط کاموں سے روکتی ہے۔

[10] لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

[11] کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ تسبیح سے مراد نماز ہے اور طلوع شمس سے قبل فجر اور غروب سے قبل عصر اور اناء الیل سے مراد مغرب اور عشا اور اطراف النہار سے مراد ظہر ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ان اوقات میں تسبیحات، نماز، اذکار، دعا سب شامل ہیں۔

[12] یہاں مِنْ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے۔

[13] لَا فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] عَيْنَيْكَ دراصل عَيْنَيْنِ + كَ تھا۔ گرامر کے اصول کے مطابق نِ محذوف ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ	اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں جو حد سے تجاوز کرے
وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ	اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اور یقیناً آخرت کا عذاب
اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿127﴾	زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ ﴿127﴾
اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ	پھر کیا (اس بات نے بھی) ان کی رہنمائی نہیں کی (کہ)
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ	ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں
يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ	(کہ) جن کے مکانات میں یہ چلتے پھرتے ہیں
ع 7 13 16 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿128﴾	بلاشبہ یقیناً اس میں عقل والوں کیلیے نشانیاں ہیں۔ ﴿128﴾
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ	اور اگر نہ ہوتی ایک بات (جو)
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ	آپکے رب کی طرف سے پہلے طے ہو چکی ہے
لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿129﴾	اور (اگر) ایک مقرر وقت (نہ ہوتا تو) یقیناً (عذاب) لازم ہو جاتا ﴿129﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ	پس آپ ان (باتوں) پر جو وہ کہتے ہیں صبر کیجیے
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	سورج کے طلوع ہونے سے پہلے
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ	اور اس کے غروب ہونے سے پہلے
وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ	اور رات کے کچھ اوقات میں پس تسبیح بیان کیجیے
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿130﴾	اور دن کے کناروں میں تاکہ آپ خوش ہو جائیں ﴿130﴾
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى	اور آپ اپنی آنکھیں اُن (چیزوں) کی طرف ہرگز نہ بڑھائیے
مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا	جن کیساتھ ہم نے انکے مختلف لوگوں کو فائدہ دیا ہے
مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ	ان (کافروں) میں سے دُنیوی زندگی کی رونق کا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نَجْزِيْ : جزاوسزا، جزاک اللہ، جزائے خیر۔
اَسْرَفَ : اسراف (فضول خرچی)۔
يُؤْمِنْ : ایمان، مؤمن، امن۔
لَعَذَابُ : عذاب، عذاب آخرت، تعذیب
الْاٰخِرَةِ : آخرت، یوم آخرت، آخری۔
اَشَدُّ : شدید، شدت، اشد ضرورت۔
اَبْقٰى : باقی، بقایا، بقیہ۔
يَهْدِ : ہدایت، ہادیٔ کائنات۔
اَهْلَكْنَا : ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
قَبْلَهُمْ : قبل از وقت، قبل از غذا۔
الْقُرُوْنِ : قرون اولیٰ۔
مَسٰكِنِهِمْ : ساکن، سکونت، مسکن، سکنہ۔
لِّاُولِيْ : اولوالعزم، اولواالعلم۔
سَبَقَتْ : سبقت، سابق، سبقت لسانی۔
لِزَامًا : لازم و ملزوم، التزام۔
اَجَلٌ : اجل، فرشتۂ اجل، لقمۂ اجل۔
مُّسَمًّى : اسم، اسم گرامی، اسم بامسمّٰی۔
فَاصْبِرْ : صبر، صابر۔
سَبِّحْ : تسبیح، تسبیحات۔
طُلُوْعِ : طلوع آفتاب، طلوع و غروب۔
الشَّمْسِ : شمس و قمر، نظام شمسی، شمسی توانائی۔
الَّيْلِ : لیل و نہار، لیلۃ القدر۔
اَطْرَافَ : طرف، اطراف، طرفین۔
تَرْضٰى : راضی، رضا، مرضی، رضائے الٰہی۔
عَيْنَيْكَ : عینی شاہد، معاینہ، عین سامنے۔
اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
مَا : ماحول، ماتحت، مافوق الفطرت۔
مَتَّعْنَا : متاع کارواں، مال و متاع۔
بِهٖٓ : بسبب، بوجہ، بالکل۔
الْحَيٰوةِ : موت و حیات، حیات جاوداں۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

لِنَفْتِنَهُمْ [1]	فِيْهِ ط	وَ	رِزْقُ رَبِّكَ	خَيْرٌ	وَّ
تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس میں	اور	رزق آپ کے رب کا	بہت بہتر	اور

اَبْقٰى [2] (131)	وَ	اْمُرْ	اَهْلَكَ	بِالصَّلٰوةِ [3]
سب سے زیادہ باقی رہنے والا	اور	آپ حکم دیجیے	اپنے گھر والوں کو	نماز کا

وَ	اصْطَبِرْ [4]	عَلَيْهَا ط	لَا نَسْئَلُكَ	رِزْقًا ط [5]
اور	آپ (خود بھی) خوب پابند رہیں	اس پر	نہیں ہم سوال کرتے آپ سے	کسی رزق کا

نَحْنُ	نَرْزُقُكَ ط	وَ	الْعَاقِبَةُ	لِلتَّقْوٰى (132)
ہم	ہم رزق دیتے ہیں آپ کو	اور	(اچھا) انجام	تقویٰ (والوں) کے لیے ہے

وَ	قَالُوْا	لَوْلَا [6]	يَاْتِيْنَا	بِاٰيَةٍ [7] [5]
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	وہ لاتا ہمارے پاس	کوئی نشانی

مِّنْ رَّبِّهٖ ط	اَوَلَمْ [8]	تَاْتِهِمْ [9]	بَيِّنَةُ	مَا
اپنے رب کی طرف سے	اور کیا نہیں	آئی ان کے پاس	واضح دلیل	جو

فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى [10] (133)	وَلَوْ	اَنَّآ [11]	اَهْلَكْنٰهُمْ
پہلے صحیفوں میں (ہے)	اور اگر	بیشک ہم	ہم ہلاک کر دیتے انہیں

بِعَذَابٍ [5]	مِّنْ قَبْلِهٖ	لَقَالُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَآ [7]
کسی عذاب کے ساتھ	اس سے پہلے	یقیناً سب کہتے	(اے) ہمارے رب	کیوں نہیں

اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا	رَسُوْلًا [5]	فَنَتَّبِعَ	اٰيٰتِكَ
بھیجا تو نے	ہماری طرف	کوئی رسول	پھر ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں کی

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	نَّذِلَّ	وَ	نَخْزٰى (134)	قُلْ
(اس) سے پہلے	کہ	ہم ذلیل ہوتے	اور	ہم رسوا ہوتے	آپ کہہ دیجیے

كُلٌّ	مُّتَرَبِّصٌ [12] [13]	فَتَرَبَّصُوْا ج [12]	فَسَتَعْلَمُوْنَ
ہر (ایک)	انتظار کرنے والا ہے	سو تم سب انتظار کرو	پھر عنقریب ضرور تم سب جان لوگے

مَنْ	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ	وَ	مَنِ	اهْتَدٰى ع (135)
کون (ہیں)	سیدھے راستے والے	اور	جس نے	ہدایت پائی

ع 8 7 17

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں لِ کا ترجمہ عموماً تاکہ اور کبھی چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔

[2] شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[3] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[4] اِصْطَبِرْ دراصل اِصْتَبِرْ تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے ت کو ط سے بدلا گیا ہے اور اس فعل میں ت کی وجہ سے کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے، یہ خطاب بظاہر نبی ﷺ کو ہے لیکن اس میں پوری امت بھی شامل ہے۔

[5] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کسی یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[6] لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

[7] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[8] "اَ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] یعنی اس سے زیادہ آپ ﷺ کی سچائی پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ پہلی آسمانی کتابیں تورات، انجیل وغیرہ رسول ﷺ کی آمد کی خبر دے چکی ہیں اور یہ خبر اہل کتاب کے ذریعے کفار مکہ تک پہنچ چکی ہے۔

[11] اَنَّآ دراصل اَنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون محذوف ہے۔

[12] علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[13] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَرِزۡقُ رَبِّكَ	تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں، اور آپکے رب کا رزق
خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ﴿131﴾	بہت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ ﴿131﴾
وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ	اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے
وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ	اور آپ (خود بھی) اس پر پابند رہیے
لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ	ہم آپ سے کسی رزق کا سوال نہیں کرتے
نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ	ہم (ہی تو) آپ کو رزق دیتے ہیں، اور (اچھا) انجام
لِلتَّقۡوٰى ﴿132﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا	تقویٰ (والوں) کا ہے۔ ﴿132﴾ اور انہوں نے کہا کیوں نہیں
يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ	وہ اپنے رب (کی طرف) سے ہمارے پاس کوئی نشانی لاتا
اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ	اور کیا انکے پاس (وہ) واضح دلیل نہیں آئی
مَا فِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿133﴾ وَلَوۡ اَنَّاۤ	جو پہلے صحیفوں میں ہے۔ ﴿133﴾ اور اگر بیشک
اَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِعَذَابٍ	ہم ان کو کسی عذاب سے ہلاک کردیتے
مِّنۡ قَبۡلِهٖ	اس (رسول کے بھیجنے) سے پہلے ہی
لَقَالُوۡا رَبَّنَا	(تو یہ لوگ) ضرور کہتے اے ہمارے رب!
لَوۡلَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَيۡنَا رَسُوۡلًا	تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا
فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ	چنانچہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے
مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّذِلَّ وَنَخۡزٰى ﴿134﴾	اس سے پہلے کہ ہم ذلیل ہوتے اور رسوا ہوتے ﴿134﴾
قُلۡ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ	کہہ دیجیے ہر ایک انتظار کرنے والا ہے
فَتَرَبَّصُوۡا ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ	سو تم (بھی) انتظار کرو، پھر عنقریب ضرور تم جان لوگے
مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِىِّ	(کہ) کون (دین کے) سیدھے راستے والے ہیں
وَمَنِ اهۡتَدٰى ﴿135﴾ ع	اور کس نے (جنت کی طرف) ہدایت پائی (ہم یا تم)۔ ﴿135﴾

ع 8/7 17

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- لِنَفۡتِنَهُمۡ : فتنہ وفساد، فتنہ پرور، فتنہ برپا ہونا
- فِيۡهِ : فی الحال، فی الفور، فی سبیل اللہ۔
- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- رِزۡقُ : رزق، رزّاق، رازق۔
- رَبِّكَ : رب، ربوبیت، رب العالمین۔
- خَيۡرٌ : خیر وشر، جزائے خیر۔
- اَبۡقٰى : باقی، بقایا، بقیہ۔
- اۡمُرۡ : امر، آمر، مامور، امارت۔
- اَهۡلَكَ : اہل وعیال، اہل خانہ۔
- عَلَيۡهَا : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- نَسۡـَٔلُكَ : سوال، سائل، مسؤل۔
- الۡعَاقِبَةُ : عالم عقبیٰ، عاقبت نااندیش۔
- لِلتَّقۡوٰى : تقویٰ، متقی۔
- قَالُوۡا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- مِنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
- بَيِّنَةُ : بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر۔
- الصُّحُفِ : صحف، صحائف، صحیفہ۔
- الۡاُوۡلٰى : قرونِ اولیٰ، اول انعام۔
- اَهۡلَكۡنٰهُمۡ : ہلاک، ہلاکت، مہلک بیماریاں۔
- قَبۡلِهٖ : قبل از وقت، قبل از غذا۔
- لَقَالُوۡا : قول، اقوال، مقولہ، اقوال زریں۔
- اَرۡسَلۡتَ : رسول، مرسل، ترسیل، رسالت۔
- اِلَيۡنَا : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- فَنَتَّبِعَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
- نَّذِلَّ : ذلیل، ذلالت، ذلت ورسوائی۔
- فَسَتَعۡلَمُوۡنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اَصۡحٰبُ : اصحاب کہف، صاحب، صحابی۔
- الصِّرَاطِ : صراط مستقیم، پل صراط۔
- السَّوِىِّ : مساوی، مساوات، خط استواء۔
- اهۡتَدٰى : ہدایت، ہادیٔ کائنات۔

تعارف و مقاصد "بیت القرآن"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے، جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ سورۃ القمر: 17

اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اس کے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے "بیت القرآن" کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

جس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1 قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔

2 قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔

3 قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔

4 قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔

5 قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔

6 گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔

7 قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

8 انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ (www.bait-ul-quran.org)

9 پاور پوائنٹ سلائیڈز کے ذریعے قرآن فہمی کو آسان بنانا۔ (الحمدللہ مکمل قرآن کریم تیار ہے، اساتذہ کرام اسے حاصل کر سکتے ہیں۔)

10 عامۃ المسلمین کو اَحکامِ الٰہی کے مطابق اپنے نبی محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس عظیم کارِ خیر میں شریک ہوسکتے ہیں، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں "بیت القرآن" کا منفرد اور آسان ترجمہ "مصباح القرآن" اور "تجویدی قاعدہ" متعارف کروائیں، اسے مفت تقسیم فرمائیں اور اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے اَصحابِ خیر ہر ممکن تعاون فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

الداعی الی الخیر: "بیت القرآن" (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان